ہرجائی پیا

ایہا ملک

تم میرے لئے صرف اماں کی پسند ہو جسے میں اپنی زندگی میں لانے پر مجبور ہو اور نہ تم میری زندگی میں بے معنی ہو۔۔۔۔"شیروانی کے بٹن کھولتے اس نے سامنے بیڈ پر گھونگٹ اوڑھے بیٹھی لڑکی کی طرف دیکھ کر انتہائی بے کن لہجہ اپناتے ہوئے الفاظ ادا کیئے۔۔۔

URDUNovelians

اس لگا کسی نے اسے زور سے چابک دے"

مارا ہو"...... گھونگھٹ اوڑھے، ہاتھوں میں سرخ چوڑیاں برائیڈل جیولری سے لدی پدی لال رنگ کے لہنگے میں دلہن بنی بیٹھی لڑکی کے لئے یہ الفاظ کسی تازیانہ سے کم نہ تھے۔.. آنکھ سے بے اختیار ایک آنسو بہہ کر گالوں پر بہہ نکلا۔۔

یہ لو تمہارا گفٹ اماں نے دیا تھا اور پلیز گھونگھٹ ہٹاؤ تمہاری شکل کڑروں دفع دیکھ چکا" ہوں" انتہائی بے دردی سے جیولری کیس کو اپنی دلہن کی طرف پھینک کر انتہائی بے رحمانہ جملے ادا کئے۔،

وہ جو ابھی ایک جملے سے سنبھلی نہ تھی اپنی ذات کی اس قدر نفی پر زاروقطار اشک آنکھوں سے رواں ہونے لگے۔۔۔ ایک دم ڈھارام کی آواز پر ایس کا دل ایک دم سہما چہرے سے گھونگھٹ کو سرکایا اور نم آنکھوں سے کمرے کو دیکھا واشروم کے بند گیٹ دیکھ کر سمجھ سکی کہ وہ بے رحم شخص واش روم میں جا کر چکا ہے۔۔۔

کمرے پر طائرانہ نظر ڈالتے ایمن نے دیکھا روم کو نیو طریقے سے فرنش کیا گیا تھا وہ اس کمرے میں پہلے بھی بے شمار دفع آچکی تھی بلیک اور گرے امتزاج کے کلر میں پورے کو ڈھالا گیا تھا بلیک کلر اس شخص کا کتنا پسندیدہ تھا وہ یہ بہر حال یہ سب جانتی تھی۔۔ سوچوں کو پرے دھکیلتے اب آہستہ قدموں سے اٹھتی خود کو تقریباً گھسیٹے ڈریسنگ کی طرف گئی اور اپنے آپ کو آئینہ میں دیکھا تو اپنی قسمت پر بے تحاشا رونہ آیا،،،، آج وہ سب سے شادی ہال میں اپنے حسن کی تعریفیں سن چکی تھی پر جس سے سننے کی خواہش تھی وہ کہیں دل میں دب گئی۔۔۔ کیسے سب اسے احمر علی خان کی بیوی ہونے کا شرف حاصل پر مبارکباد دے رہے تھے، تو کوئی حسد بھری نگاہوں سے اس کی طرف دیکھ رہا تھا کیونکہ کیپٹن احمر علی خان کی بیوی بننا پورے خاندان کی لڑکیوں کی خواہش تھی پر اس نے یہ خواہش کبھی نہیں کی تھی کیونکہ وہ تو بچپن سے ہی احمر علی خان کے ساتھ منسوب تھی۔۔۔۔

کیا فائدہ ایسے حسن کا جس سے آپ کے شوہر کا دل ہی آپ کے لیے موم نہ ہو" اپنے میک اپ" سے میزین جیولری میں مقید اپنے اپسرا اسے روپ کو دیکھ کر بڑبڑا کر کہا دونوں آنکھوں میں اشکوں کی لڑی اب بھی بہہ رہی تھی۔۔۔

اپنے ہاتھوں سے چوڑیوں کو بے دردی سے اُتارنے لگی، اسی میں ایک کانچ کلائی میں کھب کر رہ گئی۔۔منہ سے ہلکی سی سی کی آواز نکلی پر یہ درد دل کے اس درد سے زیادہ نہ تھا۔۔۔

اب یہ ساری رات رونے کا شغل ہی کرتی رہو گی؟؟احمر نے اس کی روئی سی صورت کو دیکھ کر کہا۔۔۔جو ابھی ہی واشروم سے نکل کر اسی کے پیچھے ڈریسنگ میں اسی کے عکس کو طنزیہ دیکھ کر وار کر رہا تھا۔۔۔

دوسرے ہاتھ کی طرف ہاتھ بڑھانے ہی والی تھی کہ پیچھے سے آئی آواز پر ایک دم ہڑابڑا اٹھی۔۔۔ جیسے ہی نظر آئینہ کی طرف اٹھائی نظر اس شخص پر پڑی جو ابھی اس کا دل توڑ کر گیا تھا۔۔۔۔گیلے بالوں کو ہاتھوں کی مدد سے پیچھے کرتے، شرٹ لیس انتہائی لاپرواہ حلیے میں تھا۔۔۔وہ انتہائی خوبرو تھا چھ فٹ نکلتا قد، فوجی ہیئر کٹ، پرکشش آنکھیں، عنابی لبوں پر گھنی سیاہ مونچھیں ہلکی سی بیئرڈ اور مغرور کھڑی ناک جس پر ہمیشہ غصہ ہی دھرا رہتا تھا جو اس کی پرسنیلٹی پر چار چاند لگاتی تھیں۔۔۔کوئی بھی اسے دیکھ کر سمجھ جاتا تھا وہ کسی فورس سے ضرور منسلک ہے۔۔۔

کہاں چلی ؟؟۔۔۔۔اس کی بات کا جواب دیئے بغیر وہ اس کی سائیڈ سے ہو کر گزرنے لگی ۔۔۔جب احمر نے اس کا ہاتھ اپنی مضبوط گرفت میں لے لیا۔۔۔

آپ سے مطلب ؟اس نے بھی دو بدو کہا۔۔۔

اپنی ٹون کو ٹھیک کرو تم اپنے شوہر سے بات کر رہی ہو کسی کزن سے نہیں سمجھی ؟احمر نے اس کی ہاتھ کو زور سے دبا کر کہا جس پر بے ساختہ اس کے منہ سے ایک زوردار قسم کی چیخ بر آمد ہوئی۔۔۔۔

واٹ رابش !احمر نے ایک دم ہڑابڑا کر چلا کر کہا۔۔۔۔

میرا ہاتھ چھوڑیں !اس نے بھی قدرے غصے سے نم آنکھوں سے دیکھ کر اس بے درد سے کہا۔۔۔

مجھے کون سا شوق ہے اس ہاتھ کو تھامنے کا پر میری مجبوری ہے یہ ہاتھ تھام کر رکھنا۔ ورنہ کبھی بھی نہیں تھامتا۔ لہجے کو کسی بھی خذبات سے عاری ہو کر اس کے ایک کو جھٹک کر چھوڑا۔۔۔

ایک مرتبہ پھر ایمن کو اس کے اپنی ذات کو رولنے پر شدید جھٹکا لگا پر وہ کچھ بھی کہے بغیر جلدی سے واشروم میں گھس گئی اور اسی کی طرح زور سے دروازہ بند کیا یہ اس کے غصے کا اظہار تھا۔۔

احمر نے ایک دم واشروم کے دروازے کو اس قدر شدید طریقے سے بند کرنے پر اس گیٹ کی طرف دیکھا اور جا کر بیڈ پر بیٹھ کر اپنی اور ایمن کی آنے والی زندگی کو لے کر سوچنے لگا۔۔ کیا سوچا تھا اور کیا ہو گیا اگر وہ بات احمر کو نہ پتہ چلتی تو آج وہ ایمن کے ساتھ اپنی خوشگوار زندگی شروع کر سکتا تھا۔۔۔اب وہ باقائدہ پورے روم کے چکر لگانے لگا۔۔۔

ایک دم اس کی نظر ایمن کو دیئے گفٹ کی طرف گئی۔۔۔۔"مطلب اتنی اکڑ محترمہ نے اسے اٹھانے زحمت بھی نہیں کی"گفٹ کیس کو سائیڈ ٹیبل پر رکھتے وہ غصے سے اپنے بھوئیں اوپر کیئے بڑبڑانے لگا۔۔۔۔

وہ کیس اس نے اٹھا کر سائیڈ ٹیبل پر رکھ دیا۔۔اور چہرے پر کہنی ٹکائے آنکھیں موند لیں، جسے ہی واش روم کھلنے کی آواز آئی آنکھوں کو کھولے کہنی کے نیچھے سے ہی ایمن کو دیکھنے لگا۔۔

کافی دیر رو چکنے کے بعد اب وہ خود بہتر محسوس کر رہی تھی اس کی آنکھیں سرخ ہو چکی تھی اور ناک بھی ایک دم لال ہو چکی تھی وہ میک اپ اور جیولری سے خود کو آزاد کر چکی تھی پر شرارہ اب بھی جسم کی زینت بنا ہوا تھا ڈوپٹہ سینے پر اوڑھ رکھا تھا اتنا ہیوی شرارہ سنبھالنا مشکل تھا بامشکل وہ واڈروب تک پہنچی۔۔۔

ایک نظر بیڈ پر لیٹے کہنی کو چہرے پر رکھے ہوئے تھا وہ سمجھ نہ سکی کہ وہ سو رہا ہے یا ویسے ہی لیٹا ہوا ہے۔۔۔

ہنہہہہ مجھے کیا؟؟اس کی طرف دیکھ کر کندھوں کو اچکا کر خود لاپرواہ ظاہر کیا۔۔۔

وہ تمام کاروائی اپنی کہنی کے نیچے سے دیکھ رہا تھا،،،،اور ایمن کی اپنی ذات کو لے کر واضح بربراہٹ وہ سن چکا تھا۔۔۔

اب وہ جلدی سے چینج کر کے باہر آچکی تھی ایک دم وہ ریلکس ہو کر احمر کے بائیں جانب آکر بیڈ پر بیٹھ گئی،ایک نظر سوئے ہوئے احمر پر ڈالی تو بے اختیار ایک آنسو پھر آنکھوں سے چھلک گیا خود کو مضبوط کرنے کی کوشش میں وہ ایک اسی کی برابر لیٹ گئی اور آنکھوں کو زور سے موند لیا۔۔۔آنکھوں کے سامنے کچھ دیر پہلے ہوا منظر آگیا پر پھر بھی اس نے آنکھیں نہیں کھولیں۔۔۔۔

URDUNovelians

احمر نے ایک دم اسے کھینچ کر اپنی جانب کیا۔۔وہ اس کی طرف اس کے کشادہ سینے سے جا ٹکرائی۔۔

اچانک اس افتاد پر ایمن کو ایک دم جیسے کرنٹ لے چھولیا ہو، وہ ایک دم پیچھے کو ہوئی پر احمر اس کی کلائی تھام چکا تھا۔۔۔

چھوڑیں میرا ہاتھ؟ ایمن نے غصے سے دیکھ کر سرخ آنکھوں سے کہا۔۔۔ پر مقابل پر رتی برابر فرق نہیں پڑا۔۔

میں نے کہا آخر تمہاری رونمائی کا کچھ تو اخراج دینا چاہیے۔۔۔ اس نے ایک دم ٹون بدلی لہجہ میں خمار جاگ رہا تھا ماحول ایک دم بدل چکا تھا کچھ وقت پہلے کا غصہ اور ایٹیوڈ لہجے سے بلکل غائب تھا۔۔

جتنا دے چکیں اتنا ہی کافی ہے مزید کی کوئی خواہش نہیں۔۔۔ ایمن نے اپنے آپ کو چھڑاوتے ہوئے اس کی جانب دیکھے بغیر کہا۔۔۔۔ اس کے کسرتی بدن پر جب ایمن کی نظر پڑی تو ایک دم وہ پزل ہو گئی۔۔۔

پر میں اسے کافی نہیں سمجھتا ابھی تو اور بھی بہت کچھ ہے دینے کو بس تم محسوس کرو۔۔۔احمر نے بے باک لہجے میں اس کے کان میں سرگوشی کی۔۔۔

یہ کیا بد تمیزی ہے ؟ایمن نے ہکلا کر اپنا جملہ بامشکل ادا کیا۔۔۔وہ اس اچانک افتاد ہر بوکھلاہٹ کا شکار ہوئی۔۔۔

تمہیں کیا لگتا ہے میں اپنے حق سے ایسے ہی دستبر دار ہو جاؤں گا؟؟؟؟احمر نے ایمن کے خود کو پیچھے کرتے ہاتھوں کو مضبوطی سے اپنے ایک ہاتھ میں تھام کر کہا۔۔۔

کون سا حق کوئی حق نہیں آپ کا مجھ پر ابھی کچھ دیر پہلے آپ نے میری ذات سے لاتعلقی کا اعلان کیا تھا۔۔۔۔ہٹیں پیچھے...وہ مکمل زور آزمائی کرتے ہوئے اپنے آپ کو چھڑانے لگی۔۔۔۔اور ساتھ اس کو اس کی کہیں باتیں یاد کروانے لگی۔۔

یہ باتیں کل ڈسکس کریں گے ابھی میرا موڈ نہیں "احمر نے اس کے الفاظ کو مانو چٹکیوں میں اڑا دیا۔۔۔ایمن کو اپنی باہوں میں کسی متاعِ جاں کی طرح تھام کر بتی گل کر دی۔

فجر کے وقت اس کی آنکھ کھلی تو ساتھ موجود نفوس کو دیکھ کر ایک دم پچھلی رات کا منظر یاد آیا جب وہ اس پر اپنا مکمل حق جتا چکا تھا۔۔پر وہ اپنے کئے پر مطمئن وشاد تھا اٹھ کر فریش ہوا پھر فجر کی نماز ادا کی، جب دیکھا تو ایمن اب بھی لحاف اوڑھے خواب وخر گوش کے مزے لے رہی تھی ایک دم اس کے سر پر کھڑے ہو ارات کے حسین لمحات اور ایمن کی مزاحمت آنکھوں کے پردوں پر لہرائی ایک دم اس کا خوشگوار موڈ خراب ہوا۔۔۔غصے سے اس کے اوپر پڑا لحاف کھینچ کر اتارا،،،،وہ جو مکمل نیند میں گم تھی احمر کی جانب سے کی گئی حرکت پر ہڑابڑا کر اٹھ بیٹھی۔۔۔

کیا ہوا کیوں پیچھے پڑے ہیں میرے ؟۔مندی مندی آنکھوں سے اس کی طرف دیکھا تو منہ کے زاویے بگاڑتے ہوئے کہا۔۔۔ابھی دو گھنٹے پہلے ہی تو اس کی آنکھ لگی تھی اور دو گھنٹے بعد وہ اس کے سر پر کھڑا ہوا اسے پھر مرتبہ اٹھا رہا تھا۔۔۔۔۔۔

فضول بحث بعد میں کرنا اٹھ کر نماز ادا کرو وقت نکل رہا ہے" احمر نے لگی لپٹی کہے بغیر مدعے کی" بات کی۔۔۔

افففف! اتنی لیٹ ہو گئی میں؟ وہ خود سے بڑبڑاتی فوراً اٹھ کر فریش ہونے چلی گئی۔۔۔۔

جب وہ نکلی تو ایک طائرانہ نظر روم پر ڈالی وہ کہیں نہیں تھا۔۔وہ بھی جلدی سے نماز کے لیے کھڑی ہو گئی اور اللہ پاک سے ہمکلام ہو کر رو رو کر احمر کی شکایتیں کرنے لگی دل کی تمام تر باتیں اللہ پاک سے کرنے کے بعد وہ اب قدرے بہتر ہو چکی تھی۔۔۔دل کو سکون سا ملا تھا ۔۔آنکھیں ایک مرتبہ پھر نیند سے چور ہونے لگی تو وہ اپنے بیڈ پر دراز ہو کر سونے لگی۔۔۔۔

##############################

گھر میں کچھ مہمان اب بھی موجود تھے، وہ صبح نو بجے اٹھی، کوئی بھی اب تک اس کے روم میں نہیں آیا تھا نہ اس نے احمر کو دوبارہ روم میں دیکھا تھوڑی حیران ہوئی کہ آخر اتنے لوگ ہونے کے باوجود کوئی بھی کیوں نہیں آیا۔۔وہ اپنی تمام سوچوں کو پیچھے دھکیل کر اٹھ کر فریش ہونے لگی۔۔منہ ہاتھ دھونے کے بعد قدم وارڈروب کی طرف بڑھائے، وہاں تقریباً سارے ہی فینسی کپڑے موجود تھے۔۔۔ڈھونڈ ڈھانڈ کر اپنے لیے تھوڑا سمپل ڈریس نکالا ہلکے سے میک اپ کے

ساتھ وہ نیچے چلی گئی جہاں تقریباً سب ہی ڈائیننگ ٹیبل پر موجود تھے۔۔پھوپھو،انکل ان کے کچھ قریبی رشتے دار بھی موجود تھے۔۔

ایمن کو وہاں بھی احمر کو نہ پا کر تھوڑا عجیب لگا پر وہ سب کو سلام کرنے کے بعد چیئر پر ریحا آپی کے برابر بیٹھ گئی وہ گھر اس کے لیے کوئی انجان نہیں تھا۔کیونکہ وہ بچپن سے ہی اس گھر میں آتی رہتی تھی آخر اس کی پھوپھو کا جو گھر تھا۔۔۔

بھابھی نے تو کہہ رہی تھیں کہ ہم ناشتہ لا رہے ہیں میں نے کہا کوئی ضرورت نہیں ہے اس" تکلف کی ہم کوئی غیر ہیں بھلا"اس کے چیئر پر بیٹھتے ہی پھوپھو نے اس کی مما لوگوں کے نہ آنے کی وجہ بتانے لگی۔۔۔

URDUNovelians

جی اچھا"ایمن نے آرام سے جواب دیا بہر حال وہ اس گھر میں ہمیشہ آتی رہتی تھی پر اس طرح" پہلی بار وہ ان کے سامنے بیٹھی تھی وہ عجیب سے احساسات سے گھری ہوئی تھی,کچھ رات کے منظر اس کی نظروں کے سامنے گھومنے لگے تو اس کی حالت عجیب ہونے لگی۔۔۔

بیٹا احمر کا ہمیشہ یہی ہوتا ہے جب بھی چھٹی پر آتا ہے فوراً واپس بلا لیتے ہیں تم بلکل فکر مت کرنا" یہاں میں اشعر سب ہیں "اب کی بار امجد علی خان نے اپنی بہو کو دیکھ پیار کر کہا۔۔

ایمن کے تو مانو زمین ہی پاؤں کے نیچے سے نکل گئی مطلب وہ چلے گئے ڈیوٹی پر اور اسے بتانا مناسب بھی نہیں سمجھا، اگر انکل نہ بتاتے تو وہ مانو غافل ہی رہتی اس بات سے، اگر کوئی اسے ڈائریکٹ پوچھ لیتا تو وہ کیا جواب دیتی۔،،،،ایک آنسو آنکھ سے لڑھک کر گال تک آ پہنچا اپنی اس قدر بے قدری پر دل کرچی کرچی ہوا۔۔ جلدی سے چہرے پلیٹ کی طرف جھکا لیا، سب سے نظریں بچا کر آنسو صاف کیا۔۔۔

کھاؤ نہ ایمن کیوں پریشان ہوتی ہو اس کی ڈیوٹی ہی ایسی ہے پتہ تو آرمی آفیسر کی لائف ایسی ہی ہے تمہیں ہی کمپرومائز کرنا پڑے گا۔۔اب آئے گا تو کہوں کی تمہیں ساتھ لے جائے۔۔ تمہارا ولیمہ اب اس کے آنے کے بعد ہی ہو گا۔۔ پھوپھو نے اسے کافی تسلی دیتے ہوئے تمام آنے والے واقعات سے آگاہ کرنا چاہا۔۔

اس کا دل ایک دم ہر چیز سے اچاٹ ہو گیا۔

کہاں جارہی ہو ناشتہ تو کر لو ٹھیک سے بیٹا" امجد علی نے اسے جاتے دیکھا تو ٹوکے بنا نہ رہ سکے۔۔"

بس انکل ہو گیا، دل نہیں ہے زیادہ کھانے کو" ایمن نے آرام سے جواب دیا۔۔۔"

اچھا دل نہیں تو کوئی بات نہیں پر اب سے تم مجھے پاپا کہہ کر پکاروں گی جیسے ریحا، احمر اور اشعر " پکارتے ہیں اوکے" لہجے میں پیار سمو کر انہوں نے کہا جس پر وہ بس جی کہہ کر اٹھ کر روم میں چلی گئی۔۔

کمرے میں آکر جلدی سے اس نے روم کو لاک کیا، خود کو بمشکل سنبھالتی بیڈ پر اوندھے منہ گر گئی، کمر پر آبشار جیسے ادھ کھلے بال بیڈ پر پڑے تھے، تکیے پر منہ میں دیئے وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔۔۔۔ اپنی قسمت کی ستم ظریفی پر اسے بے تحاشا رونا آیا، بچپن سے ہی محبتوں کو ترسی

تھی، جب دو ماہ کی تھی تو بابا شہید ہو گئے وہ ایک آرمی آفیسر تھے، بابا کی محبت کبھی نصیب نہ ہوئی، مما، دادو، تایا، تائی نے بھی بے شمار محبت تھی پر بابا جیسی محبت کبھی نصیب نہ ہوئی۔۔۔

وہی اپنے ہمسفر سے محبت چاہی تھی، وہ بھی نہ ملی اس کا دل کرچی کرچی ہو گیا۔۔۔

انوشے آپی نے ٹھیک کہا تھا، مجھے انکار کر دینا چاہیے، مما نہیں مانی تھی تو کیا ہوا مجھے سب کو فورس کرنا چاہئے تھا۔۔۔خود کو کوسنے دینے لگی۔۔

ہر جائی پیا" بہتے آنکھوں سے اس کے منہ سے بے ساختہ نکلا۔۔"

کیا یہی اوقات تھی میری انہوں نے مجھے ضروری نہیں سمجھا کچھ بتایا جائے؟ ایمن نے خود سے سوال کیا

خیر وہ تو کل ہی بتا چکے تھے کہ میری کیا عزت ہے ان کی نظر میں، میں ہی بے وقوف ہوں جو" ان سے اچھی توقع رکھ رہی تھی "خود سے ہی بڑبڑاتے وہ اپنے دل کی بھڑاس نکال رہی تھی۔۔۔

اب میں بھی دیکھاؤں گی ان کو، جب کسی کا دل توڑا جاتا ہے تو کیسا محسوس ہوتا ہے نفرت کرتے ہیں تو نفرت ہی سہی "ایمن خود ہی آنے والے وقت سے خود کو تیار کرنے لگی، احمر کو جیسا کو تیسا جواب دینے کا سوچنے لگی۔۔۔

کون ؟دروازے پر کسی نے ناک کیا تو وہ ایک دم الرٹ ہو گئی، اپنے چہرے سے آنسوؤں کو جلدی سے صاف کیا۔۔۔۔ایک دم اٹھ کر اپنی حالت درست کر کے رواز ے تک پہنچی۔۔۔

باجی نیچے مہمان آئے ہیں "دروازے پر ملازمہ کی آواز سن کر اسے کچھ تسلی ہوئی۔۔۔"

تم جاؤ میں آتی ہوں پانچ منٹ میں "ملازمہ کو دروازے سے بھیج کر اب وہ جلدی سے واش روم" میں گھس گئی اپنی حالت سنواری ہلکا پھلکا میک اپ کیا، ساتھ ہی ڈائمنڈ جیولری پہنی اور تیار ہو کر نیچے پہنچ گئی جہاں کافی لوگ تھے جو ایمن کی راہ تک رہے تھے وہ سب لوگ ریحا آہن کے سسرالی تھے کچھ کو وہ جانتی تھی پر کچھ بلکل نئے چہرے تھے.....

اسلام علیکم !ایمن نے با آواز بلند سب کو مشترکہ سلام کیا۔۔

وہ جو سب ڈرائینگ روم میں بیٹھے باتیں کرنے میں مصروف تھے ان کے سامنے کچھ لوازمات بھی پڑے تھے،ایمن کے سلام کرنے پر سب نے ایک ساتھ ایمن کی طرف مڑ کر دیکھا۔۔

ماشاءاللہ ریحا تمہاری بھابھی تو واقعی بہت خوبصورت ہے 'سب نے یہی کہہ رہے تھے کل کہ شاید میک اپ کی وجہ سے ہی زیادہ خوبصورت لگ رہی ہے ریحا کی چاچی ساس نے ایمن کو ہلکے پھلکے میک اپ میں دیکھ کر دل سے اس کی خوبصورتی کو سراہا۔۔ ایمن کو ریحا کے سسرال میں بس اس کی ساس اور دیوارنی نے ہی دیکھ رکھا تھا۔۔،

بہت شکریہ آنٹی" ایمن نے وہی صوفہ کی پاس کھڑے کھڑے کہا۔۔۔۔"

ایمن ایک پراعتماد لڑکی تھی وہ جھجکتی نہیں تھی پر ابھی وہ اتنے نئے چہروں کو دیکھ کر تھوڑی پزل ہو رہی تھی۔۔۔

بیٹھو نہ بیٹا میرے پاس" ریحا کی چاچی ساس نے اپنے پاس جگہ بناتے ہوئے اسے پیار سے کہا۔۔"

شکریہ آنٹی" جیسے ہی وہ ساتھ بیٹھی، خود پر کسی کی تیز نظروں کو محسوس کر کے رم سامنے صوفہ " کی طرف دیکھا جہاں ریحا کا دیور بیٹھا اسے عجیب غلاظت بھری نظروں سے گھورنے لگا۔۔۔ جس پر وہ کافی پزل ہوئی اپنے سمٹے ہوئے ڈوپٹے کو مزید سمیٹنے لگی۔۔

بیٹا تمہارے شوہر نے تو بہت غلط کیا کوئی اپنی ایک دن کی دلہن کو اس طرح چھوڑ کر جاتا ہے کیا؟ ان کے لہجے میں کوئی طنز نہیں تھا بلکہ ایک شرارت تھی۔۔۔

بس آنٹی فوجیوں کے لیے اپنی فیملی سے زیادہ اہم ان کا ملک ہوتا ہے اگر فوجی بھی اپنی فیملی کو ملک سے آگے رکھنے لگے تو ملک کی حفاظت کون کرے گا؟ ایمن نے پر اعتماد ہو کر کہا وہی سب نے اسکی بات کی تائید کی اور ایمن کو اس کی سمجھداری پر محبت لٹاتی نظروں سے دیکھا۔۔۔۔۔

اچھا آنٹی میں آتی ہوں ابھی" تاکہ وہ اس گھٹیا انسان کی نظروں سے بچ سکے، ریحا کا دیور ریحا کی" شادی پر بھی اسے ایسے ہی نظروں سے گھورتا رہا تھا جو کہ تین سال پہلے ہوئی تھی۔۔۔ اسی لیے

ایمن ایک ہی شہر میں ہونے کے باوجود ریحا کے گھر نہیں جایا کرتی تھی جس پر وہ کافی ناراض بھی ہوتی تھی۔اس کی نظریں اپنے وجود کے آر پار محسوس کر کے وہ فوراً وہاں سے اٹھ کر کچن کی طرف چل دی۔۔۔

####################################

اسے گئے پندرہ دن ہو گئے تھے اس کے بعد سے احمر نے ایمن سے کوئی بات نہیں کی تھی البتہ وہ اپنی مما اور ریحا آپی سے بات کرتا رہتا تھا۔۔اسی دوران ایمن بابا کے گھر بھی دو مرتبہ جا چکی تھی سب اسے اداس دیکھ کر دعا دیتے تھے۔ریحا بھی اپنے بیٹے کو لے کر شادی کے ہفتے بعد ہی گھر چلی گئی تھی،ریحا کے ہسبنڈ انگلیڈ کی آئی-ٹی کمپنی میں مینیجر تھے جب کہ ریحا اپنے سسرال کے ساتھ لاہور میں ہی رہائش پذیر تھی۔۔۔ریحا کی ساس کی اچانک طبیعت خراب ہو گئی تھی جس پر اسے بھی جانا پڑا تھا ایمن کو معیز کی بہت یاد آنے لگی تھی کیونکہ وہ اس کے ساتھ بہت اٹیچ ہو گئی تھی ریحا بیٹا بس دو سال کا تھا۔۔ریحا ایمن سے پانچ سال بڑی تھی جس کی وجہ سے وہ ایمن سے بہت محبت کرتی تھی۔۔

########################$$$###

ولیمہ کو احمر کے آنے تک پوسٹ پونڈ کر دیا گیا تھا جبکہ احمر کے آنے کا ابھی کچھ پتہ نہیں تھا اس پندرہ دن میں احمر نے ایک مرتبہ بھی ایمن سے بات نہیں کی تھی جبکہ وہ مما اور اشعر سے بھی اس کے سامنے بات کرتا تھا، گھر میں سب کو یہی لگتا تھا کہ احمر ایمن سے بات کرتا رہتا ہے۔۔وہ اداس بیٹھی اپنی زندگی متعلق سوچوں گم ٹی وی لانچ میں بیٹھی تھی کہ اچانک کسی کی آواز پر پلٹی۔۔۔

لگتا ہے بھائی کی بہت یاد آرہی ہے ؟اشعر نے رازدارانہ انداز اپناتے ہوئے ایمن کو کہا۔۔۔

ہاہاہااس میں کوئی برائی ہے کیا؟ ایمن نے الٹا اشعر سے سوال کیا۔۔۔

نہیں بھئی برائی کیوں ہوگی "اشعر نے اس کی بات کی تائید کی۔"اشعر بھی احمر کی طرح ایک" خوبرو نوجوان تھا اشعر ،ایمن سے ایک سال بڑا تھا جب کہ احمر ان سے پانچ سال بڑا تھا ان دونوں

کی بچپن سے ہی بہت بنتی تھی وہ ایک دوسرے کے بہت اچھے دوست تھے یونیورسٹی بھی وہ ساتھ ہی پڑھتے تھے احمر کا ایم-بی_اے کا لاسٹ ایئر تھا جب کہ ایمن ابھی فرسٹ ائیر ایم بی اے میں تھی شادی کے بعد سے اب تک ایمن چھٹیوں پر تھی جب کہ اشعر بھی یونی ریگولر جاتا تھا۔۔

اچھا تم یونی کب سے جوائن کرو گی؟ اشعر نے ایمن سے اس کی یونی جوائنن کے بارے میں پوچھا۔۔۔

اب تو پڑھائی کرنے کا دل ہی نہیں ہے" ایمن نے قدرے بے زار لہجے میں کہا۔۔۔"

کیا فضول باتیں کر رہی ہو ایمن لاسٹ ایئر ہی تو ہے" اشعر نے قدرے غصے بھرے لہجہ اپناتے" ہوئے ایمن کو پچکارا۔۔۔

رافیہ کافی یاد کر رہی ہے تمہیں" اشعر نے اب کی تھوڑا مصنوعی مسکراہٹ چہرے پر سجا کر ایمن کو دیکھ کر کہا۔۔

ہاہاہاہا وہ مجھے کیوں یاد کرے گی میری اور اس کی روز بات ہوتی ہے جب کہ تم اس کے ساتھ " ہو" ایمن نے مذاق اڑاتے ہوئے اشعر سے کہا۔۔

کیونکہ وہ تمہاری بیسٹ فرینڈ ہے" اشعر نے تھوڑا خجل سا ہو کر کہا۔۔۔"

جب کہ وہ تمہاری محبوبہ ہے" ایمن نے دوبدو کہا۔۔۔"

تمہارا کزن ہے ہی اتنا ڈیشنگ کی کوئی بھی فدا ہو جائے پتہ تو ہے تمہیں رافیہ نے کتنی منتیں کی" تھی تمہاری کہ میری اور اس کی تم سیٹنگ کروادو" اشعر نے اترا کر فرضی کالر جھاڑ کر کہا۔۔۔۔

ہاہاہاہا بس کرو اشعر مانا پہل اس نے کی پر تم بھی کم نہیں ہو ہر لڑکی کے ساتھ ہی تمہاری تو سیٹنگ" ہو جاتی تھی یاد ہے کالج کے دنوں سے ہی" ایمن اشعر کو پرانے وقتوں میں دھکیل کر کے گئی

ایمن اور رافیہ یونی کے فرسٹ ڈے سے دوست بن گئی تھیں وہی دوستی بہت پکی ہوتی چلی گئی اور وہ دونوں ایک دوسرے کی بیسٹ فرینڈ بن گئیں۔۔۔رافیہ اچھی لڑکی تھی پر وہ جذباتی بہت تھی وہ ہر عمل میں جنون کی حد تک چلی جاتی تھی وہی ایمن ایک سلجھی ہوئی خاموش طبیعت کی مالک تھی پھر بھی ان دونوں کا بونڈ بہت اچھا تھا

رافیہ کو اشعر سے محبت ہونے لگ گئی تھی جب اسے پتہ چلا اشعر ایمن کا کزن ہے تو اس نے اس سے اپنی محبت کا اظہار کیا اور ایمن کو انولو کر کے اشعر تک پہنچی ایمن کو رافیہ کی محبت بری نہیں لگی اور اس نے اشعر تک اس کے دل کی بات پہنچائی۔۔۔

آہستہ آہستہ اشعر بھی انولو ہونے لگا جب کہ وہ شادی کے لیے راضی نہیں تھا پر رافیہ نے اس پر زور ڈالنا شروع کر دیا کہ رشتہ بھیجو ل وہی ایمن کی شادی پر رافیہ نے اشعر ممی سے بھی کافی فیور لے لی تھی۔۔۔

ہاں تو وہ سب میرے پیچھے جو پڑ جاتی تھیں اور تمہاری کتنی منتیں کرتی تھی کہ اشعر سے سیٹنگ کروادو یاد ہے نہ؟ اشعر نے اپنے آپ کو ہیرو تصور کرتے ہوئے کہا اترا کر پرانی باتیں چھیڑی۔۔۔

ہاں ہاں بس کرو یاد ہے مجھے سب "ایمن نے تقریباً ہاتھ جوڑتے ہوئے اشعر سے جان چھڑانے" والے انداز میں کہا۔۔۔

ایمن یار اب تم امی سے بات کرلو وہ رشتہ لے کر جائیں رافیہ کے گھر۔۔۔وہ بہت جذباتی ہے کہیں کچھ الٹا نہ کر دے۔ اشعر نے ایمن سے کہا کیونکہ وہ جانتا تھا امی ایمن کی بات کبھی نہیں ٹالے گی آخر کو وہ ان کی چہرہ بھتیجہ تھی۔۔۔

ایمن بیٹا کیا باتیں چل رہی ہیں تم دونوں کی؟ راحیلہ بیگم نے اشعر اور ایمن کی رازدارانہ باتوں کو سنتے ہی پوچھا۔۔۔

کچھ نہیں ممی وہ تو بس میں اور ایمن اسٹڈی کے متعلق بات کر رہے تھے۔۔۔اشعر نے جلدی سے بات کو کور کیس جبکہ اس بات کو سن کر ایمن نے آنکھ بڑی کر کے اشعر کو گھورا۔۔۔

اشعر کتنی مرتبہ کہا ہے تمہیں اب ایمن کو بھابھی بولا کرو" راحیلہ بیگم نے اشعر کو ڈپٹ" کر کہا۔۔۔

افف! ممی یہ میری کزن ہے اور ویسے بھی یہ مجھ سے چھوٹی ہے اشعر نے ممی کو مسکرا کر کہا۔۔۔

پر ایمن رشتے میں تم سے بڑی ہے اور بڑی بھابھی کا نام نہیں لیتے بے شک وہ تمہاری کزن ہے" پر اب مناسب نہیں لگتا تم اس کا لو" اشعر کی بات سن کر راحیلہ بیگم نے تفصیل سے اشعر کو سمجھاتے ہوئے کہا۔۔۔جب کہ راحیلہ بیگم کی بات سن کر ایمن کافی محظوظ ہو رہی تھی۔۔۔

URDUNovelians

اچھا ٹھیک ہے ممی! اشعر نے اکتا کر کہا۔۔۔

اچھا ایمن میں مسسز زیدی کے گھر جا رہی ہوں ان کی طبیعت کافی خراب تو عیادت کر آؤں۔۔راحیلہ بیگم نے اپنی دوست کی جانے کا کہا اور چل دی

یار تم اکیلے میں بات کرنا ممی کے ساتھ اس سلسلے میں او کے ایمن "ایمن کو سیڑھیوں کی" چھڑتے دیکھ کر اشعر نے مخاطب کیا۔۔۔

ایمن نہیں ایمن بھابھی "جب کہ ایمن اب اپنے کمرے کی طرف گامزن تھی۔۔۔۔جب" اشعر کی بات پر ایمن نم "بھابھی "لفظ کو کھینچ کر کہا اور اشعر کو چھڑانے لگی۔۔۔

وہ تو میں مر کر بھی کبھی نہ کہوں اففف!"اشعر نے روبدار لہجہ اپناتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔"

ہاہاہاہا"جس پر ایمن نے اشعر کو گھو کر دیکھا اور زینے چھڑھ گئی۔۔۔"

##################################

"یس سر!بس مشن successful رہا جو عورتیں اور بچے یہاں سے انڈیا منتقل کئے جا رہے تھے ہم نے ان کو بازیاب کروا لیا ہے "میجر آصف بندیال نے اپنے سامنے فوجی یونیفارم میں موجود کیپٹن کو دیکھ کر آج کی کاروائی کا پوچھا جس پر وہ کیپٹن سرشار سا آج کی کامیابی کا بتانے لگا۔۔۔

"شاباش کیپٹن بہت مبارک ہو آپ کو اور آپ کی ٹیم کو "میجر نے کیپٹن کو سراہتے ہوئے شاباش پیش کی۔۔۔

شکریہ سر!کیپٹن نے ہلکی مسکراہٹ میجر آصف کی طرف پیش کی۔۔۔

"آپ کو آپ کی شادی کی بہت مبارک باد ہو کیپٹن "میجر نے احمر کی طرف دیکھ کر مسکرا کر اسے مبارکباد پیش کی۔۔

شکریہ سر!احمر نے خجل سا ہو کر مبارکباد قبول کی۔۔۔

یس سر! احمر نے میجر کو سیلوٹ کرتے ہوئے اجازت چاہی اور آفس سے نکل کر اپنے روم میں آگیا جہاں اس کا رومیٹ اسفند پہلے سے موجود تھا وہ دونوں شروع کی دنوں سے ساتھ تھے دونوں کی دوستی بھی مثالی تھی بیس میں ان دونوں کی دوستی کو بہت زیادہ پسند کیا جاتا تھا۔۔

کیپٹن احمر علی خان اپنی نئی نویلی دلہن کو بہت زیادہ یاد کر رہے ہیں آخر کو پہلی رات کو جو اپنی دلہن سے جدا ہونا پڑا۔۔۔

اسفند باز آ جاتو" احمر نے اسے دور سے ہی گھر کا۔۔ جس کا اسفند نے کوئی خاص اثر نہیں" لیا۔۔۔

تو اس میں جھوٹ کیا ہے تیری شادی کو ابھی پندرہ دن ہوئے ہیں تو اپنی بیوی سے پہلی ہی رات جدا ہو آگیا۔۔۔

اسفند نے بات کو مزاح کا رنگ دے کر اسے چھیڑا جس پر احمر اسفند پر جھپٹ پڑا دونوں کی دوستی مثالی تھی وہی ایک دوسرے سے ہر بات آسانی سے شیئر کر لیتے تھے۔۔

بھابھی خفا تو ہوئی ہوں گی احمر" اسفند نے قدرے سریئس سوال پوچھا۔۔۔۔"

میں نے اسے بتایا ہی نہیں" احمر نے لہجہ کو نارمل رکھتے ہوئے اسے بتایا۔۔۔۔"

کیا؟ تو پاگل ہے احمر؟ اسفند کو احمر کی بات سن کر دھچکا لگا۔۔۔

یار موڈ نہیں ہے کچھ بھی کہنے کا پلیز لیو! اس کا لہجہ مدھم تھا۔۔۔

اوکے کل بات کریں گے ابھی تم ریلکس ہو جاؤ" اسفند نے اس کے تھکے لہجے کو محسوس کر کے " بات کو ادھورا چھوڑا زیادہ کریدنا مناسب نہیں سمجھا وہ اپنے بیڈ پر جا کر لیٹ گیا۔۔

دوسرے طرف احمر اپنے بیڈ پر چت لیٹا اپنی شادی کی پہلی رات کو سوچ کر بے چین ہونے لگا، اپنے ایمن کے ساتھ برتے رویے پر کافی ملال نے آگھیرا۔۔۔

سائیڈ دراز سے اپنی موبائل کو نکالا، ان کو آن ڈیوٹی موبائل فون رکھنا آلاؤ نہیں تھا۔۔بس رات میں وہ موبائل فون استعمال کر سکتے تھے۔۔۔وہ ایک دن چھوڑ کر دن پاپا، اشعر اور ممی سے بات کرتا تھا ریحا سے بھی اس کی بات ہوتی رہتی تھی جبکہ ایمن سے اس کی بات نہیں ہوئی بلکہ وہ تو اسے بتا کر بھی نہیں آیا تھا جب اسے ڈیوٹی پر پہنچنے کا فوراً آڈر ملا وہ اس وقت ٹریک پر واک کر رہا تھا۔۔جیسے ہی گھر آیا بابا کو انفارم کیا ماما سے پیار کیا روم میں آیا تو ایمن گہری نیند میں سو رہی تھی اس نے اسے بتانے کا ارادہ ترک کر دیا۔۔۔

ہاتھ موبائل کو گھورتے اس نے پیٹرن ان لاک کیا واٹس ایپ آن لاک کیا۔۔ایمن کے نمبر کو دیکھا، وہاں جدی حروف میں ""مسسز احمر علی خان" جگمگا رہا تھا جبکہ اس کا لاسٹ سین تین گھنٹے پہلے کا شو ہوا،

"I miss you so much Jan e ahmer"

احمر نے میسج ٹائپ کیا.. جیسے ہی سینڈ کرنے لگا کانوں میں کسی کے الفاظ گونجنے لگے جب کہ احمر نے فوراً ٹائپ کیا میسج ڈیلیٹ کر دیا اور موبائل فون کو آف کر دیا

تم میری محبت کے اہل ہی نہیں ہو ایمن علی تم اس قابل ہی نہیں ہو کہ تم سے محبت کی جائے پر افسوس میں یہ کر چکا ہوں پر اس بات کا پتہ تمہیں قیامت تک نہیں چلے گا،،،،،،وہ دل میں اس سے مخاطب تھا۔۔۔غصے سے بھنوئیں جڑ چکی تھی

پھوپھو!وہ ٹی وی لاؤنج میں چینل سرچ کرتی پھوپھو کے پاس جا کر کہنے لگی۔۔

ہاں ایمن کہو؟ پھوپھو نے اس اپنے پاس صوفے پر بیٹھنے کا اشارہ کرتے کہا۔۔

مجھے لگتا ہے نہ اب ہمیں اشعر کی شادی کے بارے میں سوچنا چاہئیے" تھوڑی جھجھک کے ساتھ" اس نے اپنی بات رکھنی چاہی۔۔

ہاں سوچنا تو چاہئیے پر وہ نکمہ کہتا ہے میں خاندان میں شادی نہیں کرنا چاہتا۔"راحیلہ بیگم نے اشعر کے الفاظ اور اپنی فکر ایمن کو بتائی جبکہ راحیلہ بیگم چاہتی تھی اشعر کی شادی بھی خاندان میں کرے۔۔۔

توضروری ہے کیا خاندان میں شادی کرنا؟ایمن نے قدرے نرم لہجہ اپناتے پوچھا۔۔۔

بس ایمن مجھے لگتا ہے خاندان میں رشتے کرنے سے انسان کے اپنوں سے رشتے مضبوط رہتے ہیں اور میں ہمیشہ سے یہی چاہتی ہوں کہ میرے بچوں کی شادی خاندان میں ریحا کی بھی تمہارے پاپا(سسر)کے خاندان میں کی ہے،وہ ماشاءاللہ کتنی خوش سب تمہارے سامنے ہے"راحیلہ نے اپنی خاندانی سوچ کو لفظوں میں ڈھال کر ایمن کو اپنی تمام تر سوچ عیاں کی۔۔۔

URDUNovelians

یہ تو نصیب کی بات ہے پھوپھو یاد ہے آپ کو عینہ آپی کی شادی بھی تو خاندان میں ہوئی تھی پھر" کیا ہوا ان کے ساتھ شادی کے تین ماہ بعد طلاق ہو گئی"ایمن نے اپنی چاچو کی بڑی بیٹی کی بات کی جس کی شادی اس کی خالہ کے بیٹے سے ہوئی تھی،اسے طلاق ہو گئی تھی۔۔۔

ہاں یہ بات تو ہے بیٹا سارا کھیل نصیب کا ہے "راحیلہ ایمن کی بات سن کر کافی مرعوب ہونے لگی۔۔۔

ویسے میری نظر میں ایک رشتہ ہے لڑکی بہت پیاری اور اچھی ہے، آپ اسے اچھے سے جانتی ہیں "پھوپھو فائل دیکھ ایمن نے فوراً اپنا پینترا رکھا۔۔

کون ہے وہ لڑکی زرا مجھے بھی تو پتہ چلے "؟راحیلہ بیگم نے قدرے مشکوک نظروں سے ایمن کی طرف دیکھا۔۔۔

URDUNovelians

رافیہ !ایمن نے بلا جھجک رافیہ کا نام لیا۔۔۔

رافیہ وہ تمہاری بیسٹ فرینڈ ؟راحیلہ نے جھٹ سے رافیہ کو نظروں میں رکھتے ہوئے اس کا نام لیا۔۔۔

جی پھوپھو وہی رافیہ اچھی لڑکی ہے نہ ؟ایمن نے اپنی بات کر کے الٹا اس پر سوال داغا۔۔

ہاں اچھی لڑکی تو ہے پر اشعر مانے گا کیا؟راحیلہ بیگم کو اشعر کے نخروں کی فکر ہونے لگی۔۔

وہ طبیعت ضدی تھا،اس کی ضد کے پیچھے اس کے بڑے بھائی کا زیادہ ہاتھ تھا

سمجھے اسی نے پسند کیا ہے اسے ؟ایمن نے ایک آنکھ دبا کر رازداری انداز میں پھوپھو کے بات گوشگوار کی۔۔

کیا واقعی ایمن ؟انہوں نے اس سے تصدیق چاہی۔۔

جی پھوپھو یہ سچ ہے "ایمن نے مسکرا کر کہا۔۔"

تو پھر چلتے ہیں ہم تم رافیہ سے پوچھو کب آئے ہم؟ پھوپھو نے بات کو جلدی آگے بڑھانے کا سوچتے ہوئے کہا۔۔

کیا گٹ مٹ چلکے رہی ہے ساس بہو کہ بیچ؟ اشعر نے ایک دم لاؤنج میں قدم رکھا جہاں ایمن اور راحیلہ بیگم باتوں میں مصروف نظر آئیں۔۔۔

میں تمہارے پاؤں میں ایمن کے ساتھ مل کر بیڑیاں ڈلوانہ کا منصوبہ بنارہی ہوں" چہرے پر پر" اسرار سی مسکراہٹ سجائے راحیلہ بیگم میں اشعر پر لفظوں کے تیر چلائے۔۔۔

اُفف! ممی آپ مجھے کیوں قید کروانہ چاہتی ہیں؟ اشعر نے معصومانہ شکل بناتے ہوئے راحیلہ بیگم کے گلے میں صوفے کے پیچھے کھڑے ہاتھ ڈالا۔

... کیا تم نے پوچھا؟۔جب کہ وہ ایمن کی طرف منہ ہی منہ میں پوچھنے لگا

مگر ایمن نے اسے کوئی رسپانس ہی دیا جس پر وہ بسس ایمن کو گھور کر رہ گیا۔۔۔

اچھا اچھا نہیں کرتی قید میں نہیں کروا رہی تمہاری شادی؟

راحیلہ بیگم نے اپنی مسکراہٹ دبائے اشعر کو چھیڑا۔۔

ارے نہیں نہیں ممی جیسے آپ کہیں بس ایمن کو کہیں گا وہ اپنی دیورانی خود ڈھونڈے گی "اپنی بازی پلٹتے دیکھ اشعر نے جلدی سے بات کو سمیٹا اور ساتھ ایمن کو بھی شامل کیا۔۔۔

ہاں ایمن ہی دیکھی ہے "راحیلہ بیگم اس کے کوڈ ورڈ کو سمجھتے ہوئے کہنے لگی۔۔ "

اوکے ممی میں ابھی چلتا ہوں ادیان کے ساتھ باہر جانا ہے "اشعر نے اپنے دوست کی طرف جانے بتایا۔۔۔ اس سب کے بیچ ایمن بس ماں، بیٹے کی باتیں سن کر مسکرا رہی تھی۔۔۔

اب تم یہ فضول حرکتیں کرنا بند کر دو اس طرح کرو گے تو شادی نہیں کرواؤ گی" راحیلہ بیگم "
ڈپٹ کر کہا۔۔

اب کنٹرول کر لو نگا ممی جب کوئی کنٹرول کرنے والی آئے گی تو" اشعر نے اپنی منتق پیش کی "
جس پر وہ تینوں ایک ساتھ کھلا اٹھے۔۔۔

##############################$$$

تم جانتے ہو یہ شادی کس وجہ سے ہوئی ہے میں کیوں مجبور ہوئی شادی کرنے پر"؟ اس نے ہاتھ "
میں رکھے اپنے دونوں ہاتھوں کو آپس میں پیوست کر کے سامنے کھڑکی سے نیچے جھانکتے شخص کو
دیکھ کر کہا۔۔

بہتر ہے ہم اس رشتے کو صرف کاغذی ہی رکھیں یہ محض گھر والوں کے لیے شادی ہے ہمارے "
لیے ایک کانٹیریک ہے، میں چاہتی ہوں یہ بات تم کبھی مت بھولو" آنکھوں میں نمی لیے اس

اپنی دل کی تمام تر کیفیت اس پشت کئے شخص کے گوشگوار کر دی۔۔وہ اب بھی ہنوز ویسے ہی اسکی طرف پست کئے کھڑا تھا ہاتھ میں جلتی سگریٹ تھام رکھی تھی۔۔۔

اس نے ایک دم مڑ کر بیڈ پر بیٹھی لڑکی کی طرف دیکھا جو اپنے نرم ملائم سرخ سپید ہاتھوں کو ایک دوسرے میں سختی سے مغرور رہی تھی۔۔۔۔وہ دھیرے دھیرے قدم اٹھاتا اس کے قریب آنے لگا۔۔اس نے جیسے ہی اس کے قدم اپنی طرف بڑھتے دیکھتے اس کے دل کی دھڑکن تیز ہونے لگی۔۔۔

وہ ایک دم سے اپنی جگہ سے اٹھی، جبکہ وہ اپنے ہاتھ میں موجود سگریٹ کو سائیڈ ٹیبل پر پڑے ایش ٹرے میں مسل کر پیچھے ہٹ چکا تھا۔۔۔

URDUNovelians

رکو! اپنی دھڑکنوں کی رفتار کو درست کرتے وہ دروازے کی طرف لپکی، جب پیچھے سے آتی آواز پر اس کی قدم رکے۔۔

مجھے یہ بتاتے سمجھانے سے بہتر ہے خود سمجھ جاؤ، میں نے کس نہج پر جا کر اس فیصلے کو قبول کیا یہ " سب تم سے چھپا نہیں تو پلیز اب سے مجھ سے یہ فضولیات مت کہنا ورنہ معاملے کے نتائج کی زمہ دار تم خود ہو گی۔۔۔۔

اس نے بس ایک نظر اسے پلٹ کر دیکھا وہ واقعی جانتی تھی یہ فیصلہ اس کے لیے بھی کسی آزمائش سے کم نہیں تھا بس وہ پھر بھی باور کروانا چاہتی تھی کیونکہ وہ نہیں چاہتی تھی ان کے بیچ کی دریوار کبھی پار ہو۔۔ اپنی سوچ کو جھٹک کر دروازہ کھول کر روم سے واک آوٹ کر گئی۔۔

جب کہ وہ وہی بیٹھا سر تھام چکا تھا۔۔۔ ایسا تو کبھی نہیں سوچا تھا یہ کیا ہو گیا بیٹھے بٹھائے زندگی نے یہ کیا کر دیا میرے ساتھ، یہ کیا ہو گیا میرے ساتھ، کیوں ہو گیا؟ وہ پچیس سالہ مرد اپنا سر تھام کر انتہائی بے بسی سے الفاظ ادا کر رہا تھا۔۔۔

###########$$$###########

اسلام وعلیکم مما!وہ آج دس دن بعد اپنی مما سے ملنے زیدی ہاؤس آئی تھی۔۔۔

وعلیکم اسلام!میرا بچہ کیسا ہے؟مسسز زیدی نے اپنی لاڈلی بیٹی خود میں بھینچ کر سوال داغا۔۔۔

میں ٹھیک ہوں مما آپ کیسی ہیں؟ایمن نے ماں سے ان کی خیریت دریافت کی جس پر انہوں نے محض سر ہلایا۔۔۔

جب لاؤنج میں بڑی مما اور چھوٹی مما بھی آگئی۔۔۔سب نے باری باری ایمن کو پیار کیا جب کہ گھر کے سب مرد آفس جا چکے تھے۔۔۔سب اس سے احمر کے بارے میں پوچھنے لگے جس اس نے "ابھی کچھ پتہ کب آئیں گے "کا جواب دیا

زیدی ہاؤس میں سب ایک ساتھ رہتے تھے ان کا خاندان ایک مثالی فیملی تھا جہاں وہ سب بہت پیار و محبت سے رہتے تھے جب کہ کزنز کے بیچ اکثر ناک جوکھ ہوتی رہتی تھی۔۔۔

کیسی ہو ایمن !اپنے نام کی پکار پر ایمن نے پلٹ کر دیکھا انوشہ ہاتھ میں چائے کا کپ تھامے اسی کی طرف مسکرا کر دیکھ رہی تھی۔۔۔

آپی میں ٹھیک ہوں !ایمن نے چہرے پر ہلکی مسکان سجائے کہا۔۔انوشے اس کی تایازاد جو عمر میں ایمن سے تین سال بڑی تھی پر اس کا اب تک رشتہ نہیں ہوا تھا،وجہ اس کا تیز مزاج تھا حالانکہ شکل وصورت سے پیاری تھی۔۔۔اور اسی بات کو انوشے نے سر پر سوار کیا ہوا تھا،وہ ہر کسی سے الجھتے رہتی تھی، جبکہ ایمن سے تو اسے خاص الرجی تھی جسے وہ ظاہر نہیں کرتی تھی پر اپنی تنزیہ باتوں سے محسوس کرواتی رہتی تھی،اس کی نظروں کی کاٹ اب بھی ایمن کو پچھلے دنوں میں لے گئی تھی۔۔۔

####################################

بابابابا!ابھی آفس سے گھر داخل ہی ہوا تھا جب اپنی پراڈو سے نکلتے اس کی نظر ڈھیر سالہ بچے پر پڑی جو گارڈن میں اپنی بال کے ساتھ کھیلنے مصروف تھا پر اس کی نظر اس پر پڑی تو اپنی بال کو چھوڑ کر اپنی توتلی زبان میں کہتا اس کی طرف لپکا،اور اس کے قدموں سے لپٹ

گیا۔۔۔اسکائے بلیوٹی شرٹ،نیوی بلو شورٹس پہنے ہوا تھا جبکہ شرٹ کی حالت اس نے خراب کر رکھی تھی۔۔۔۔اور اس کا چہرہ بھی مٹی سے اٹہ پٹا تھا۔۔

جی بابا کی جان!اس شخص نے اس کے کپڑوں کی پرواہ کئے بغیر اس بچے کو اٹھالیا جس سے اس کے اپنے آف وائٹ شرٹ پر مٹی کے دھبے لگ گئے پر اس نے اپنے کپڑوں کی پرواہ نہ کرتے ہوئے اسے اپنے ساتھ اندرونی دروازے کی طرف لے جانے لگا۔۔ساتھ ساتھ اس کے چہرے پر پیار بھی کرنے لگا۔۔۔۔

آج میرے بیٹے نے کیا کیا؟وہ مکمل توجہ سے اس کی آج کی سرگرمی کا پوچھنے لگا،جس پر وہ بچہ بھی خوش ہو کر اپنی توتلی زبان میں نامکمل الفاظ ادا کرتے اسے اپنی رودار سنانے لگا جس پر وہ اس کی باتیں سنتا مسکرا رہا تھا۔۔

یہ کیا کیا آپ نے ؟ابھی آپ کو نہلا کر بھیجا تھا،پھر کپڑے گندے کر لیے "وہ ان دونوں کو" لاؤنج میں داخل ہوتے دیکھ کر حیران ہوئی اور اپنے دھیڑہہ سالہ شرارتی بیٹے کی حالت دیکھ کر

اسے حقیقتاً افسوس ہوا۔۔۔جسے اس نے صرف ایک گھنٹہ پہلے صاف ستھرا کر کے گارڈن میں بھیجا تھا۔۔۔

گنی ماما! اس بچے کو اس کی ڈانٹ ہضم نہیں ہوئی جس پر وہ منہ بنا کر بابا سے چپک کر اس کی شکایت لگانے لگا۔۔

ہاں مجھے بھی یہی لگتا ہے آپ کی ماما گنی ہیں" اس نے اس بچے کی ہاں میں ہاں ملائی ساتھ کن انکھیوں سے اس کی طرف دیکھا جس کا چہرہ غصے سے سرخ ہو رہا تھا۔

ماما ڈانٹتی ہیں بابا" بابا کی شہ پر وہ مزید چوڑا ہوا اور اپنی ماما کی شکایتیں بابا کے گوشگوار کرنے لگا، جس پر وہ بس مسکرا کر سن رہا تھا پر مخالف سمت کھڑی لڑکی کو یہ باتیں سن کر غصہ آرہا تھا۔۔

چلو پھر آپ کے لیے نیو ماما لے آئیں گے "اس نے شرارت بھرے لہجہ میں کہا جس پر اس بچے" نے جلدی سے اپنی گردن ہاں میں ہلائی۔۔۔جب کے اس کی باتوں سے دوسری طرف کھڑی کو کوئی سروکار نہیں تھا پر اپنے اتنے چھوٹے بیٹے کی ایسی فرمائشوں پر اسے غصے سے دیکھا۔۔۔

میرا بیٹا آ گیا! دادو کی چہکتی ہوئی آواز پر اب وہ بابا کی گود سے اتر کر دادو کی جانب بھاگا، جو ابھی ہی کچن سے نکل رہی تھیں۔۔۔

اب وہ دونوں وہاں اجنبیوں کی طرح کھڑے تھے، جو کسی کی زمانے میں بہترین دوست ہوا کرتے تھے اب وقت نے انہیں مکمل بدل کے رکھ دیا تھا۔۔۔وقت واقعی بے رحم ہوتا ہے۔۔۔

ماماماما! اپنے بیٹے کی آواز سن کر وہ جلدی سے اسکی طرف چل دی جب کہ وہ پیچھے کھڑا اسے اپنی نظروں سے دور ہوتا دیکھنے لگا۔۔۔

##############################

اب تو بہت خوش ہو گی تم مجھے احمر سے جدا کر کے ایمن بی بی" ایمن کچن سے مما سے کھانے کا" احوال پوچھ کر نکل رہی تھی جب راہ داری میں انوشے کی کاٹ دار آواز سن کر اس کے قدم رکے...

ہاں الحمدللہ بہت خوش ہوں، حالانکہ آپ نے کوئی کثر تو نہیں چھوڑی تھی مجھے ان سے الگ" کرنے میں" ایمن نے پلٹ کر انوشے کو دیکھا اور دل جلانے والے انداز میں اپنی بات انوشے سے کہی۔۔ جو حسد سے بھرپور نظروں سے اسے گھور رہی تھی۔۔۔

ہاں ہاں اُڑ لو ایک دن اسی طرح منہ کے بل گرو گی تو تمہیں پتہ چلے گا غرور کا سر نیچا ہوتا" ہے" اس کی بات سن کر اس کے اندر آگ لگ چکی تھی جس سے وہ سامنے کھڑی خوش و خرم لڑکی کو جلا دینا چاہتی تھی۔۔

آپی آپ غلط سمجھ رہی ہیں" ایمن نے اپنے رویے پر نادم ہوتے اپنی بات کی صفائی پیش کرنی" چاہی وہ ایسی ہی تھی دل کی صاف کسی کے لیے دل میں بغض نہیں رکھتی تھی

بس کر دو جانتی ہوں میں تمہاری نیت" جبکہ انوشے نے اپنا ہاتھ اٹھا کر اسے بیچ میں ہی ٹوک" دیا۔۔۔

تم دونوں یہاں راہ داری میں کھڑی کیا باتیں کر رہی ہو؟" تائی امی کی آمد پر دونوں نے بیک" وقت انہیں دیکھا۔۔

کچھ نہیں مما میں تو بس ایمن سے پوچھ رہی تھی کہ وہ خوش تو ہے نہ" انوشے نے ایک دم اپنی" ٹون بدلی لہجہ شیریں گھولے تھا۔۔ ایمن نے انوشے کے گرگٹ کی طرح بدلے رنگ کو دیکھا تو حیران رہ گئی۔۔۔۔

کیوں نہیں وہ خوش ہو گئی بھئی ماشاءاللہ سے راحیلہ خود بھی بہت اچھی ہے اور احمر تو لاکھوں میں ایک ہے ایسا ہیرہ نصیب والوں کو ہی نصیب ہوتا ہے" تائی جان کی بات سن کر ایمن ایک دم خود کو واقعی خوش نصیب تصور کرنے لگی پر جب اسے احمر کا رویہ یاد آیا تو اسے ایک انجانے دکھ نے آن گھیرا، اور وہ اداس ہو گئی۔۔

ہمم !اپنی ماں کے منہ سے ایمن کی خوش نصیبی کے قصے سن کر انوشے کے تلووں پر جا لگی ۔۔۔وہ بسس ہمم کر کے وہاں سے چل دی۔۔۔

چل تم دونوں باتیں کرو میں چلتی ہو" تائی جان نے انہیں کہا اور خود وہ کچن کی جانب چل دیں۔۔

انوشے نے بھی منہ بنا کر وہاں سے جانا بہتر سمجھا، ہر کوئی ایمن کے گن گاتا تھا یہی بات انوشے کو کھٹکتی تھی حالانکہ ایمن نے آج تک کسی سے کوئی فضول بات نہیں کہی تھی۔۔۔

ایمن نے اداس ترس کھاتی نظروں سے انوشے کو جاتے دیکھا اور خود بھی اپنے روم میں آگئی جو اس کا شادی سے پہلے ہوا کرتا تھا..... جہاں اس کی بے شمار یادیں تھیں آج پھر سے وہ اپنے پرانے وقتوں کو یادوں میں کھونے لگی جہاں وہ ایک بے فکری کی زندگی جیا کرتی تھی۔۔۔۔

####################################

اسلام علیکم پھوپھو! وہ رات کے نو بجے سارا دن گزار کر ہمدانی ہاؤس سے آئی تھی جیسے ہی وہ گھر میں داخل ہوئی پھوپھو کو کچن سے نکلتے دیکھا، ان کے ہاتھ میں چائے کا بڑا مگ تھا۔۔۔ اسے وہ مگ دیکھ کر ایک شخص یاد آیا جو اسے شادی کی پہلی رات ہی بغیر بتائے چھوڑ کر جا چکا تھا۔۔۔

وعلیکم السلام! آگئی تم ایمن سب کیسے تھے وہاں" راحیلہ بیگم سلام کا جواب دیتے ایمن سے سب کی خیریت پوچھنے لگیں

سب ٹھیک تھے اور آپ کو سب بہت یاد کر رہے تھے "ایمن انہیں ہمدانی ہاؤس کے لوگوں کی" رواداد کھڑے کھڑے سنانے لگی۔۔۔

ہاں بیٹا چکر لگاؤں گی "جس پر راحیلہ بیگم بس اتنا کہہ سکی۔۔۔"

یہ آپ چائے اس وقت کس کے لیے لے کر جارہی ہیں "ایمن نے اچنبے سے سوال کیا کیونکہ " اس گھر میں ان دو بھائیوں کے علاوہ کوئی بھی اس وقت چائے نہیں پیتا تھا۔۔۔۔

اوہ یہ چائے یہ چائے تم پکڑو اور اپنے روم میں لے کر جاؤ جلدی "چائے کا کپ راحیلہ بیگم نے" اس کے ہاتھ میں پکڑا دیا۔۔۔ اور خود کچھ بھی کہے بغیر منظر سے غائب ہو گئی۔۔۔

ایمن نے ہاتھ تھامہ اور اپنے الفاظ منہ میں دبالئے،"

آخر کون آیا ہے؟ کہیں احمر تو نہیں آ گئے؟ پر وہ کیسے اتنی جلدی آئیں گے اور اگر آتے بھی تو پھوپھو مجھے ضرور بتاتی....."خود سے سوال وجواب کئے ایمن چائے کا مگ تھامے اپنے روم کی طرف بڑھنے لگی۔۔۔۔

جیسے ہی وہ روم میں انٹر ہوئی وہاں کوئی نہیں تھا مگر ایک جانی پہچانی خوشبو نے ایمن کا استقبال کیا تھا، یہ خوشبو وہ کیسے بھول سکتی تھی، اس ہرجائی کی خوشبو کو وہ لاکھوں میں پہچان سکتی تھی۔۔۔۔

ابھی چائے ہاتھ میں تھامے اس نے دو صوفوں کے درمیان پڑے ٹیبل پر رکھنے ہی چاہے کے ایک دم وہ شخص واشروم سے نکلا، اس کے گیلے بال شاور لینے کا پتہ دے رہے تھے جب کہ جسم پر ٹراوزر اور ٹی شرٹ زیب تن کی ہوئی تھی۔۔۔

آپ؟ اس کے منہ سے بے ساختہ نکلا،، شادی کے بیس دنوں بعد وہ اچانک اسے دیکھ کر حیران ہوئی، ان بیس دنوں میں ان دونوں کے بیچ کوئی بات نہیں ہوئی تھی۔۔

اسلام علیکم !احمر نے سلام میں پہل کر کے ایمن کے سوال کو گول کر کے سلام کیا۔۔ جس پر وہ ....کافی شرمندہ ہوئی اور اپنے بے تکے سوال پر اسے پچھتاوہ ہونے لگا

وعلیکم السلام !ایمن نے بس سلام کا جواب دیا اور ہاتھ میں تھامے چائے کے کپ کو ٹیبل پر رکھ دیا۔۔۔

کیسی ہو ؟احمر نے اس کے پاس آکر صوفے پر بیٹھتے کہا۔۔

ایمن کو حیرت کا جھٹکا لگا،ان کے بیچ ایسے تو تعلقات نہیں رہے تھے کہ وہ ایک دوسرے سے حال احوال پوچھتے۔۔۔

میں ٹھیک ہوں آپ کیسے ہیں؟اس نے اپنی کو حیرت چھپائے اپنے الفاظ کو توڑ کر اس سے پوچھا....

میں بھی ٹھیک ہوں تم کھڑی کیوں ہو بیٹھو نہ "اپنے ساتھ والے صوفے پر اسے اشارہ کرتے" ساتھ بیٹھنے کا کہا۔۔۔

ایمن ورطۂ حیرت تھی، آج تو وہ شخص اسے مسلسل حیرت کے جھٹکتے دے رہا تھا۔ ایمن نے پاس ہی بیٹھتے سوچا۔۔ یہ وہ تو نہیں تھا جو پہلی رات تھا آج تو وہ یکسر مختلف تھا۔۔۔۔

آپ کب آئے؟جب اس سے کوئی بات نہ بن پائی تو اس کے آنے کا وقت پوچھنے لگی۔۔۔۔

شام میں آیا تھا پر تم گھر پر نہیں تھی ممی نے بتایا تم ہمدانی ہاؤس گئی ہو، احمر اپنے آنے کا وقت اسے تفصیلاً بتانے لگا۔۔۔

آپ مجھے انفارم کر دیتے میں جلدی آجاتی" ایمن نے اس کا شیریں لہجہ دیکھا تو اپنے غصے، دکھ کو" پیچھے دھکیل کر اس سے نارمل انداز میں بات کرنے لگی۔۔۔ان دونوں کی گفتگو سے پتہ نہیں چل رہا تھا ان دونوں میں شادی کی پہلی رات شدید اختلاف رہا ہے۔۔۔شاید عورت ایسی ہی ہوتی ہے اپنے من پسند مرد کی ہر بری سے بری بات ہنس کر سہہ جانے والی وہ بھی اس خوبصورت لہجے کی سامنے پرانے رویے کو فراموش کر چکی تھی۔۔۔

میں نے تمہیں بہت مس کیا ان بیس دنوں میں کیا تم نے مجھے مس کیا مسسز احمر علی خان"؟"

لہجہ ایک دم نرم تھا۔۔۔ایمن کے ہاتھوں کو اچانک اپنے دونوں ہاتھوں کی گرفت میں لیا، اس کی گرفت مضبوط تھی۔۔۔۔۔۔جس پر ایمن کو شدید ترین جھٹکا لگا۔۔۔اس کے الفاظ ایمن کو بہت گہرائی سے آئے معلوم ہوئے اس کا لہجہ اس کے الفاظوں کی سچائی عیاں کر رہا تھا

URDUNovelians

کیا آپ نے جو میرے ساتھ کیا اس کے بعد مجھے آپ کو مس کرنا چاہیئے تھا؟ ایمن کی آنکھوں کے سامنے اس رات کا منظر فلم کی طرح چلنے لگا نہ چاہتے ہوئے بھی وہ شکوہ کر گئی۔۔

۔۔۔۔جس پر وہ تھوڑا پزل ہوا۔۔ایک سیکنڈ کے لیے اس کی ایمن کے ہاتھوں پر مضبوط

گرفت ڈھیلی پڑی۔۔۔پر پھر فوراً اس نے اپنی گرفت کو اس کے ہاتھوں پر مضبوط کر لیا اور اُٹھ کھڑا ہو۔۔۔

ایمن کے اس کے ہاتھوں میں ہاتھ ہونے کی وجہ سے اسے بھی ساتھ اٹھنا پڑا، مگر موقع دیئے بغیر احمر نے اسے اپنے کاندھے سے لگا لیا۔۔۔

"I am so sorry for everything aiman"

کمالِ جذبات سے چُور دل سے پیشمان ہو کر اس نے ایمن سے معافی مانگی ایمن کی آنکھوں سے آنسو جھلک پڑے جو اس کی ٹی شرٹ پر گرنے لگے۔۔۔اب احمر نے دھیرے سے اس کے گرد اپنا گھیرہ تنگ کیا۔۔۔اور اسے خود میں سمایا۔۔۔۔وہ احمر کے اس طرح کرنے پر مزید رونے لگی۔۔۔

بس کر دو ایمن پلیز تمہارے رونے سے مجھے تکلیف ہو رہی ہے" احمر نے جب اسے شدت سے روتے دیکھا تو اسے ٹوکے بغیر نہ رہ سکا۔۔۔۔

ایمن ایکدم سے اس سے دور ہٹی مسلسل پانچ منٹ سے وہ اس کے کاندھے سے لگی آنسو بہا رہی تھی اس کے اچانک کہنے پر اسے ہلکی سی شرمندگی ہوئی۔۔۔۔

I am sorry

آپ کی چائے تو بلکل ٹھنڈی ہو گئی ہے اب نئی بنا کر لاتی ہوں.. ایمن نے جلدی سے کوئی بہانہ تلاش کرنا چاہا۔۔۔ جب سامنے رکھے کپ پر اسکی نظر پڑی تو کپ اٹھا کر وہ کمرے سے نکل گئی۔۔۔

احمر نے اسے روم سے جاتے دیکھا تو صبح کا منظر اس کی آنکھوں میں آسمایا،،، جہاں اسفند اسے زندگی کے کچھ اصول سمجھانے لگا تھا۔۔۔ کیسے وہ اپنی شادی شدہ زندگی کو بیلنس کر سکتا ہے۔۔

###############################

جارہے ہو؟ احمر کو سول کپڑوں میں دیکھ کر اسفند نے اسے مخاطب کیا جہاں وہ اپنے بیگ کو پیک کر رہا تھا۔۔۔

ہاں یار ممی کافی اصرار کر رہی ہیں۔۔ احمر نے دوبدو بات کہی۔۔۔

صرف ممی یا ممی کی بہو بھی؟ اسفند نے قدرے شوخ لہجے میں ایک آنکھ دبا کر اس سے پوچھا۔۔ جس پر اس کے چہرے پر ایک رنگ آکر چلا گیا۔۔۔

ایسی کوئی بات نہیں" احمر نے کسی بھی جذبات میں لپٹے بغیر کہا۔۔۔"

ایسی بات تو ہونی چاہیے احمر یار" اب کے اسفند نے اس کے کاندھے پر ہاتھ رکھے کہا۔۔۔ احمر" جب سے شادی کر کے آیا تھا تب سے وہ عجیب ہی باتیں کر رہا تھا ورنہ وہ گم گو ضرور تھا پر ہر وقت مسکراتا رہتا تھا۔۔۔

اچھابتا کیاہوا ہے ؟اسفند نے اس کا جواب نہ پا کر ڈائریکٹ پوچھا۔۔۔

کچھ نہیں ہوا یار تو بھی نہ بلاوجہ باجی بنا رہتا ہے "احمر نے مسکرا کر اسے لفظ باجی سے نوازہ جو وہ" اکثر اس کی گہری باتیں کرنے پر اسے کہہ کر چھیڑا کرتا تھا۔۔

اچھا نہ بتا!اسفند نے نروٹھے پن سے کہا جس پر احمر کو پتہ چل گیا وہ اب اس سے خفا ہو گیا ہے۔۔

یار سب کچھ غلط ہو گیا" اسفند دروازے کے ناب پر ہاتھ رکھ رہا تھا جب احمر کی بات پر پلٹا۔۔۔"

کیا غلط ہو گیا یار ؟اسفند نے جلدی سے اس کے قریب جا کر پوچھا۔۔۔

میں نے جیسا سوچا تھا ویسا کچھ نہیں ہے "احمر نے انتہائی دکھ سے یہ الفاظ ادا کئے۔۔۔ جس پر" اسفند کے دل کو کچھ ہوا۔۔

یار مجھے بتا کیا ہوا خیریت ہے نہ؟ اسفند نے فکر مندانہ ہو کر پوچھا۔۔۔"

میرا اور اس کا رشتہ ویسا نہیں ہے جیسا ایک محبت کرنے والے کپل میں ہوتا ہے, وہ بات کو بس" ادھورے طریقے سے اس کو بتا رہا تھا کیونکہ وہ جانتا تھا میاں بیوی ایک دوسرے کا لباس ہوتے ہیں اور ان کا پردہ رکھنا ہوتا ہے "احمر کے لہجے میں دکھ بول رہا تھا۔۔۔

تو اپنے رشتے کو تھوڑا وقت دے تمہارے بیچ جو بھی غلط فہمیاں یا رنجشیں ہیں انہیں بیٹھ کر" سلجھانے کی کوشش کر یار، ہم فوجی ہیں ہماری جان ہماری زندگی کا کچھ پتہ نہیں کیا پتہ اس مرتبہ گھر جائیں اور اگلی مرتبہ نہ جا پائیں کیونکہ ہم تو شہادت کا جذبہ ہی لے کر یہاں آتے ہیں، جب کہ ہم سے زیادہ سروائو ہماری فیملیز کو کرنا پڑتا ہے یار اپنا رشتہ سلجھا لے کہیں دیر نہ ہو جائے۔۔ اسفند بول رہا تھا اور احمر کو اس کی باتوں سے نئے راستے ملنے لگے تھے، سچ کہتے ہیں

ایک اچھا دوست اندھیرے میں روشنی کی طرح ہوتا ہے اسفند بھی اس کے لیے وہی روشنی تھا۔۔۔

Thank u so much yar

احمر نے شکرانہ بھرے لہجے میں کہہ کر اسے گلہ لگالیا۔۔۔

"ہٹ دوست بھی کہتا ہے اور شکریہ بھی ادا کرتا ہے" اسفند نے فلمی انداز اپنا کر کہا۔۔۔"

اچھا بابا۔۔۔ احمر نے گھور کر کہا اور وہ دونوں کھلا کر ہنس دیئے۔۔۔ اب احمر سوچ چکا تھا، اب وہ اپنے ایمن کے ساتھ رشتے کو ایک موقع دے گا جہاں وہ لوگوں کی باتوں پر نہیں، بلکہ خود سے اس سے رشتہ مضبوط کرے گا۔۔۔ ایمن خود بیٹھ کر اس سے تسلی سے پوچھے گا آخر اس کے وہ سب کہنے کی کیا وجہ تھی.....بیگ اٹھائے وہ اپنی نئی منزل کو نکل پڑا تھا۔۔۔ جہاں ایک حسین منزل اس کے انتظار میں تھی۔۔۔

##################################

کتنے دن کی چھٹی ملی ہے احمر؟ وہ سب ڈائیٹنگ ٹیبل پر بیٹھے، بریک فاسٹ کر رہے تھے جب اسد علی خان نے احمر سے سوال کیا۔۔ آج وہ پھر کافی وقت کے بعد سب ساتھ بیٹھ کر ناشتہ کر رہے تھے۔۔۔۔احمر کو سال میں چار سے پانچ مرتبہ ہی چھٹی ملتی تھی جس میں وہ سب خوب انجوائے کیا کرتے تھے۔۔۔

پاپا ایک منتھ کی ہے پر پتہ نہیں کسی وقت بلاوا آسکتا ہے "احمر نے خدشہ ظاہر کرتے انہیں اپنی" چھٹی کے متعلق تفصیل بتائی۔۔۔

یہ تو ہے بیٹا یہ جب تم نے آرمی جوائن کی تھی,جب سے ہم جانتے ہیں۔۔اسد علی خان ایک سمجھدار باپ تھے جو اپنے بچوں کے دوست تھے وہ ان سے بلا جھجک ہر بات کر لیا کرتے تھے۔۔۔

تم کیا اپنی ماں کے ساتھ گٹ مٹ کر رہے ہو؟ اسد علی خان نے اشعر کو دیکھا جو اپنی ماں سے اشاروں میں کچھ کہہ رہا تھا جس پر وہ کہے بغیر نہ رہ سکے۔۔۔۔

کچھ نہیں پاپا وہ تو میں بس پوچھ رہا تھا ایمن نے ہونی نہیں جانا کیا اس کا کافی لاس ہو رہا ہے؟ اشعر کو اپنے سیکریٹ کو بچانے کے لیے توپ کا رخ ایمن کی طرف کرنا پڑا۔۔۔۔ جس پر اب سب کی توجہ ایمن کی طرف تھی۔۔۔

ہاں ایمن بیٹا تمہارا تو ابھی سیکنڈ لاسٹ ایئر ہے نہ؟ اسد علی خان نے ایمن کی طرف دیکھا جو احمر کے برابر والی چیئر ہاتھ میں ٹوسٹ لئے بیٹھی تھی۔۔۔۔

جی! کل سے سوچا ہے جاؤں گی، ایمن نے اپنے آگے کا پلان بتایا، جہاں ان سب نے اس کے فیصلے کی تائید کی۔۔۔

ضرور بیٹا اپنی سٹڈی کمپلیٹ کرو" اسد علی خان نے نہایت محبت بھرے لہجے میں اس سے کہا" جس پر ایمن نے احمر کی طرف دیکھا، وہ بھی اسے ہی دیکھ رہا تھا، جس پر احمر نے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔۔

وہ آپ سے کچھ بات کرنا چاہ رہی تھی، اس وقت سب بیٹھے ہیں تو یہی سہی وقت ہے "راحیلہ بیگم " اپنی بات کہنے کا اچھا موقع دیکھا جب اسد علی کو مخاطب کیا۔۔۔

کہیئے بیگم! کیا کہنا ہے؟ اسد علی خان نے فوراً کہا، جب کے سب ہی انہیں دیکھنے لگے، اشعر اپنے چہرے کو نیچے کئے ٹوسٹ کھانے لگا۔۔۔۔

میں نے اشعر کے لئے ایک لڑکی پسند کی ہے، لڑکی اچھی ہے ایمن کو بھی پسند ہے اور اشعر کو بھی، آپ لوگوں نے بھی دیکھ رکھی ہے، راحیلہ بیگم نے اپنی بات کو مکمل کرتے، ان کا بھی ذکر کیا جس پر اشعر کو ایک دم اچھو لگ گیا۔۔۔۔ جس پر احمر نے جاندار قہقہ لگایا۔۔۔ سب ہی اشعر کی اس حرکت پر ہنسنے لگے جب کہ وہ شرمندہ سا ہو گیا۔۔۔۔

کون ہے وہ لڑکی بیگم ہمیں بھی کچھ بتائیں !؟" اسد علی خان نے انتہائی معصوم انداز اپنا کر راحیلہ بیگم کی طرف دیکھ کر پوچھا....

رافیہ !راحیلہ بیگم نے فوراً جواب دیا۔۔۔

کون رافیہ ؟اسد علی خان اسے اس کے نام سے نہیں پہنچانتے تھے البتہ وہ دیکھ چکے تھے اسے احمر اور ایمن کی شادی میں، اس لیے چہرے اجنبیت پر ظاہر کئے فوراً سوال داغا۔۔۔۔۔جب کہ احمر اس کے نام سے اسے جان چکا تھا وہ اپنی شادی کے ہر فنکشن میں رافیہ کو دیکھ چکا تھا۔۔۔۔۔اشعر تھوڑا خجل سا ہو وہاں سے اٹھ کر واک آؤٹ کر چکا تھا۔۔۔۔۔۔

وہی جو ایمن کے ساتھ ساتھ تھی اس کی شادی پر وہ پیاری سی لڑکی، ایمن کی کلاس فیلو" ہے،"راحیلہ بیگم نے انہیں یاد دہانی کرواتے مکمل تفصیل بتائی، ساتھ اس کا غائبانہ تعارف کروایا۔۔۔جس پر وہ اس لڑکی کو ذہن میں رکھ کر اچھا کہہ کر وہاں سے اٹھ کھڑے ہوئے...

اچھا بیگم جیسے آپ کو مناسب لگے ویسا کیجئے اب میں آفس کے لیے نکلتا ہوں آپ سے آکر اس ٹاپک پر بات ہو گی۔۔۔اسد صاحب اب آفس کے لیے روانہ ہوئے وہ پچاس سال کی عمر میں بھی اپنی عمر سے کم لگتے تھے وہ ہمیشہ اپنی فٹنس کا خوب خیال رکھتے تھے جس کا اثر ان کے بچوں پر بھی خوب پڑا تھا۔۔۔۔۔ان دونوں بیٹے بھی ورزشی جسم رکھتے تھے جو ہر کسی کی توجہ اپنی جانب مبذول کروانے میں دیر نہیں کرتے تھے۔۔۔۔

احمر تم کیا کہتے ہو؟احمر کو بھی ڈائننگ ٹیبل سے اٹھتے دیکھ،راحیلہ بیگم نے اس کی بھی رائے لینا چاہی..۔۔ایمن برتن سمیٹتی ماسی کے ساتھ خود بھی کچن کی طرف جا چکی تھی۔۔۔اب وہ دونوں ماں،بیٹا وہاں بیٹھے تھے۔۔۔۔۔

URDUNovelians

ممی!جیسا آپ کو سہی لگے،وہ اچھی لڑکی ہے میں نے ایمن کی شادی پر اسے دیکھا تھا،سب سے اہم بات وہ اشعر کو پسند ہے۔۔۔۔احمر نے اپنی سمجھ بوجھ کے حساب سے بات کی،احمر کی بات سن کر راحیلہ بیگم کو کافی ڈارس ملی۔۔اب وہ کافی مطمئن ہو چکی تھیں۔۔۔۔

########$$$$$################

ہیلو! کیسے ہو؟ اشعر جیسے ہی یونی میں انٹر ہوا سامنے اپنی گاڑی کے ساتھ ٹیک لگائے کھڑی نظر رافیہ پر پڑی۔۔ ابھی وہ اپنے ہیوی بائیک سے اتر کر اس کے پاس آنے ہی والا تھا کہ فوراً وہ اس کے پاس آکر کھڑی ہو کر اس سے مخاطب ہوئی۔۔۔

میں ٹھیک تم کیسی ہو؟ اشعر نے اسے ایک نظر دیکھا، لائٹ بی بی پنک شرٹ ساتھ سفید کیپری ، گلے میں ڈوپٹہ مفلر کی طرح لئے ہوئے تھا،۔۔وہ اچھی شکل صورت کی مالک تھی۔۔۔ جب اس نے اشعر کو ایمن کے ذریعے پروپوز کیا تھا تو اشعر نے زیادہ توجہ نہیں دی تھی پر اس کے مستقل اس کے پیچھے پڑے رہنے پر وہ اس کی طرف متوجہ ہوا تھا۔۔۔ اشعر کو کوئی اس سے جنونی محبت نہیں تھی البتہ وہ اسے اچھی لگتی تھی جس طرح وہ اس پر مرتی تھی اشعر کو اس وجہ سے وہ اس کی طرف اٹریکٹ ہوا تھا۔۔۔۔ پر وہ اس پر جان چھڑکتی تھی ہر طرف اس کے ارد گرد منڈالنا اسے پسند تھا، جس کی وجہ سے وہ کافی کلاسس بھی بنک کیا کرتی تھی۔۔۔۔ ایمن اس کی ان حرکتوں پر اسے اکثر سناتی بھی تھی پر وہ اس کی باتوں پر خاص توجہ نہیں دیتی

تھی۔۔جب عشق کا بھوت سر پر سوار ہوتا ہے تو اس انسان کو اس وقت کچھ اور دکھائی نہیں دیتا۔۔وہ اپنے ماں، باپ کی ضدی اکلوتی اولاد تھی۔۔۔۔۔

میں بھی ٹھیک ہوں مجھے تو لگتا ہے ایمن کی شادی نہیں ہوئی تمہاری ہو گئی جو اس کی شادی کے بعد سے غائب ہو اس کا تو چلو سمجھ آتا ہے مگر تم اس کی شادی کے بعد سے ایک دفع یونی آئے ہو' وہ ایک ہی سانس میں اس پر غصہ کرتی اس کے قدموں کے ساتھ قدم ملائے اندر کی طرف جاتی اسے باتیں سنانے لگی۔۔۔۔

افففف!رافیہ سانس تو لے لو یار۔۔۔۔"اسے نان اسٹاپ بولتے دیکھ اس نے اسے ٹوکا۔۔"

اچھا!اب کے اس نے خفا ہوئے کہا۔۔۔۔

میری جان تم بھی نہ، تمہیں پتہ تو ہے گھر میں بہت کام ہوتے تھے بس اسی وجہ سے نہیں آ" پایا، بھائی بھی تو فوراً چلے گئے تھے۔۔۔۔مجھے ہی پھر گھر کے کام سنبھالنے پڑے اور ویسے بھی تم

کون سا آ گئی میرے لیے گھر تک" اسے سچ و جھوٹ ملا کر بتاتا، پھر اسی کی جانب توپ کا رخ کر کے الٹا اس سے خفا ہونے کی ایکٹنگ کرنے لگا۔۔۔وہ ایسا ہی تھا خود کو کبھی بھی ہارنے نہیں دیتا تھا۔۔۔

اچھا نہ سوری اب آؤں گی ایمن سے ملنے "رافیہ نے الٹا اسے خفا ہوتے دیکھا تو جھٹ سے" کہا۔۔۔

ایمن سے ملنے ؟اس نے ابرو اچکا کر قدرے خفا ہوتے کہا۔۔۔

نہیں نہیں تم سے ملنے !اس نے اپنی بات کی جلدی سے سعی کی کیونکہ وہ جانتی تھی وہ خفا ہو گیا تو اسے منانا بہت مشکل ہو جاتا تھا،،رافیہ اس کی ناراضگی افورڈ نہیں کر پاتی تھی۔۔۔وہ اشعر کے معاملے میں بہت جنونی تھی۔۔۔۔اس کا خفا ہونا اس کی جان پر بن جاتا تھا۔۔۔

ویسے تم ایمن سے جل رہے تھے اشعو!وہ پیار سے اسے اشعو کہتی تھی۔۔۔اسے ایک خوشگوار احساس نے چھیڑا شاید وہ بھی اس کے لیے کافی حساس ہو چکا تھا اس لئے دل میں خوش فہمی لئے اسے چلتے چلتے پوچھا۔۔۔وہ دونوں قدم با قدم ساتھ چل رہے تھے۔۔۔

ہاہاہاہا پاگل ہو بھلا میں ایمن سے کیوں جلوں گا؟وہ مصروف سا اپنے موبائل پر لگا۔ تھا۔۔ساتھ قہقہ لگائے چلتے چلتے کہا۔۔۔

رافیہ کا دل چھناکے سے ٹوٹا۔۔اس نے اپنی رفتار آہستہ کر دی۔۔۔وہ ہمیشہ ایسے ہی کرتا تھا۔۔۔ایمن کو اس پر ہمیشہ فوقیت دیتا تھا۔۔۔ایمن اس کی کزن تھی پر وہ اس کی گرل فرینڈ تھی مگر ایمن پر اسے ہمیشہ مات ہوتی تھی۔۔۔اس کے لیے ایمن ہے لیے بھی محبت تھی پر کبھی کبھی وہ ایمن سے حسد محسوس کرنے لگتی تھی۔۔۔جب اشعر اسے زیادہ اہمیت دیتا تھا۔۔۔حالانکہ ان دونوں کو قریب لانے والی بھی ایمن تھی پر اسے ایمن سے جلن محسوس ہونے لگی تھی۔۔۔

کیا ہوا رک کیوں گئی؟اشعر نے دس قدم آگے بڑھا کر دیکھا تو رافیہ اس سے ساتھ نہیں تھی۔۔۔جس پر وہ رک اس کی طرف مڑ کر اس سے پوچھنے لگا۔۔۔

اتنی دور جا کر تمہیں پتہ چلا میں تمہارے ساتھ نہیں ہوں؟رافیہ کی زبان پر شکوہ آیا جو اس نے فٹاک سے اس سے کر ڈالا۔۔۔

اب مجھے کیا پتہ تم اچانک کیوں رک گئی۔۔۔"اس نے موبائل کی سکین پر آئے میسج کا ریپلائے" کرتے کا پرواہ انداز میں کہا۔۔۔

تم جاؤ مجھے عائشہ سے کام ہے"سامنے سے آتی اپنی کلاس فیلو عائشہ کو دیکھے اس نے بہانہ بنائے" کہا۔۔۔

اچھا چلو ٹھیک ہے پھر ملتے ہیں"اشعر نے عام سے لہجے میں کہا۔۔"

کیا تم کبھی میرے لیے اتنے بے صبرے ہو گے جتنی میں تمہارے لیے بے صبری ہوں، اس کی آنکھوں میں نمی لیے وہ اسے خود سے دور جاتے دیکھ سوچنے لگی۔۔۔

###############################

آپ چائے پیئے گے ؟ایمن جو صبح سے پھوپھو کے ساتھ مصروف رہ کر دن بارہ بجے کے قریب اپنے روم میں آئی تو احمر بیڈ پر چت لیٹا، لیپ ٹاپ اپنی گود میں دھرے، کوئی سریش دیکھنے میں مصروف تھا۔۔۔جب ایمن نے چائے کا پوچھا۔۔۔۔

چائے چھوڑو تم یہاں میرے پاس آؤ! احمر نے اس کو دیکھ کر بے ساختہ کہا جس وہ تھوڑا خجل ہو کر اسے دیکھنے لگی۔۔۔

آؤنہ ڈر کیوں رہی ہو؟ احمر کے اس طرح بلانے پر وہ آہستہ قدم دھرتی اس کے پاس بیڈ پر پہنچی، جس پر وہ فوراً اٹھ بیٹھا، اس کا ایک ہاتھ پکڑ کر اسے اپنے ساتھ بیٹھایا۔۔۔۔اس کی آنکھوں میں ایمن نے اپنے لیے بے تحاشا عزت دیکھی۔۔۔جس پر وہ نظر جھکا گئی۔۔۔

اس رات کے رویے پر تم نے مجھ سے کچھ پوچھا کیوں نہیں؟ احمر نے اس اب اس کے دونوں ہاتھ اپنی مضبوط ہاتھ کی گرفت میں لے کر بڑے پیار ومان سے پوچھا۔۔۔

بس ہمت نہیں ہوئی! ایمن نے بھی لگی لپٹی کہے بغیر کہا۔۔۔وہ یہ نہیں کہنا چاہتی تھی، کہ وہ ڈر گئی تھی کہیں وہ کوئی قدم اٹھا کر اسے اپنی زندگی سے بے دخل ہی نہ کر دے۔۔۔

تم جاننا چاہو گی میں نے ایسا کیوں کیا تھا؟ احمر نے اس سے سچائی بتاتے کا سوچتے اس سے سوال کیا۔۔۔

جی! ایمن نے فٹ سے کہا۔۔۔

تم نے مجھ سے شادی سے انکار کیوں کیا تھا؟ احمر نے اپنی شہادت کی انگلی اس کی تھوڑی پر رکھ کر اس کے چہرے کو اوپر کیا۔۔۔۔اور ڈائریکٹ اس کی آنکھوں میں دیکھ کر پوچھا۔۔۔۔

آپ سے کس نے؟؟ایمن نے حیران ہوتے اپنے الفاظ ادھورے چھوڑے اس کی طرف دیکھا۔۔۔یہ بات تو بس دو لوگ جانتے تھے تو آخر احمر تک یہ بات کیسے پوچھی وہ بس یہ سوچ سکی۔۔۔۔

انوشے نے!احمر نے دوک ٹوک انوشے کا نام لیا۔۔۔ساتھ ایمن کے چہرے کو اپنے ہاتھوں کے پیالے بھرا۔۔۔اس کی پکڑ میں اب بھی محبت و عزت پنپ رہی تھی۔۔۔۔

انوشے آپی نے؟ایمن نے انوشے کا نام سنا تو اس کی آنکھوں سے نمکین پانی بہنے لگا۔۔۔۔وہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی۔۔۔انوشے اس کے ساتھ اتنا بڑا گیم کھیل سکتی تھی۔۔۔

URDUNovelians

ہاں انوشے نے!احمر نے تصدیق کی۔۔۔۔

کہو نہ ایمن آخر کیا وجہ تھی کیا مین تمہارے قابل نہیں تھا یا تمہیں کوئی اور۔۔۔۔۔۔۔احمر نے اپنے الفاظ ادھورے چھوڑے۔۔،،

نہیں احمر آپ ایسا سوچ بھی کیسے سکتے ہیں!!ایمن نے فٹ سے اس کے منہ پر ہاتھ رکھ کر اسے خاموش ہونے کا عندیہ دیے کر ساتھ شکوہ کناں نظروں سے اسے دیکھا۔۔

اس کی آنکھیں جھیل سی آنکھیں لبالب آنسوؤں سے بھری ہوئی تھی۔۔ آنسو اب ایک موتی کی لڑی کی طرح بالوں پر بہہ رہے تھے۔۔۔

تو پھر کیا وجہ تھی جانِ احمر!اس نے اس کے بہتے اشکوں کو اپنی انگلیوں کی پوروں پر چن کر انتہائی محبت بھرے لہجے میں سوال کیا۔۔۔

انوشے آپی کی وجہ سے!ایمن نے رندھی ہوئی آواز میں اس پر بم بلاسٹ کیا۔۔۔

کیا مطلب ایمن ؟احمر نے چہرے پر حیرت ظاہر کرتے اس سے مکمل بات جاننا چاہی۔۔۔

انہوں نے کہا تھا میں آپ دونوں کے درمیان سے ہٹ جاؤں کیونکہ وہ آپ کو پسند کرتی ہیں اور آپ بھی انہیں پسند کرتے ہیں، ایمن نے اپنی رندھی ہوئی آواز میں اٹک اٹک اپنی بات مکمل کی۔۔۔

کیا بکواس ہے یہ ؟احمر کو اس بات پر شدید غصہ آیا وہ فوراً بیڈ سے اٹھ کھڑا ہوا، ایمن نے بھی اس کے عمل کی پیروی کرتے، اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔

میں سچ کہہ رہی ہوں !اس نے اس کی طرف دیکھ کر معصومانہ انداز میں کہا۔۔۔

پر وہ اس طرح کی بکواس کر بھی کیسے سکتی ہے اور تم نے اس کی بات سچ مان لی"؟احمر کو اب " ایمن کی بے وقوفی پر غصہ آنے لگا۔۔۔

پہلے مجھے لگا وہ سچ کہہ رہی ہیں اسی لیے میں نے مما سے کہا تھا وہ سب "ایمن نے اپنی صفائی پیش" کی۔۔۔

پر پھر میں اشعر سے پوچھا کیا احمر کسی اور کو پسند کرتے ہیں جس پر اشعر نے مجھے ڈانٹا اور کہا اگر احمر بھائی اگر کسی اور کو پسند کرتے تو تم سے شادی سے وہ انکار کر دے۔۔۔ ایمن نان سٹاپ اسے تمام تر باتیں بتانے لگی۔۔۔

تم پاگل ہو ایمن! میں نے انوشے کو کبھی ایسی ویسی نظر دیکھا بھی نہیں پر مجھے افسوس کو رہا ہے اس نے ہماری زندگی خراب کرنے کی کوشش کی۔۔۔ احمر کو حیرت کے ساتھ بیک وقت افسوس نے بھی آن گھیرا۔۔۔

اب ان دونوں کے درمیان کی تمام تر غلط فہمیاں مٹ رہی تھیں۔۔ ان کے بیچ حائل دیوار زمین بوس ہو چکی تھی احمر نے تمام تر باتوں کو بالائے طاق رکھ کر اسے اپنی کاندھے سے لگالیا۔ جس پر ایمن نے اپنے سر کو اس کے کاندھے پر ٹکالیا۔۔۔

################################

تمھیں کوئی ضرورت نہیں میرے بیٹے سے اس طرح کی فضول باتیں کرنے کی، وہ تو بچہ ہے پر" تم تو بچے نہیں ہو" قدرے غصے بھرے لہجے میں کبڈ سے اپنے بیٹے کے پہننے کے لیے کپڑے نکالتی اس سے کہنے لگی، وہ جو اپنے لیپ ٹاپ پر آفس کا کام کرنے میں مصروف تھا، ایک دم چونکا۔۔۔

اپنے پیچھے قدموں کی آہٹ سن کر وہ کبڈ کے پٹ بند کرتی پلٹی، اور اس کے سینے سے جا ٹکرائی، وہ اس وقت بغیر شرٹ کے تھا، جس پر وہ جلدی سے رخ موڑ کر پیچھے ہونے لگی پر پیچھے الماری تھی جس پر وہ اس سے جا ٹکرائی۔۔۔

تمہارا بیٹا تمہارا بیٹا کی رٹ ہر وقت مت لگایا کرو، وہ میرا بھی خون ہے جتنا وہ تمہیں پیارا ہے اتنا وہ مجھے بھی پیارا ہے۔۔۔ اس نے اس کا ایک ہاتھ تھام کر اسے الماری کے بلکل ساتھ لگایا اس کے ہاتھ کو ہلکا سا دبایا خود اس کی طرف ہلکا سا جھکا، اس کی آنکھوں میں دیکھ کر غرا کر کہا۔۔۔

اس کے اتنے قریب ہونے پر اس کی سانس حلق میں اٹکی، اس کا یہ غصہ اسے کسی برے وقت کے آنے کی رواداد سنانے لگا۔۔

دور ہو کر بات کرو" اپنا ہاتھ اس سے چھڑواتے اسے خود سے دور دھکیلا۔۔۔ پر وہ چٹان بن کر" اس کی راہ میں حائل رہا۔۔۔

پچھلے گیارہ ماہ سے دور رہ کر ہی بات کر رہا ہوں مگر مجھے لگتا ہے تمہیں دور رہ کر کی ہوئی باتیں سمجھ نہیں آتی مگر اب لگتا ہے تمہیں قریب سے سمجھانا پڑے گا۔۔۔ لہجے میں رعب و دبدبے کے ساتھ دھونس بھی شامل تھا اس کی جانب تھوڑا جھک کر کہا۔۔۔ اس کی باتوں سے اس کے غصے کا اندازہ لگایا جا سکتا تھا، شعلہ بار نگاہوں سے تکتے اس نے اپنی بات مکمل کی۔۔۔

URDUNovelians

میں کہہ رہی ہو پیچھے رہو! وہ ایک دم اسکی باتوں کا مطلب سمجھ کر ڈری۔۔۔ پر اسی وقت ہمت کر کے چلا کر کہہ کر اس سے دور ہونے کی کوشش کرنے لگی۔۔۔۔

اگر نہ ہٹا تو کیا کرو گی؟ اب کی بار اس نے معنی خیزی سے اسے اوپر سے نیچے تک دیکھا۔۔ لہجہ محسوسات کی آنچ لئے ہوئے تھا۔۔۔

جب کہ اس کی سانس ایک دم سینے میں اٹکنے لگی۔۔

تم میرے ساتھ کسی بھی کسی کی زبردستی نہیں کر سکتے۔۔ اس مرتبہ اس نے نڈر ہو کر اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہا۔۔۔

میں تمہارے ساتھ جو کچھ کر سکتا ہوں نہ وہ تم سوچ بھی نہیں سکتی میرے غصے کو ہوا مت دو" ۔۔"اس کے اس طرح نڈر ہو کر کہنے پر اس نے اپنے ہاتھ کہ شہادت کی انگلی اس کی تھوڑی پر رکھ کر اس کی تھوڑی کو اونچا کیا۔۔۔ جس پر وہ کرنٹ کھا کر تھوڑا اور پیچھے کھسکی۔۔۔ دونوں میں دو انچ کا فاصلہ تھا۔۔ اس کا دل اسے کچھ اور کرنے کو اکسا رہا تھا۔۔

ماماماتدھر ہیں آپ ؟ اپنی توتلی آواز میں وہ اپنی ماما کو آواز دیتا اپنے چھوٹے چھوٹے قدم رکھتا۔۔ایک دم دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا جب سے اس نے چلنا۔شروع کیا تھا وہ پورے گھر میں منڈلاتا رہتا تھا اسی کے پیشِ نظر وہ نیچے شفٹ ہو گئے تھے۔۔۔

وہ جو اس پر جھک رہا تھا،،،اس کے آنے پر ایک دم وہ اس سے دور ہٹا، اور اس کی طرف متوجہ ہوا۔۔جب کہ وہ اپنی بے ترتیب سانسوں کو سنبھالنے لگی۔۔

یار کیا ہر وقت ماما کی رٹ لگائے رکھتے ہو,بابا سے کوئی پیار نہیں کرتا۔۔وہ جلدی سے اس کے پاس پہنچا اور اس کو گود میں اٹھا کر اپنے پاس بیڈ پر بیٹھا لیا، ساتھ اس سے شکوہ کرنے لگا۔۔جس پر وہ اسے لاڈ کرنے کے بجائے منہ کے زاویے بگاڑنے لگا۔۔

اچھا تو میرے شہزادے کو بھوک لگی ہے،اسی لیے بابا کو کوئی لفٹ نہیں ہاں "وہ جانتا تھا جب اسے بھوک لگتی تھی اسے کوئی بات پسند نہیں آتی تھی وہ اسی لیے اپنی ماما کو ڈھونڈتا روم میں بھاگا آیا تھا، کیونکہ رات کے آٹھ بج رہے تھے۔۔۔

"آپ یہاں بیٹھو میں ابھی آپ کا فیڈر لے کر آتی ہوں "اپنے بیٹے کو اس کی گود میں بیٹھے دیکھ وہ وہاں سے فیڈر بنانے کی غرض سے چلی گئی۔۔۔جب کہ وہ اس کے اس رویے کے متعلق سوچ کر ڈرنے لگی، وہ ایسا تو نہیں تھا، پچھلے گیارہ ماہ میں اس نے ایسی کوئی حرکت نہیں کی تھی۔ جو وہ پچھلے دو ہفتوں سے کر رہا تھا اس کا دل اسے انجانے خوف سے ڈرانے لگا تھا۔۔۔

##################################

اسلام علیکم !وہ پھوپھو کہ ساتھ ڈرائینگ روم میں بیٹھی، باتوں میں مصروف تھی جب اسے اپنی پشت پر جانی پہچانی آواز سنائی دی۔۔۔

وعلیکم السلام !رافیہ تم,ایمن نے مڑ کر دیکھا تو رافیہ اس کے پاس آکر اس کے گلے لگ گئی۔۔رافیہ ایمن سے الگ ہو کر اب راحیلہ بیگم کی طرف گئی جو اس کے سائیڈ پر پڑے صوفے پر براجمان تھیں۔۔۔۔

کیسی ہو بیٹا!راحیلہ بیگم نے بھی اسے محبت سے گلے لگا کر پوچھا۔۔۔جس پر وہ قدرے تعجب سے ایمن کی طرف دیکھنے لگی۔۔۔۔

میں ٹھیک ہوں آنٹی آپ کیسی ہیں؟ان کے محبت بھرے لہجے میں پوچھنے پر رسماً ان کا بھی احوال پوچھا۔۔۔

میں ٹھیک ہوں،راحیلہ بیگم نے مسکرا کر جواب دیا۔۔۔

وہ میں ایمن سے ملنے آئی تھی،یہ شادی کے بعد سے یونی نہیں آئی تو سوچا جا کر مل لوں....رافیہ اپنے آنے کے وجہ بتانے لگی۔۔۔

سو مرتبہ آؤ بیٹا اپنا ہی گھر ہے.،اب تم دونوں بیٹھ کر باتیں کرو میں چائے بجھواتی ہوں۔۔۔۔پیار سے اس کے چہرے پر ہاتھ پھیرے وہ کچن کی طرف ملازمہ کو چائے کا کہنے چلی گئیں۔۔۔۔

یار تمہاری پھوپھو کتنی سویٹ ہیں ایمن !رافیہ نے راحیلہ بیگم کی کھلے دل سے تعریف کی۔۔۔

ہاں وہ تو ہےء ایمن نے لہجے میں محبت سموئے کہا۔۔۔

احمر بھائی کہاں ہیں؟اشعر نے بتایا تھاوہ آئے ہوئے ہیں...؟رافیہ نے ارد گرد نظر دوڑاتے ایمن سے پوچھا۔۔۔

وہ اپنے کچھ فرینڈز سے ملنے گئے ہیںء تم جو پوچھنا چاہتی ہو وہ پوچھو نہ "ایمن نے شرارت" بھرے لہجے میں رافیہ کو چھیڑا۔۔۔۔

کیا مطلب میں کیا پوچھنا چاہتی ہو؟رافیہ نے جان کر انجان بنتے الٹا اس سے سوال کیا۔۔۔

ہاہاہازیادہ بنو مت رافیہ بی بی جانتی ہوں تمہیں اچھے سے تم میری آڑ میں کس سے ملنے آئی ہو۔۔۔۔ایمن نے بھرپور قہقہ لگاتے آخر میں منہ کے زاویے بگاڑے اسے کہا۔۔

ایسی بات نہیں یار "رافیہ نے ہلکی سی چت ایمن کو رسید کرتے اپنی نظریں پھیرے کہا۔۔"

اچھا چلو میرے روم میں چلتے ہیں "ایمن اسے اپنے ساتھ اپنے روم میں لے آئی۔۔۔جہاں" اب دونوں مکمل باتوں میں مگن اپنے تمام اچھے دنوں کو یاد کرتے ہنس رہی تھیں۔۔۔۔

میں دیکھ کر آتی یہ ابھی تک چائے کیوں نہیں آئی۔۔ایمن نے کافی دیر جب ماسی کو چائے لاتے نہ دیکھا تو اس کو کہہ کر کچن کی طرف چلی گئی۔۔۔۔۔

کہاں ہو؟ رافیہ کے موبائل پر میسج ٹون بجی تو اس نے دیکھا، سامنے اشعر کا نام جگمگا رہا تھا، وہ آنے سے پہلے اشعر کو اپنی آمد کی خبر دے کر آئی تھی جس کی وجہ سے اشعر دوستوں سے جلدی فارغ ہو کر گھر آگیا تھا۔۔

ایمن کے روم میں ہوں" اس نے جلدی ٹائپ کر کے اسے میسج بیجھا۔۔۔"

ہیلو بے بی! اپنے پیچھے اشعر کی آواز سن کر اس نے اپنا رخ دروازے کی طرف کیا جہاں اشعر اسے مسکرا کر دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

تم اتنی جلدی آ گئے؟ رافیہ نے جلدی سے سوال کیا۔۔۔

ہاں میں نے کہا کہیں میری بے بی بور ہی نہ ہو جائے" اشعر نے شوخ لہجے میں اس کے قریب" بیڈ پر بیٹھ کر کہا۔۔۔۔

اچھا جی تو یہ بات ہے" اس کے خوشگوار موڈ کو دیکھ کر رافیہ بھی چہکنے لگی۔۔۔ کیونکہ اشعر کا" موڈ کبھی کبھی اتنا خوشگوار ہوتا تھا۔۔۔۔

ہاں جی آپ کو اس گھر میں دیکھ کر اچھا لگا" اشعر نے جھک کر اس کے قریب ہو کر اس کے کان" میں سرگوشی کی۔۔۔۔ جس پر وہ ہنس دی۔۔۔

کتنا اچھا لگا؟ رافیہ اس کی شرٹ پکڑ کر اس کے مزید قریب ہوئی اب ان دونوں کے بیچ ایک انچ کا فاصلہ رہ گیا تھا۔۔۔۔۔۔

رافیہ یہ بھائی کا روم ہے کوئی آجائے گا" رافیہ کو اپنے اتنے قریب دیکھ کر اس نے پیچھے کرتے" کہا۔۔۔۔

کوئی نہیں آتا تم کیوں ڈر رہے ہو؟ رافیہ نے بے باک انداز اپناتے اس کے چہرے کو تھام کر کہا۔۔۔۔

کیا چاہتی ہو؟ اشعر نے بھی اس کے بے باک انداز کو دیکھے سوال کیا۔۔۔

بس تھوڑا سا وقت "رافیہ کا لہجہ خمار آلود تھا وہ جگہ کی پرواہ کئے بغیر اس کے ساتھ کچھ پرائیویٹ" وقت گزارنا چاہتی تھی۔۔۔۔

اشعر نے اسے کمر سے تھام کر اپنے قریب کیا ساتھ اس کے چہرے پر جھکا۔۔۔اس کے لبوں پر فوکس کئے وہ ان پر جھکنے ہی والا تھا کہ ایک دم روم کا گیٹ کھول ایمن کر اندر آئی۔۔۔۔ جس پر اشعر جلدی سے اس سے دور ہوا۔۔۔۔

ان دونوں کو اتنے قریب دیکھ کر ایمن کو شرمندگی نے آن گھیرا۔۔۔وہ چائے کے ساتھ دیکھتے لوازمات ٹرے میں سجائے دروازے کے پاس ہی کھڑی ہونق بنی ان دونوں دیکھ کر نظریں پھیر گئی۔۔۔۔۔

جب کہ اشعر جلدی سے ایمن کی سائیڈ سے ہوتے کمرے سے نکل گیا۔۔۔۔جب کہ رافیہ چہرے پر شرمندگی لائے وہی کھڑی تھی

####################################

یہاں آ کر بیٹھو! ایمن نے اپنے ہاتھ میں لوازمات اور چائے سے سجی ٹرے صوفے کے درمیان ٹیبل پر رکھ کر رافیہ کو مخاطب کیا۔۔۔

ہمم! وہ اسی جگہ کھڑی تھی جہاں کچھ دیر پہلے وہ اور اشعر تھے اس کے چہرے پر شرمندگی کے تاثرات واضح تھے۔۔۔ وہ آرام سے اس کے برابر صوفے پر آ کر ٹک گئی۔۔۔

یہ لو چائے پیو! ماسی سے جب تک خود سر پر سوار ہو کر چائے نہ بنوانی پڑے وہ اچھی نہیں بناتی" ایمن چائے کا کپ اس کی طرف بڑھاتے اسے اپنے لیٹ آنے کی وجہ بتانے لگی۔۔۔

پیو نہ! اسے کافی دیر چائے کا کپ ہاتھ میں تھامے ٹوکا۔۔

تمہیں ایک بات کہوں، برا مت منانا تمہیں اپنی بہن سمجھ کر کہہ رہی ہوں۔۔۔مرد کو ہمیشہ مرد ہی سمجھنا رافیہ، وہ مرد آپ کا وفادار ہوتا ہے جو آپ کا محرم ہو، نامحرم مرد پر بھروسہ کر کے عورت رسواء ہی ہوتی ہے۔۔۔ایمن نے چائے کا کپ تھام کر اسے نرمی سے سمجھانا چاہا۔۔۔

پر وہ مجھ سے شادی کرے گا ایمن "اس کی بات سن کر وہ فوراً بولی۔۔۔"

شادی کرے گا ضرور رافیہ مگر ابھی کی تو نہیں ہے نہ؟ ایمن نے اس کی نظروں سے نظریں ملائے کہا۔۔۔

وہ اچھا لڑکا ہے مجھے وہ نہیں چھوڑے گا! رافیہ نے قدرے اترا کر کہا۔۔۔

ہاں وہ اچھا لڑکا ہے یہ مجھ سے بہتر کون جانتا ہو گا رافیہ پر تمہارا ابھی کچھ نہیں لگتا، اگر وہ تمہارا منگیتر بھی ہوتا تب بھی وہ تمہارا محرم نہیں ہوتا۔۔۔۔اس سب میں قصور عورت کا ہوتا

ہے، مرد تو ہمیشہ سے ہر چیز سے آزاد ہو جاتا ہے اور عورت پس کر رہ جاتی ہے۔۔۔ہم جتنے بھی آزاد خیال ہو جائیں پر ہمارے معاشرے میں کردار بس عورت کا ہوتا ہے مرد کا نہیں۔۔۔ایمن نے تحمل سے اس کے ہاتھ پر ہاتھ کر اسے سمجھانا چاہا۔۔۔۔۔

ہاں تم ٹھیک کہہ رہی ہو میں آئیندہ خیال رکھوں گی" رافیہ اس کے بات سمجھتے ہوئے اس کے" ہاتھ کو دبا کر کہا۔۔۔۔۔پھر بیٹھ کر ان دونوں نے خوب باتیں کی رافیہ آدھا دن گزار کر چلی گئی تھی، ایمن نے اس کے جانے کے بعد ملازمہ کو ساتھ لگا کر کام سمیٹے ساتھ اس کو نئی سوچوں نے گھیر رکھا تھا۔۔ان کی شادی جلدی کروا دینی چاہیئے اس سے پہلے کے دیر ہو جائے مجھے آج ہی پھوپھو سے بات کرنی ہو گی۔۔۔ایمن سوچ چکی تھی وہ جلد ہی پھوپھو سے بات کر کے ان کی شادی کروا دینا چاہتی تھی۔۔۔کام نمٹا کر اب وہ اپنے روم میں جانے لگی۔۔۔جب راستے میں اس کا سامنہ اشعر سے ہوا جو اُس وقت سے گھر سے نکلا ہوا اب گھر لوٹ رہا تھا۔۔۔جب ایمن سے نظر ملی تو وہ قدرے شرمندہ سا اپنے روم کی طرف چلا گیا۔۔۔

################################

کہاں غائب تھی بیگم ؟ایمن جیسے ہی اپنے روم میں داخل ہوئی تو سامنے صوفے پر بیٹھے احمر پر نظر پڑی جو چائے کا کپ ہاتھ میں تھامے بیٹھا تھا۔۔۔۔

کیوں آپ مجھے مس کر رہے تھے ؟ایمن نے بھی اس کے ساتھ والے صوفے پر بیٹھ کر چہک کر کہا۔۔۔

تمہیں میں کب مس کب نہیں کرتا جانِ احمر اس کے کان میں سرگوشی کرتے، محبت سے چُور میں لہجہ میں کہا۔۔۔

آپ بھی نہ !ایمن شرما کر تھوڑا پیچھے کو ہوئی۔۔۔

تمہارے بغیر یہ بیس دن کس طرح کاٹے ہیں یہ بس میں ہی جانتا ہوں۔۔۔چائے کا کپ ٹیبل پر رکھ کے، وہ اٹھا ساتھ ایمن کو اپنے ساتھ اٹھایا اس کے ہاتھوں کو تھام کر رس گھولتے لہجے میں کہا۔۔۔اس کی سچائی اسکے لہجے سے عیاں تھی۔۔۔

میں اپنے پچھلے عمل پر شرمندہ ہوں ایمن, مجھے تمہاری مے ساتھ کسی بھی قسم کی زبردستی نہیں کرنی چاہیے تھی۔۔۔۔احمر ہولے ہولے کہہ رہا تھا، ایمن نظریں جھکائے اس کی تمام تر باتیں غور سے سن رہی تھی۔۔۔۔

میاں، بیوی ایک دوسرے کا لباس ہوتے ہیں، اس طرح جبر سے بیوی کے جسم کو پانا اس کا لباس چاک کرنے کے مترادف ہوتا ہے پتہ نہیں میں کیسے جذبات کی رو میں بہہ گیا۔ تھا۔۔۔۔ایم سو سوری۔۔۔احمر اسے کاندھوں سے پکڑے شرمندہ سا اپنے پچھلے رویے کے معافی مانگ رہا تھا۔۔۔ایمن کو لگا اس کے تمام تر زخم پر شبنم کی پھوار برس رہی ہو۔۔۔۔

تم نے مجھے معاف کر دیا ایمن؟ احمر نے اس سے تصدیق چاہی۔۔۔جس ایمن نے بس اپنی گردن کو خم دیا۔۔۔

"I love u so much Jan e Ahmer"

احمر نے اس کی آنکھوں کو چوم کر اس سے اظہارِ محبت کیا۔۔۔۔

ایمن کو لگا کوئی اس کے کانوں میں رس گھولنے لگا ہو۔۔۔اس کے چاشنی میں ڈوبے الفاظ ایمن کے دل کی بنجر زمین پھنوار برسانے لگے۔۔۔۔

اب وہ دھیرے دھیرے اس کے پورے چہرے پر اپنے پیار کی مہریں ثبت کرنے لگا۔۔۔ جس پر ایمن ایک لمحے کو ڈر کر پیچھے ہوئی۔۔۔۔ جس پر احمر نے اسے مزید اپنے قریب کیا اب دونوں کے بیچ کوئی فاصلہ نہیں تھا۔۔۔۔

کیا مجھے اجازت ہے ؟وہ بڑے پیار و عزت کے ساتھ اس کے چہرے کو تھوڑی سے اونچا کئے پوچھ رہا تھا۔۔۔ جس پر وہ خجل سا ہو کر اس کے سینے میں اپنا منہ چھپا گئی۔۔۔۔۔۔

احمر نے اس کے اس طرح کی اقرار پر اسے اپنی باہوں میں اٹھایا۔۔اور بیڈ کی طرف لے جانے لگا۔۔۔ایمن نے اپنی آنکھیں موندر کھی تھیں۔۔اسے لگا وہ کوئی خواب دیکھ رہی ہے جب آنکھیں کھولے گی تو خواب ٹوٹ جائے گا بکھر جائے گا۔۔۔

احمر نے دھیرے سے اسے بیڈ پر لٹایا۔۔اس کے اوپر جھک کر سائیڈ لیمپ آف کر دیا۔۔۔ان دونوں کے ملن پر آج ہر چیز خوش تھی۔۔۔ایمن پر دھیرے دھیرے محبت کی برسات ہو رہی تھی وہ رات دو محبتوں کرنے والوں کے لیے ایک یادگار و حسین رات بن چکی تھی۔۔۔۔

################################

آج اسے یونی جانا تھا جس کی وجہ سے وہ جلدی سے شاور لے کر بلیک ٹراؤزر پر بلیک ہی پرنٹڈ شرٹ اور گلے میں ڈوپٹہ لئے تیار ہو کر نکلی جب کہ ایک نظر بیڈ پر سوئے احمر پر ڈالی۔ تو چہرے پر مسکان نے احاطہ کیا۔۔وہ خواب وخر گوش کے مزے لے رہا تھا۔۔۔

نیچے آئی تو اشعر ،راحیلہ بیگم اور اسد علی خان ناشتہ کرنے میں مصروف تھے ایمن کو یہ دیکھ کر تھوڑی جھجک ہوئی وہ سب کو سلام کرتی وہی چیئر پر آ کر بیٹھ گئی۔۔۔۔

بیٹا احمر نہیں اٹھا؟راحیلہ بیگم نے اسے اکیلے دیکھ کر پوچھا۔۔۔

نہیں وہ سو رہے ہیں "ایمن نے شرم سے نظریں چراتے بتایا۔۔۔۔"

اچھا تم پھر ناشتہ کر کے اشعر کے ساتھ یونی نکل جانا میں احمر اٹھے گا تو اسے بتا دوں گی "راحیلہ " بیگم نے اسے کہتے اشعر کی طرف منہ موڑ کر کہا۔۔۔ جس پر اشعر تھوڑا سا خجل ہوا وہ اپنی کل کی سچویشن ایمن کے سامنے کلیئر کرنا چاہتا تھا۔۔۔۔۔۔۔

چلو ایمن !ناشتے کے ٹیبل سے اٹھتے ہاتھ میں کہ چین کو تھانے اس نے ایمن کو مخاطب کر کے کہا ۔۔۔۔

ایمن اس کی پیروی کرتی اس کے ساتھ چلنے گی۔۔۔یونیورسٹی ان کے گھر سے آدھا گھنٹہ کی ڈرائیو پر تھی جس میں پندرہ منٹ ان کے درمیان کوئی بات نہ ہوئی۔۔۔

تم ممی سے کہو جلدی رافیہ کے گھر رشتہ لے کر جائیں "اشعر ہی پہلے خاموشی کو توڑتے اسے " مخاطب کر کے کہا۔۔۔۔

ہاں مجھے بھی یہی لگتا اب جلدی ہونا چاہیے سب "ایمن کی نظر سامنے ونڈ کی طرف تھی جب کہ " لہجہ تنزیہ تھا جسے اشعر نے فوراً محسوس کیا۔۔۔

تم غلط سمجھ رہی ہو کل کچھ ۔۔۔اس نے اپنی بات کلیئر کرنے کے الفاظ ادا کی کئے تھے کہ ایمن نے ہاتھ کے اشارے سے اسے روک دیا جس پر وہ خاموش ہو کر ڈرائیو کرنے لگا۔۔۔۔

پھر دونوں نے یونیورسٹی پہنچنے تک ان کے درمیان کوئی بات نہیں ہوئی تھی۔۔۔۔یونی میں بھی ان دونوں کی پھر ملاقات نہیں ہوئی اور آج تو رافیہ یونی نہیں آئی تھی جس کی وجہ سے ایمن بور ہوتی رہی۔۔۔۔

##############################

ایمن نے ارد گرد نظر ڈورا کر اشعر کو ڈھونڈنا چاہا پر اسے وہ کہیں نہیں نظر آیا۔۔۔جس پر وہ پاکنگ کی طرف چل دی۔۔۔۔یونیورسٹی کی پارکنگ میں قدم رکھا ہی تھا ایک دم حیران ہوئی۔۔۔سامنے ہی اپنی گاڑی کے گیٹ کے پاس سفید شرٹ، بلکی ڈریس پینٹ، انکھوں پر بلھیک ربن کے گلاسس لگائے، اور ہاتھ میں رولکس کی گھڑی پہنے، موبائل میں مگن سا احمر دکھائی دیا۔۔۔۔جس پر ایمن کو خوشگوار حیرت کا جھٹکا لگا۔۔۔اس کے چہرے پر خود ہی مسکان نے احاطہ کر لیا۔۔۔۔ایمن نے جلدی سے قدم بڑھائے اور دو منٹ کا فاصلہ، ایک منٹ میں طے کرتے اس کے سر پر جا کھڑی ہوئی۔۔۔۔

آپ یہاں ؟ایمن نے اس کے پاس جا کر اسے دیکھے پوچھا۔۔

جہاں میری بیگم وہاں میں ... احمر اپنے موبائل میں مصروف تھا جب ایمن کی آواز پر نظر اٹھا کر اسے دیکھا تو اس سے محبت بھرے لہجے میں مخاطب کیا۔۔۔

اچھا جی صبح جناب کو ہوش نہیں تھا بیگم کو یونی ہی لے جاؤں۔۔۔ایمن نے نروٹھے پن سے کہا۔۔۔

۔

ہاہاہا تو بیگم صاحبہ نے اتنا نہیں کیا کہ بچارے شوہر کو اٹھا دوں"۔۔۔۔۔۔احمر نے بھی قہقہ لگاتے "اسی کے لہجے میں کہا۔۔۔

بس کر دیں آپ اور بچارے۔۔"۔ایمن نے اس کا اپنے آپ کو بچارا کہنے پر مصنوعی غصے سے " کہا۔۔۔

اچھا یار اب یہی کھڑے باتیں کرنی ہیں یا چلیں بھی؟ احمر نے دھوپ کے پیش نظر اسے کہا۔۔۔

ہاں چلیں پر اشعر، میں اسے انفارم تو کر دوں؟ ایمن جیسے ہی گاڑی میں بیٹھنے لگی اسے اشعر کا خیال آیا اور موبائل نکال کر اسے اپنے جانے کا بتانے لگی۔۔۔

اسے میں نے بتا دیا تھا کہ میں تمہیں خود پک کر لوں گا"۔۔۔ احمر نے اسے بتایا کہ وہ اشعر کو" پہلے ہی بتا چکا ہے۔۔۔

جس پر ایمن جلدی سے گاڑی کی فرنٹ سیٹ پر بیٹھ گئی۔۔۔ کیونکہ احمر کافی دیر سے اس کے لیے فرنٹ گیٹ اوپن کئے کھڑا تھا۔۔۔۔۔۔

یہ آپ نے یہاں گاڑی کیوں روک دی؟ احمر کو شہر کے ایک جانے مانے ریسٹورنٹ کے سامنے گاڑی روکتے دیکھا تو پوچھے بنا نہ رہ سکی۔۔۔

جانِ احمر! یہاں آپ اور میں اج کا لنچ کریں گے۔۔۔احمر کے لہجے میں چاشنی بھرے کہا۔۔

پر کیوں پھوپھو کھانے پر ویٹ کر رہی ہوں گی احمر۔۔"ایمن نے ہاتھ میں پہنی گھڑی میں" وقت دیکھا۔۔۔

ارے میری جان تمہاری پھوپھو کو میں بتا کر آیا ہوں اور ویسے بھی تم میری بیوی ہو یار کوئی" گرل فرینڈ نہیں"ایمن کے اس قدر پریشان لہجے کو دیکھ کر احمر نے سر پر ہاتھ رکھ کر اسے سمجھایا۔۔۔

اچھا اچھا اب آپ فوجی ہم عام لوگوں کو تو بہت ہی بے وقوف سمجھتے ہیں۔۔۔۔ایمن نے قدرے خفا ہو کر کہا۔۔۔

افف !میری یہ مجال جو اپنی اتنی سمجھدار بیوی کو بے وقوف سمجھوں، احمر نے اپنے کانوں کو ہاتھ لگا کر اسے کہا۔۔۔۔

ہاہاہا..بس کریں احمر" ایمن نے قہقہ لگاتے کہا اور دونوں گاڑی سے نکل کر ریسٹورنٹ کی طرف" چل دیئے۔۔۔

ان دونوں نے لنچ کیا پھر احمر اسے لے کر سی ویو گیا جہاں ان دونوں نے ایک خوبصورت وقت گزارہ اور رات کو گھر لوٹے۔۔۔۔

ایمن اپنی اور احمر کی خوشگوار زندگی کو دیکھ دل ہی دل میں نظر اتارنے لگی۔۔۔۔ مگر وہ نہیں جانتی تھی ابھی ان کی زندگی کس مشکلات سے دوہونے والی ہے۔۔۔۔

©©©©©©©©©©©©©©©©©©©©©©©©©©©©©©©©

پھو پھو!ایمن نے راحیلہ بیگم اکیلے ٹی وی لاؤنج میں بیٹھے دیکھا تو وہی ساتھ صوفے پر ٹک کر موقع کے مناسبت سے اسے اب بات کرنا ٹھیک لگا۔۔۔

جی کہو ایمن ؟راحیلہ بیگم نے ایل سی ڈی کا ریموٹ سائیڈ صوفے پر رکھا اور ساتھ بیٹھی ایمن کو کہا

مجھے لگتا ہے ہمیں جلدی سے رافیہ کے رشتے کے لیے جانا چاہیے۔۔۔ایمن نے بلا جھجک ان سے بات کی۔۔۔

کیوں کیا ہوا خیریت ہے ؟ایمن کے کہنے کی دیر تھی راحیلہ بیگم ایک دم پریشان ہو کر کہا۔۔۔

جی پھو پھو سب خیر ہے بس ویسے ہی کہہ رہی ہوں گھر میں ایک اور لڑکی آجائے گی تو گھر میں رونق بنی رہے گی۔۔۔

اوا چھا۔! ہاں مجھے بھی یہی لگتا ہے ویسے بھی بہت آوارہ ہو رہا ہے جلدی سے اس کی شادی کروں ویسے بھی لاسٹ سمسٹر ہے اس کا۔۔۔۔ راحیلہ بیگم نے فکر مندانہ لہجے میں کہا۔۔۔ کیونکہ وہ اشعر کی ہر وقت کی آوارگی سے فکر مند تھیں وہ ہر وقت اپنے دوستوں کے ساتھ گھومتا پھرتا تھا اشعر فطر تاً لاپرواہ سا تھا جسے ہر چیز اس کے کہنے پر طرح ملی تھی۔۔ اس لیے وہ لااُبالی قسم کا تھا۔۔۔۔۔

۔ٹھیک کہہ رہی ہیں آپ پھوپھو ذمہ داری سر پر پڑے گی تو خود ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔ ایمن نے ان کی بات کو سمجھتے ہوئے انہیں مشورہ بھی ساتھ دیا۔۔۔

ہاں کل ہی چلتے ہیں اسد بھی آجائیں نہ شام میں تو ان سے بھی بات کرتی ہوں۔۔" راحیلہ بیگم " نے ایمن کو کل چلنے کا کیا جس پر وہ اچھا پھوپھو کہتی اپنے کمرے میں چلی گئی۔ جہاں احمر اس کا منتظر تھا۔۔۔

©©©©©©©©©©©©©©©©©©©©©©©©©©©©©©

کیا کر رہے ہیں احمر چھوڑیں کوئی آ جائے گا۔۔"ایمن ڈریسنگ پر بیٹھی لپ اسٹک لگا رہی تھی " جب احمر نے پیچھے سے آ کر اسے باہوں کے گھیرے میں لیا۔ اور اسے اٹھایا۔۔ اور اسکا عکس سامنے موجود شیشے میں دیکھنے لگا۔۔۔

بہت حسین لگ رہی ہو جانِ احمر "اس نے محبت سے چور لہجے میں اس کے کان میں سرگوشی" کرتے کہا۔۔۔

ایمن نے بی بی پنک کلر کی فراک زیب تن کئے ہوئی ہلکی پھلکی جیولری ساتھ لائٹ میک کئے وہ حسین لگ رہی تھی۔۔۔جب کی احمر بھی بہت ہیڈ سم لگ رہا تھا اس نے سفید کرتا زیب تن کیئے، ہلکی بیئرڈ کے ساتھ وہ انتہائی ہینڈ سم لگ رہا تھا۔۔۔

URDUNovelians

چھوڑو ممی خود چلی جائیں گی ہم کہیں نہیں جا رہے۔۔احمر کا دل اسے دیکھ کر بے ایمان ہونے لگا۔۔ جس پر وہ ایمن کو باہوں میں بھرے اس کے کاندھے پر تھوڑی ٹکائے۔۔۔ مخاطب ہوا۔۔۔

افف !بس کریں آپ اور آپ کا رومانس کبھی ختم نہیں ہوتے احمر۔۔۔۔ایمن نے اس کے گھیرے سے نکلتے کہا...

کبھی کبھی تو بیوی نصیب ہوتی ہے یار اور تم چاہتی ہو رومانس بھی نہ کروں اپنی اکلوتی بیوی" سے۔۔۔۔۔"احمر نے اس کے گرد گھیرا مزید تنگ کیا۔۔۔۔۔

کوئی آجائے گا احمر" ایمن نے آدھ کھلے دروازے کی طرف دیکھ کر منت بھرے لہجے میں احمر" کے گھیرے سے خود آزاد کرواتے کہا۔۔۔۔۔

کوئی نہیں آتا ویسے بھی گیٹ تو بند ہی ہے لاک نہیں تو کیا ہوا۔۔۔کوئی اتنا پاگل نہیں کہ یونہی" کسی کے روم میں آجائے گا"۔۔۔احمر نے گھوری سے نوازتے ایمن سے کہا۔۔۔جب کہ وہ ایمن کو آئینے میں دیکھنے میں مصروف تھا۔۔۔ایمن نے اپنی نظریں جھکا لیں۔۔۔

کون؟ناک ہونے پر احمر جلدی سے ایمن سے دور ہوا ساتھ ناک کرنے والے سے مخاطب ہوا۔۔۔

صاحب جی بڑی بیگم صاحبہ بلا رہی ہیں؟ ماسی نے باہر ہی سے پیغام دیا۔۔

ان سے کہو ہم آرہے ہیں بس!۔۔۔احمر نے اپنے بال سیٹ کئے اور ایمن کو بھی چلنے کو کہتا وہ دونوں ساتھ نیچے کی طرف چل دیئے۔۔۔

وہ جیسے ہی نیچے آئے ممی، پاپا گاڑی میں مٹھائی کے ٹوکرے اور کچھ فروٹس رکھوا رہے تھے احمر بھی جلدی سے انہیں کے ساتھ ہو لیا۔۔۔جب کہ اشعر گھر پر موجود نہیں تھس نہ اسے کسی نے بتایا تھا کہ آج وہ رافیہ کے گھر جا رہے ہیں۔۔۔۔س گھر والے اشعر کو اپنے اس عمل سے سرپرائز کرنا چاہتے تھے۔۔وہ رافیہ کے گھر جانے کے لیے نکل چکے تھے،،،،احمر اور ایمن اپنی گاڑی میں تجھ جبکہ، ممی پاپا اپنی گاڑی میں ڈرائیور کے ساتھ۔ موجود تھے۔۔

اسلام علیکم! جیسے ہی ایمن لوگ رافیہ کے گھر میں داخل ہوئے سامنے انٹرس پر ہی رافیہ کی ممی، پاپا کھڑے ان کا ہی انتظار کر رہے تھے، پر رافیہ سامنے نہیں تھی۔۔۔ کیونکہ ایمن نے رافیہ کو پہلے ہی اپنے آنے کا مقصد بتا چکی تھی اسی لیے رافیہ کے ممی، پاپا نے ان کا استقبال محبت سے کیا۔۔۔۔۔

ایمن کو رافیہ کی ممی نے بہت پیار سے گلے لگایا۔۔۔ وہ رافیہ کے گھر پہلے بھی بے شمار مرتبہ آچکی تھی پر راحیلہ بیگم سے ان کی ملاقات اس طرح پہلی مرتبہ ہو رہی تھی۔۔۔۔ ان سب سے مل کے وہ سب اندر داخل ہوئے، رافیہ کی چھوٹی سی فیملی تھی، اس کے پاپا کا اپنا بزنس تھا وہ ایک ویل سیٹلڈ فیملی سے تعلق رکھتی تھی۔۔۔ ایمن پھوپھو اور شکیلہ بیگم (رافیہ کی ممی) کے ساتھ چل رہی تھیں جب کہ احمر اور اسد صاحب، ساجد صاحب کے قدم سے قدم ملا کر اندر داخل ہوئے۔۔۔۔

آنٹی رافی کہاں ہے؟ ایمن نے لاؤنج میں بیٹھتے ہی فوراً رافیہ کا پوچھا۔۔

بیٹا وہ تو اپنے روم میں تیار ہو رہی ہے "تم بھی جاؤ اس کے پاس" رافیہ کی ممی نے ایمن کو بتاتے اسے بھی رافیہ کے روم میں جانے کو کہا۔۔۔۔۔۔

میں آتی ہوں پھوپھو! ایمن نے ساتھ بیٹھی پھوپھو سے کہا جب کہ آنکھوں میں اس نے احمر کو اشارہ کر کے بتایا۔۔۔

ایمن کے جاتے وہ سب باتوں میں مشغول ہو گئے۔۔رافیہ کے پاپا احمر کے فوج کے متعلق باتیں کرنے لگے اور اسد صاحب سے ان کے بزنس کے سلسلے میں باتیں کرنے لگے۔۔۔

اوئے ہوئے ےےے ہونے والی دلہن صاحبہ ہی آج کی سج دھج ہی نرالی ہے۔۔۔۔ایمن نے اس کے روم میں داخل ہوئے ہوٹنگ کے انداز میں اسے چھیڑا۔۔۔۔

کیا تم بھی نہ ایمن پہلے ہی بہت کنفیوژ ہو رہی ہوں "رافیہ جو لائٹ سی گرین کلر کے لباس میں" کرتا ساتھ چوریدار پاجامہ پہنے بیڈ پر بیٹھی نروس ہوتی اپنے ہاتھوں کو مسل رہی تھی کہیں سے

بھی وہ ایک کانفڈین لڑکی نہیں لگ رہی تھی شاید یہ وقت ہر لڑکی کے لیے اتناہی مشکل ہوتا ہے چاہے مر دان چاہاہو یاچاہت والا۔۔۔اسکے اس طرح کہنے پر مزید پزل ہونے لگی۔۔۔۔

ابھی سے اتنی پریشان ہوا ابھی تو میری دیورانی بنو گی تو دیکھنا تم سے سہی والے کام کرواؤں گی "ایمن نے اس کے گرد ہاتھوں کو لپٹتے اسے مصنوعی خفگی سے دیکھا۔۔۔

اُفف !ایمن یار ڈراؤ تو مت "ایمن کے کہنے کی دیر تھی رافیہ نے ایک چت لگاتے اسے گھورا۔۔"

اچھا بھئی اب رونے مت بیٹھ جانا "ایمن نے اس کی حالت کو دیکھا تو اسے مزید چھیڑتے اسے " پیار سے گلے لگالیا۔۔۔۔۔

اشعر نہیں آیا؟رافیہ سے قدرے جھجکتے اس دن کے ڈر سے ایمن سے پوچھا۔۔۔۔

کیوں تمہاری بات نہیں ہوئی اس سے؟ایمن کو حیرت ہوئی کہ رافیہ کو اشعر کے بارے میں نہیں پتہ...

نہیں!رافیہ نے بس اتنا کہہ کر سر کو نفی میں ہلایا۔۔

واقعی؟ایمن نے اپنی آنکھیں گول کرتے اس سے تصدیق چاہی۔۔۔

ہاں یار وہ ناراض ہے مجھ سے "رافیہ نے اداس ہوتے کہا۔۔"

پر کیوں؟ایمن نے جلدی سے سوال کیا۔۔۔

اسی دن کی وجہ سے یار جب ہم تمہارے روم میں۔۔۔۔رافیہ نے اسے اس دن کی بات یاد" کرواتے بات کو ادھورا چھوڑا۔۔۔۔

اس بات پر تمہیں اس سے ناراض ہونا چاہیے رافی وہ تمہیں فورس کر رہا تھا" ایمن نے اشعر کو" ذہن میں رکھتے تھوڑا سخت لہجہ اپناتے کہا۔۔۔

نہیں یار ......

جلدی آجاؤ ایمن بیٹا رافیہ کو لے کر۔۔رافیہ نے ابھی بات مکمل بھی نہیں کی تھی رافیہ کی ممی روم میں داخل ہوتے اسے رافیہ کو ساتھ لے کر نیچے آنے کا کہنے آئیں

جی آنٹی بس آتے ہیں۔۔۔" ایمن نے جلدی سے کہا۔۔۔"

چلو جلدی رافیہ !ایمن نے اسے ساتھ چلنے کو کہا۔۔۔

پر تم پوری بات تو سن لو"رافیہ نے اسے مکمل بات بتانے کا کہا۔۔۔۔"

یہ باتیں پھر کبھی کریں گے ابھی تم چلو"پر وہ اس کی بات ان سنی کرتے اسے ساتھ لے جانے لگی۔۔۔۔

اسلام علیکم !رافیہ نے ایمن کے ساتھ ہی لاؤنج میں قدم رکھا اور وہاں بیٹھے تمام لوگوں کو مشترکہ سلام کیا۔۔۔

وعلیکم السلام !سب نے اس کے سلام کا جواب بھی ساتھ میں دیا

بیٹا بیٹھو نہ !راحیلہ بیگم نے اپنے اور شکیلہ بیگم کے درمیان میں جگہ بناتے رافیہ کو ساتھ بیٹھایا۔۔۔جب کہ ایمن سامنے صوفے پر اکیلے بیٹھے احمر کے برابر میں۔بیٹھ گئی۔۔۔۔

آج سے آپ کی بیٹی ہماری ہوئی "راحیلہ بیگم نے رافیہ کی ممی کی طرف دیکھ کر رافیہ کو گلے لگاتے " کہا۔۔۔

جی ضرور بہن جی ہماری تو خوش قسمتی ہے کہ اتنے اچھے گھر میں ہماری بیٹی جانے والی ہے۔۔۔شکیلہ بیگم نے کھلے دل سے ان کے گھرانے کی تعریف کرتے رشتے کے لیے ہاں کہی۔۔۔

تو پھر بھائی صاحب ہم جلد ہی اپنی بیٹی کو لینے آئیں گے۔۔۔"اسد صاحب نے اپنی طرف سے " بات پکی وہی ان سب نے ان کی بات کا خیر مقدم کیا۔۔۔۔

بھائی صاحب پھر ہم منگنی کی تیاری کریں؟شکیلہ بیگم نے فوراًاسد صاحب سے دریافت کیا۔۔۔

بہن جی یہ بھی تو منگنی ہی ہے نہ ؟راحیلہ بیگم نی مداخلت کرتے بات کی۔۔۔۔

جی وہ تو ہے پر اصل میں ہم چاہتے ہیں ہمارے خاندان کے لوگ بھی آپ سے مل جل لیتے تو بہتر ہوتا۔۔۔۔۔شکیلہ بیگم نے قدرے جھجک کر کہا آیا ان کو کوئی بات ناخوشگوار ہی نہ لگ جائے۔۔۔۔جب ان کے درمیان بیٹھی رافیہ تھوڑی پریشان ہوئی۔۔۔۔

آپ اپنے خاندان کو جب چاہیں ہمارے گھر لا سکتی ہیں بہن جی۔۔۔۔ہمیں کوئی اعتراز نہیں ہو گا۔۔۔اب کے اسد صاحب مداخلت کرتے کہا۔۔۔۔

اصل میں احمر کی چھٹی کا کچھ پتہ نہیں بہن جی اور میں نہیں چاہتی میرے دوسرے بیٹے کی منگنی" پر اس کا بڑا بھائی ہی نہ ہو "راحیلہ بیگم نے اپنی فکر ظاہر کرتے انہیں اصل بات بتائی جس پر وہ ایگری ہوئے۔۔۔۔۔

URDUNovelians

وہی احمر اور ایمن بیٹھے ان سب کی باتوں کو بہت انہماک سے سن رہے تھے اور سب کی ہاں میں ہاں ملا رہے تھے۔۔۔۔

پھر مبارک باد کا سلسلہ شروع ہوا سب ایک دوسرے کو مبارکباد دینے لگے۔۔۔اور ایک دوسرے کو مٹھائی کھلانے لگے......احمر کے دوبارہ چھٹی پر آنے پر ڈائریکٹ شادی کی تاریخ رکھنے کی بات ان سب کے بیچ ہوئی وہ جلد سے جلد شادی کرنا چاہتے تھے۔۔۔۔۔

©©©©©©©©©©

ہیلو! کیسے ہو؟ دوسری طرف سے کال پک کرتے ہی وہ کہہ اٹھی۔۔۔

ٹھیک ہوں! انتہائی بے زار موڈ کے ساتھ اس نے کہا۔۔۔

بہت شکریہ مجھے اپنا بنانے کے لیے "اس کے موڈ کو نظر انداز کرتی اس نے چہک کر" کہا۔۔۔کیونکہ آج وہ بہت زیادہ خوش تھی جس شخص کی تمنا اس نے کی تھی جسے دیوانوں کی طرح وہ چاہتی تھی وہ اس کے نام ہو چکا تھا۔۔۔۔

اور کچھ؟ اس نے اس کی بات کی جواب میں کوئی خاص الفاظ نہیں ادا کیئے۔۔۔۔

تم کب تک ناراض رہو گے ؟اب کے اس نے نروٹھے پن سے کہاوہ اپنا خاص دن خراب نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔

تم جانتی ہو رافیہ ایمن میرے بارے انتہائی غلط سوچ رہی ہے اسے لگ رہا ہے۔۔۔"اشعر نے" اس دن ہوئے واقع کو سوچتے رافیہ سے کہا۔۔۔

ہاں میں نے کلیئر کر دی ہے یار بات اب پریشان مت ہو"رافیہ نے سچ و جھوٹ کو ملا کر بتایا وہ" سب اسے مزید خود سے ناراض نہیں برداشت کر سکتی تھی۔

کیا واقعی؟اشعر نے قدرے اچنبے سے پوچھا۔۔

ہاں نا بے بی"رافیہ نے پیار بھرے لہجے میں کہا۔۔۔"

شکر رافیہ تم نے کچھ تو عقل مندی کا مظاہرہ کیا۔۔۔اشعر نے ہلکا سا قہقہ لگاتے کہا۔۔جس پر دوسری جانب نفوس کو تھوڑا غصہ آیا۔۔۔۔

کیا مطلب ؟رافیہ کو خود کی اس قدر انسلٹ پر غصہ آیا۔۔

ارے مذاق کر رہا ہوں بے بی !اشعر اب خوشگوار موڈ میں مخاطب تھا جس پر رافیہ نے دل ہی دل میں شکر ادا کیا اور رافیہ اسے اپنی شادی کے ڈریس سے لے کر جیولری تک کی باتیں بتانے لگی۔۔۔جس پر اشعر بس ہوں,ہاں میں جواب دے رہا تھا۔

رافیہ کے گھر سے آکر وہ سب مطمئن تھے رافیہ کی فیملی سب کو پسند آئی تھی۔۔۔جس ہر وہ سب لاؤنج میں بیٹھتے اشعر کی شادی کی باتیں کرنے لگے۔۔۔۔

کہاں غائب ہو برخودار! اشعر کو گھر میں انٹر کرتے دیکھ اسد صاحب نے اسے مخاطب کرتے اپنے پاس بلایا۔۔۔۔

پاپا بس فرینڈز کے ساتھ تھا" اشعر ان کے پاس آتا بتانے لگا۔۔۔"

بہت بہت مبارک ہو میرے پیارے بھائی" احمر نے اٹھ کر اسے گلے لگایا اور اپنے چھوٹے" لاڈلے بھائی کو اس نئی زندگی کی طرف قدم بڑھانے پر مبارکباد پیش کی۔۔۔۔

"thank you Bhai"

اشعر نے بھی اسے زور سے گلے لگاتے کہا اب وہ سب اس کی شادی کے متعلق باتیں کرنے لگے۔۔۔ احمر، اشعر، ایمن سب ہی اس کی شادی کی پلاننگ کرنے لگے۔۔۔۔ مگر وہ نہیں جانتے تھے آنے والا وقت انہیں کس طرف لے کر جائے گا۔۔۔۔

©©©©©©©©©©©©©©©©©©©©©©©

آج تو میری بیوی کچھ زیادہ ہی حسین لگ رہی تھی جس کر کیسے سنبھالا ہوا تھا یہ میں ہی جانتا ہوں۔۔۔۔۔ احمر، اور ایمن سب کے ساتھ ڈنر کر کے روم میں آئے تو احمر نے اسے اپنے قریب کر کے اس کے کان میں سر گوشی کی۔۔۔۔۔

مسکے مت لگائیں" ایمن نے اس کی بات کو ٹوکتے اس سے دور ہونے کی کوشش کرتے " کہا۔۔۔۔

کون پاگل جھوٹ بولے گا" بہکے لہجے میں اس کی کوشش کو ناکام کرتے اسے خود مزید قریب " کرتے، کان کی لو کو چومتے کہا۔۔۔

آپ بھی نہ احمر کسی وقت بھی شروع ہو جاتے ہیں" ایمن نہ شرماتے ہوئے اس کے سینے پر ہاتھ " رکھے اسے پرے دھکیلہ۔۔۔ احمر ایک دم اس سے دور ہوا کیونکہ وہ حملے کے تیار نہیں تھا۔۔۔۔۔۔۔

کیا پتہ کل ہی بلاوا آجائے اور مجھے جانا پڑے "احمر تھوڑے نروٹھے پن سے کہا۔۔۔۔"

کیا مطلب "ایمن کو اس کی بات پر دھچکا لگا اور وہ خود اس کے قریب ہوئی۔۔۔۔۔اس کے سینے "پر سر رکھے اس نے اپنی دل و جاں سے سپردگی کا اعلان کیا۔۔۔۔ جس پر احمر نے اسے مضبوطی خود میں بھینچ لیا۔۔۔۔

©©©©©©©©©©©©©©©

کیا ہوا؟ایمن کی طبیعت صبح سے ہی کافی خراب تھی اسے مسلسل چکر آرہے تھے جس کی وجہ سے وہ یونیورسٹی بھی نہیں جا پائی تھی۔۔احمر بھی صبح سے اپنے دوستوں کے ساتھ گیا ہوا تھا دوپہر میں جب گھر آیا تو ایمن کو قے کرتے دیکھا تو فکرمندانہ لہجے میں پوچھا۔۔۔۔۔

پتہ نہیں صبح سے عجیب سی کیفیت ہو رہی ہے "ایمن نے ستے ہوئے چہرے سے نقاہت بھری" آواز میں کہا۔۔۔۔اس جی حالت دیکھنے میں کافی خراب لگ رہی تھی۔۔۔

چلو ڈاکٹر کے پاس چلتے ہیں "احمر نے اسے جلدی سے ڈاکٹر کے پاس چلنے کو کہا۔۔"

میں ٹیبلیٹ لے لوں گی تو ٹھیک ہو جاؤں گی آپ فکر مت کریں "ایمن نے اس کی بات کو" ٹالتے کہا۔۔۔

میں تم سے پوچھ نہیں رہا ایمن بتا رہا ہوں تمہیں "اس نے قدرے خفگی بھرے لہجے میں" کہا۔۔۔جس پر ایمن جلدی سے تیار ہونے لگے۔۔۔

وہ دونوں کو پھوپھو کو بتائے ڈاکٹر کے پاس نکلے ڈاکٹر کے پاس پہنچے تو ایک خوشخبری ان کی منتظر تھی۔۔۔

شی از پریگننٹ "ڈاکٹر نے ایمن کے چیک اپ کرنے کے بعد احمر کو مبارکباد دیتے گڈ نیوز" سنائی۔۔۔

شکریہ ڈاکٹر "احمر یہ خبر سن کر پھولے نہ سما رہا تھا جب کہ ایمن اس سے نظریں برائے ہوئے" ء تھی۔۔۔اسے کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا وہ کیا کرے۔۔۔۔۔

بہت شکریہ ایمن مجھے اتنی بڑی خوشی دینے کے لیے "احمر نے گاڑی کا گیٹ کھولے اسے اندر" بیٹھایا اور خود بھی اس کے برابر سیٹ پر آکر بیٹھا اور ایمن کے ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لے کر اس کا شکریہ ادا کرنے لگا۔۔۔

آپ خوش ہیں نہ ؟ایمن نے نظریں جھکائے گاڑی میں بیٹھے ہی اس سے پوچھا۔۔۔

تمہیں میری ایکسئیمنٹ سے نہیں پتہ چل رہا کہ میں بہت خوش ہوں یار "احمر کو اس کا یہ سوال" انتہائی احمکانہ لگا جس پر اس نے قدرے ناراضی سے کہا۔۔۔

ہاہاہا! جس پر ایمن نے ہلکا سا قہقہہ لگایا۔۔۔۔

احمر گاڑی اسٹاٹ کرتا اپنے گھر کی طرف روانہ ہوا۔۔۔۔

©©©©©©©©©©©©©©

گھر میں جب سب کو اس گڈنیوز کا پتہ چلا تو سب بہت خوش تھے وہی ایمن کی ماما، اور تائی وغیرہ بھی اسے مبارکباد دینے آئیں تھیں۔۔۔۔۔۔۔باقی اس کی کزنز بھی ساتھ آئی تھیں پر انوشے آپی نہیں آئی تھی۔۔۔۔۔۔

وہ سب بہت خوش تھے آج ان کے گھر میں محفل لگی ہوئی تھی وہی ریحا آپی بھی اپنے بیٹے کو لے کر آگئی تھی۔۔۔۔

رافیہ نے بھی اپنی انٹری بروقت ماری تھی سب ایمن کہ بالائے لے رہے تھے۔۔۔۔اسد علی خان کا گھر آج خوشیوں کی آماجگاہ بناہوا تھا پر کون جانے یہ کب تک تھا۔۔۔۔

©©©©©©©©©©©©©©©©©

آپ اتنی جلدی جارہے ہیں احمر؟نم آنکھوں سے اس کی شرٹ کے بٹنز سے کھیلتے ایمن نے کہا۔۔۔احمر کو آج صبح ہی کال آگئی تھی جس پر اسے واپس بلالیا گیا تھا اس بات کو سن کر سب گھر والے اداس تھے مگر ایمن زیادہ ہی اداس تھی کیونکہ آج کل وہ جس کنڈیشن میں تھی اسے احمر کا ساتھ چاہئیے تھا۔۔۔۔۔۔

کیا کروں بس کال آگئی ہے تو مطلب جانا ہی پڑے گا جانِ احمر۔۔۔احمر نے اسکے گرد بازوؤں کا گھیرا تنگ کرتے کہا۔۔۔

پر ابھی تو بیس دن ہوئے ہیں آپ کو آئے" وہ نروٹھے پن سے کہتی اسکی گردن کے گرد پیار سے ہاتھ رکھے کہنے لگی۔۔۔۔

جب بھی کال آجائے جانا پڑتا ہے میری جان تم ایک فوجی کی بیوی ہو تمہیں ہر وقت ہر قسم کے وقت کے لیے تیار رہنا چاہیۓ۔۔۔احمر نے اسکی پیشانی کو چومتے آنے والے وقت سے اسے تیار کرنا چاہا۔۔۔۔

"آپ کا بے بی بھی آپ کو بہت مس کرے گا" ایمن نے اپنے آنے والے بچہ کا ذکر کرتے کہا۔۔۔۔

"بابا مس یو ٹو" احمر نے جھک کر ایمن کے پیٹ پر اپنے دونوں ہاتھ رکھتے پیار سے سہلاتے کہا۔۔۔جس پر ایمن بس مسکرا دی۔۔۔

"بے بی کی ماما بھی آپ کو بہت مس کریں گی" ایمن نے اب کی قدرے لاڈ سے کہا۔۔۔۔"

بے بی ماما کو بابا تو ہمیشہ مس کرتے ہیں "احمر نے اس کی پیشانی پر پیار بھری ثبت دیتے کہا۔۔۔"

آپ کب آئیں گے پھر؟ایمن نے بڑے لاڈو مان سے اس سے پوچھا۔۔۔۔۔

شاید جلد یا شاید کبھی نہیں "احمر نے قدرے آرام سے کہا۔۔"

ایسی جان لیوا باتیں مت کریں پلیز میں مر جاؤں گی "ایمن نے اس کے ہونٹوں پر اپنے ہاتھ رکھتے نم آنکھوں سے کہا۔۔۔

ہاہاہا اچھا نہیں کرتا یا تم رو رو مت "اس کے ہاتھ کو اپنے لبوں سے ہٹا کر اپنے ہاتھوں کی مٹھی میں لئے اس نے اطمینان سے کہا۔۔۔۔

آپ جب آئیں گے نہ تو ہم مر ی جائیں گے "ایمن اس کے آنے پر نئے پلان تیار کر رہی تھی" جسے وہ پر اطمینان سن رہا تھا۔۔۔

زندگی بہت بے اعتبار ہے ایمن تم زیادہ پلاننگ مت کیا کرو" اس کا لہجہ ہر قسم کے وہم و گمان" سے پاک تھا۔۔

آپ پھر وہی باتیں کیوں شروع کر رہے ہیں میں اب ناراض ہو جاؤں گی "اس نے روٹھی محبوبہ" کی طرح چہرے کا رخ دوسری طرف موڑ کر کہا۔۔

میں تمہیں ہر قسم کے وقت کے لیے تیار کرنا چاہتا ہوں ایمن تم اب وہ عام سی لڑکی نہیں ہو بلکہ" ایک فوجی کی بیوی ہو۔۔" اس کے چہرے کا رخ اپنی طرف کئے اس کی تھوڑی سے اس کے چہرے کو اوپر کئے وہ بہت پیار سے اسے آنے والے وقت کے لیے تیار کر رہا تھا۔۔۔

آپ اچھا سوچیں! ایسا کبھی کچھ نہیں ہو گا" ایمن کہہ نل اس کے سینے سے لگی، بس خاموش آنسو" بہانے لگی۔۔۔احمر اس کی کمر کو اپنے ہلکے ہاتھوں سے سہلانے لگا۔۔

©©©©©©©©©©©©©©©©©©©©©

میں اس مرتبہ وزیرستان جارہا ہوں آپریشن پر کچھ پتہ نہیں ہے واپس آ بھی پاؤں یا " نہیں" احمر اپنے سامنے بیٹھے اپنے چھوٹے بھائی کو آنے والے وقت کے لیے تیار کرنا چاہ رہا تھا۔۔۔۔۔۔

مطلب؟ اشعر نے قدرے اچھنبے سے پوچھا۔۔۔

ء تم بچے نہیں ہو اشعر میں ایک فوجی ہوں میرے ملک کو ہر وقت میری ضرورت رہتی ہے" احمر نے اس کی بات قدرے کو تحمل سے کہا۔۔۔

آپ ایسا مت سوچیں پہلے بھی تو وزیرستان گئے تھے اور غازی بن کر لوٹے تھے۔۔۔اشعر نے تحمل سے اپنے بڑے بھائی کی بات کو پازیٹو وے میں لیا۔۔۔

ہاں پر ہر مرتبہ زندگی اتنی پر اعتماد ہمیشہ نہیں ہوتی۔۔۔احمر نے ایک مرتبہ پھر اپنی بات جاری رکھی۔۔۔

میرے بعد سب کا خیال تمہیں ہی رکھنا ہے اشعر "احمر نے ایک مرتبہ وہی بات دہرائی۔۔۔"

پہلے تو آپ نے کبھی ایسے باتیں نہیں کی بھائی اب آپ کو کیا ہو گیا ہے؟ اپنے بڑے بھائی کی باتیں سن کر اشعر کو عجیب لگا کیونکہ وہ پہلے کبھی ایسی باتیں نہیں کیا کرتا تھا۔۔۔

"تب کی بات اور تھی یار اس وقت میں صرف ایک بیٹا و بھائی تھا مگر اب ایک شوہر ہوں آنے والے وقت میں باپ بننے والا ہوں "بیٹا تھا تو اتنی فکر نہیں تھی، کیونکہ ممی، پاپا کے پاس ان کا ایک اور بیٹا ہے، بہن کے پاس بھی ہے۔۔۔پر میرے بچے اور بیوی کے پاس بس میں ہوں "وہ اپنی

بات جاری رکھے ہوئے تھا اشعر آرام سے صوفے پر بیٹھا اس کی باتوں کی گہرائی کو جاننے کی کوشش کر رہا تھا،

آپ اپنے بچے، بیوی کے ساتھ ہمیشہ رہیں گے آپ فکر مت کریں بھائی سب اچھا ہو گا" اشعر" نے اپنے بھائی کا تھام محبت سے تھام کر اسے تسلی دی۔۔۔۔

بھائی اچھا سوچیں اچھا ہو گا" اشعر نے اب کے اٹھ کر اپنے بھائی کو گلے لگایا اور تھپکی دیتے" کہا۔۔۔۔

انشاء اللہ !اشعر کے اتنی محبت پر احمر کی آنکھیں نم ہو گئیں۔۔۔۔

اور اگر مجھے کچھ ہو گیا تو تم ان دونوں کا خیال رکھو گے نہ ؟احمر نے اسکی کمر کو پیار سے تھپکتے اپنا سوال کیا۔۔۔

پھر وہی باتیں بھائی!اشعر کو اس کی بار بار کی گئی باتوں پر اب کوفت ہونے لگی جس پر اس نے شکوہ کناں الفاظ میں کہا۔۔۔۔

اچھا اچھا!اب نہیں کرتا ایسی باتیں"احمر نے کانوں کو ہاتھ لگاتے اپنے چھوٹے بھائی غضب ناک" تیور دیکھتے کہا۔۔۔

اسکے بعد ان دونوں بے شمار اپنے بچپن کے قصے چھیڑے باتیں کیں شاید وہ ان دو بھائیوں کی اتنی طویل آخری گفتگو تھی۔۔۔۔

©©©©©©©©©©©©©©©©

تم یونی جوائن کرلو ایمن بیٹا'احمر جا چک اتھا اسے گئے ایک ماہ ہونے کو تھا۔۔ایمن بس بولائی" بولائی گھر میں گھوم رہی تھی جب پھوپھو نے اسے پریشان سا دیکھا تو کہے بنا نہ رہ سکی۔۔۔۔

نہیں پھو پھو اب پڑھائی کا بلکل بھی دل نہیں ہے "ایمن نے بد دل ہو کر اپنی بات رکھی جب "سے احمر گیا تھا وہ پڑھائی سے ایک دم نالاں ہو گئی تھی احمر سے اسکی بات بس اب تک ایک مرتبہ ہوئی تھی کیونکہ وہاں سگنل کا بہت ایشو تھا۔۔۔

کیوں طبیعت تو ٹھیک ہے نہ؟ پھو پھو نے اسکی طبیعت کے متعلق فکر مندی سے پوچھا۔۔

جی! ٹھیک ہوں ایسا تو کوئی مسئلہ نہیں ہے "ایمن نے پھو پھو کی فکر مند صورت دیکھی تو فوراً کہہ "اٹھی۔۔۔وہ پھو پھو کے ساتھ جا کر چیک اپ کرواتی رہتی تھی۔۔۔

چلو شکر ہے "ویسے جب احمر ہونے والا تھا نہ تو میری طبیعت بلکل نارمل تھی جیسے اب تم ہو نہ "ریلکس اور اشعر کی مرتبہ تو توبہ بہت بری حالت تھی میری "پھو پھو اسے اپنے پریگنینسی پریڈ کا بتالے لگی۔۔۔

ہاہاہاواقعی؟ایمن نے ان سے اب باتیں کرنے لگی۔۔۔۔"

ہاں نہ اسی لیے تو اشعر مجھے اتنا تنگ کرتا ہے اور احمر نے مجھے کبھی تنگ نہیں کیا میرا بیٹا ایک" آئیڈیل بیٹا ہے اللہ پاک اسے میری عمر بھی لگ دے"شکیلہ بیگم نم آنکھوں سے اسے احمر کی باتیں بتانے لگی ایمن کی آنکھیں میں بھی نمی اتری جسے اس نے فوراً صاف کیا وہ مضبوط رہنا چاہتی تھی جب تک احمر نہیں آتا تھا اب وہ صرف اسی کے متعلق سوچتی تھی۔۔

تم بس اپنا خیال رکھا کرو میرا بچہ "پھوپھو نے اس کے گالوں کو تھپکتے پیار سے کہا۔۔۔"

میں کیا رکھو آپ کم خیال رکھتی ہیں کیا میرا؟ایمن نے پھوپھو کا ہاتھ تھامے ان کے ہاتھ کو چومتے کہا۔۔۔

میری جان!اب کے انہوں نے اسے گلے لگایا۔۔۔۔دونوں ساس بہو کی آنکھیں نم تھی وہ دونوں اسے یاد کرکے اداس تھیں۔۔۔

©©©©©©©©©©©©©©©©

"آٹھ ماہ بعد"

کیا کر رہے ہیں آپ یہ پھول یہاں نہیں لگانے اسے آپ سیڑھیوں کے گرل کے ساتھ اٹیچ کریں" بھاری وجود پر ڈوپٹے کو کور کیئے وہ ویڈنگ پلینر کے کام کو دیکھ کر ٹوکے بنا نہ رہ سکی۔۔۔گھر میں شادی کا ماحول تھا گھر میں مہمانوں کی چہل پہل تھی اور وہ اپنے بھاری بھر کم جسم کے ساتھ بھی کام میں لگی ہوئی تھی۔۔۔۔

تمہیں کتنی مرتبہ کہا ہے ایمن اتنا کام مت کرو یہ لاسٹ منتھ ہے آرام کرو" اسے پھرتی سے کام کرتے دیکھ راحیلہ بیگم اسے غصے سے کہنے لگی۔۔۔۔۔

کچھ نہیں ہوتا پھوپھو میں ٹھیک ہوں! ایمن نے مسکراتے ہوئے انہیں تسلی دی۔۔۔۔

اصل میں ممی ایمن کو بہت جلدی ہے اپنی دیورانی پلس بیسٹ فرینڈ کو گھر لانے کی" اشعر نے" پیچھے سے آکر ان دونوں ساس بہو کی باتیں سنتے ایمن کی طرف دیکھے اسے چھیڑا۔۔۔۔

ویسے آپ کو مجھ سے زیادہ جلدی ہے اشعر جی" ایمن نے اس کی بات کو مزاح میں لیتے اسی کی" طرف توپ کا رخ کیا۔۔۔۔

کوئی نہیں میں نے تو کہا تھا بھائی آئیں گے تو ہی ڈیٹ فائینل کریں گے پر آپ کے ہسبنڈ بھی" اپنے آپ کے پکے ہیں' اشعر نے اب کے اس کی توپ کا رخ احمر کی طرف موڑنا چاہا۔۔۔۔

احمر کہاں تک پہنچاء! بات ہوئی تمہاری اس سے؟ اب بے راحیلہ بیگم نے بیگم جلدی سے احمر کے آمد کا پوچھا کیونکہ اس نے کہا تھا وہ مہندی کی دوپہر کو آجائے گا اور شادی کی تاریخ بھی اسی کے فورس کرنے پر فائینل ہوئی تھی۔۔۔۔

پتہ نہیں ممی بات نہیں ہوئی کال کی شاید راستے میں ہونگے نیٹ ورک پر ابلم ہو گا" اشعر نے " راحیلہ بیگم کی فکر کو دیکھے انہیں تسلی دیتے بتایا۔۔۔۔۔۔

اچھا پھر کال کر کے دیکھو اور مجھے بتانا میں بھابھی سے بات کر کے آتی ہوں" راحیلہ بیگم کہہ کر " چلی گئیں۔۔۔

تم کیوں اتنا بلڈ کر رہی ہو؟ ایمن کی پھولی شکل کو دیکھتے اشعر نے شرارت سے کہا۔۔

بکواس مت کرو اشعر "ایمن نے اسے غصے سے گھوری سے نوازتے کہا۔۔۔"

ہاہاہا اپنی شکل تو دیکھو زرا" صاف لگ رہا ہے احمر بھائی آئیں کے تم انہیں کچہ چبا جاؤ گی" اشعر " اسے مزید چھیڑنے لگا۔۔۔

آنے دو زرا تمہارے بھائی کو تمہاری بھی تمام فضول حرکتیں ان کے گوشگوار کروں گی۔" ایمن نے لہجے میں دھونس جماتے اشعر کو احمر سے ڈرانے کی کوشش کی۔۔۔

ہاہاہا اچھا بھئی اب آپ ہمیں اپنے کیپٹن شوہر کی دھمکیاں مت دیں میری تو ابھی شادی بھی نہیں ہوئی۔" اس نے ڈرنے کی ایکٹنگ کرتے اسے مزید چھیڑا۔۔۔

سچ بتاؤ تمہاری کب بات ہوئی ان سے وہ آ تو رہے ہیں نہ؟ ایمن نے فکر مندانہ لہجے میں پوچھا اس کی احمر سے پندرہ دن پہلے بات ہوئی تھی وہ بھی تھوڑی سی کیونکہ وہ اس وقت مشن پر تھا۔۔۔

ءمیری کل صبح بات ہوئی تھی وہ کہہ رہے تھے کہ میں جلد دوپہر تک پہنچ جاؤں گا" اشعر نے تمام تر اپنے اور احمر کے بیچ ہوئی بات اس کے گوشگوار کی جس پر ایمن کو تھوڑی ڈارس ملی۔۔۔

مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے اشعر میرا دل گھبرا رہا ہے تم کال کرو نہیں" ایمن نے ایک دم اپنے دل کی حالت اسے بتاتے پریشان لہجے میں کہا۔۔۔۔

ارے پاگل پریشان مت ہو بس وہ آنے والے ہونگے تم بیٹھو چلو" اشعر نے اس کی حالت کے " پیش نظر اسے سائیڈ پر لے جاتے کرسی پر بیٹھایا۔۔۔

ایک دم باہر سائرن بجنے کی آوازیں آنے لگی سب لوگ باہر کی جانب لپکے۔۔۔اشعر بھی جلدی سے باہر کی طرف بھاگا۔۔۔

ایمن کرسی سے اٹھتی دیوانہ وار اشعر کے پیچھے بھاگی اس کا اپنے گرد لپیٹا ڈوپٹہ وہی دروازے کے بیچ و بیچ گر گیا۔۔۔۔ایک دم دروازے پر رش ہونے لگا لوگ جمع ہو گئے وہ سب سے پیچھے رہ گئی۔۔۔

آہستہ آہستہ لوگوں کی آوازیں اس کے کانوں میں گونجنے لگی۔۔۔لوگ چہ مگوئیاں کرنے لگے۔۔۔راحیلہ بیگم کے رونے کی آواز اس کے کانوں میں پڑی تو اسے کچھ ہوش آیا۔۔۔۔

اب کچھ لوگ اس کے گرد جمع ہونے لگے تھے۔۔اس کی کزنز اسے اپنے ساتھ لئے روتے ہوئے سائیڈ پر لے جانے لگی۔۔۔اسے لگا وہ اس کی آنکھوں کے آگے اندھیرا چھانے لگا ہو۔۔۔۔۔۔

اشعر !اشعر اس نے ایک دم چیخ کر سب کو پیچھے کیا اور اشعر کو آوازیں دینے لگی۔۔۔۔سب نے اسے سنبھالنے کی کوشش کی پر وہ پھر دیوانہ وار باہر کی طرف لپکی۔۔۔

اشعر اپنے ہاتھ میں سبز پرچم اٹھا کر بہتے آنسوؤں سے اسکی طرف کا آرہا تھا۔۔۔۔

یہ کیا ہے اشعر ؟احمر کہاں ہیں بولو ؟ جلدی بتاؤ مجھے تم نے کہا تھا وہ راستے میں ہیں اشعر اشعر جلدی بولو نہ ؟وہ اشعر کا گریبان پکڑے اس سے بچوں کی طرح پوچھ رہی تھی وہی کچھ عورتیں راحیلہ بیگم کو سنبھالنے لگی تھی جو بے ہوش ہو چکی تھیں۔۔۔۔۔

احمر بھائی شہید ہو گئے ایمن "اشعر نے گلے میں اٹکے آنسوؤں کو پیچھے دھکیلے کہا۔۔۔۔"

احمر !ایک بلند چیخ ایمن کے حلق سے بر آمد ہوئی اس نے اپنے پیٹ پر ہاتھ رکھے احمر کا نام پکارا۔۔۔اور ہوش و خرد سے بیگانہ ہو گئی۔۔۔۔

ایمن !اشعر نے جلدی سے اسے تھامہ تھا تبھی سب اس کی طرف لپکے،ایمن کو اب سب سنبھال چکے تھے اشعر ایک دن دم ہونق ہو چکا تھا ابھی اسے کس کس کو سنبھالنا تھا۔۔۔یہی آخری سوچ اس کی ذہن میں یہی آئی تھی۔۔۔

®©©©©©©©©©©©©

مبارک ہو !بیٹا ہوا ہے"ایک گول مٹول سا بلینکٹ میں لپٹا بچہ ڈاکٹر نے اس کے ہاتھ میں تھمایہ" تھا۔۔۔

بچے کی ماں کیسی ہے ڈاکٹر ؟اس نے جلدی سے پہلا سوال ایمن کے متعلق کیا۔۔۔

ان کی حالت ابھی خطرے سے باہر ہے"ڈاکٹر نے اسے تسلی دیتے الفاظ میں بتایا۔۔"

شکریہ !وہ بس اتنا ہی کہہ سکا۔۔اس بچے کو دیکھ کر اسے بے پناہ پیار آیا تھا اپنے آپ باپ کی شہادت والے دن ہی وہ بچہ اس دنیا میں آیا تھا۔۔۔

ایمن کی بگڑتی حالت کو دیکھ کر اسے ہسپتال لایا گیا تھا جہاں ایمن نے ایک گول مٹول بچے کو جنم دیا تھا۔۔۔

ابھی گھر میں اسے اپنے بھوڑھے ماں، باپ کو بھی سنبھالنا تھا۔۔۔اپنی بہن، بھابھی کو سنبھالنا تھا۔۔۔

میرا پیارا بیٹا!اس بچے کو دیکھ کر اسے اپنے بھائی کا گمان ہوا اور اس کے منہ سے بے ساختہ نکلا۔۔ابھی انہی ہاتھوں سے تو وہ اپنے جان سے پیارے بھائی کو منو مٹی تلے دفن کر کے آیا تھا جن ہاتھوں سے وہ اس کی نشانی کو اپنے ہاتھوں میں لیے ہوئے تھا اس کی آنکھ سے ایک آنسو لڑھک کے گال پر گرا تھا جسے بے دردی سے اس نے پونچھا۔۔۔

وزیرستان سے جب وہ اپنی جیپ پر نکل رہا تھا تو اس پر دشمن نے حملہ کیا اور وہ جانبر نہ ہو سکا اسے شہادت نصیب ہوئی۔۔۔۔

گھر میں ممی، کی حالت بہت خراب تھی پاپا بھی بلکل ڈھ گئے تھے، ریحا کی حالت الگ خراب تھی شادی کا گھر ایک دم غم میں ڈوب چکا تھا۔۔۔

ہسپتال میں ایمن کے ساتھ اشعر اور ایمن کی ممی موجود تھے۔۔۔ایک وہی تو تھا جو خود کو مضبوط ظاہر کروا رہا تھا کیونکہ اس وقت سب کو اس کی ضرورت تھی۔۔۔۔

©©©©©©©©©

اب ہمیں شادی کر لینی چاہیے؟ رافیہ اشعر کے کمرے میں کھڑی اس سے مخاطب تھی۔۔۔

کیا بکواس کر رہی ہو تم رافیہ ؟ ابھی میرے بھائی کو گئے چار ماہ ہوئے ہیں اور تمہیں شادی کی پڑی ہے "رافیہ کی بات سن کر اشعر نے اسے خطرناک تیور لئے گھور کر کہا۔۔۔

میں کونسا کہہ رہی ہوں دھوم دھام سے شادی کریں بس نکاح کر لیں گے "اس نے تحمل سے اسے سمجھانا چاہا۔۔۔

تمہارا دماغ واقعی خراب ہو چکا ہے رافیہ میری ماں کی حالت دیکھی نہیں تم نے ؟ اب کے اشعر نے لہو رنگ آنکھوں سے اسکی طرف دیکھا جو ایسی بات کر کے اس کی زندگی میں اپنی اہمیت کھو رہی تھی۔۔۔اسے اس وقت وہ انتہائی خود غرض لڑکی لگ رہی تھی

میں جانتی ہو اشعر سب کی حالت کو مجھے بہت افسوس ہے پر ہمارے خاندان میں لوگ باتیں" کرنا شروع کر چکے ہیں تم سمجھنے کی کوشش کرو، ویسے ہماری شادی کے وقت ہی وہ سب کچھ ہو اتو لوگ مجھے اب عجیب نظروں سے دیکھتے ہیں "رافیہ نے اپنی بات تفصیلاً اسے سمجھانا چاہی۔۔۔

اتنی ویل ایجوکیٹڈ فیملی ہے تمہاری اور پھر اس طرح کی دقیانوسی باتیں کرتے ہیں "اشعر کو اس کے خاندان کے لوگوں کی سوچ پر حقیقتاً افسوس ہوا۔۔۔

لڑکیوں کے معاملات میں ہر چھوٹے بڑے خاندان کے یہی خیالات ہوتے ہیں اشعر "اس نے" اب کے اس کا ہاتھ تھام کر اسے سمجھانا چاہا۔۔۔

بسسسس ابھی اور اسی وقت میرے روم سے نکل جاؤ"اشعر نے اس ہاتھ کو جھٹک کر دروازے" کی سمت اشارہ کر کے اسے نکلو کو کہا۔۔۔

... اچھا نہ سوری!رافیہ نے جلدی سے اس سے معذارت خواہانہ انداز اپنایا

"I said get out"

!اچھا نہ سو

بس خاموش دفع ہو جاؤ ابھی اور اسی وقت "اشعر نے اس کی بات کو بیچ میں ٹوک کر اس کا ہاتھ پکڑے دروازے پر چھوڑا، اس کے منہ پر دروازہ زور سے پٹخ دیا۔۔۔

©©©©©©©©©©©©©©©©©©©©©©

دبیر میرا بیٹا کیا ہوا؟ ایمن اپنے چار ماہ کے روتے ہوئے بچے سے اس طرح باتیں کر رہی تھی جیسے وہ کوئی دو، تین سالہ بچہ ہو جو اس کی ہر بات کو سمجھتا ہو۔۔۔

کیوں رو رہے ہو میری جان؟ ایمن نے اسے کندھے سے لگائے چپ کروانے لگی ساتھ اس کے اپنے آنسو بھی بہنے لگے۔۔۔

ان چار ماہ دس دن میں اس نے بہت اذیت جھیلی تھی، یہ چار ماہ اس پر کسی قیامت سے کم نہ تھے پر اسے اپنے جینے کی وجہ نظر آ رہی تھی دبیر نے آہستہ آہستہ اسے اپنی طرف مبذول کروایا تھا

جس کی وجہ سے اب وہ بہتر ہو رہی تھی ابھی اس کے عدت کے ایام چل رہے تھے آج اس کی عدت مکمل ہونے والی تھی یہ اس کا احمر کے لیے آخری تحفہ تھا۔۔۔ جسے وہ اسی گھر میں کاٹ رہی تھی اسے ماما نے کہا تھا اپنے ساتھ چلنے کو پر پھوپھو نے اسے روک لیا تھا۔۔۔۔

وہ ہر وقت کمرے میں بند اپنے بیٹے میں مشغول رہتی تھی دبیر کو دیکھ کر راحیلہ بیگم کی حالت بھی سنبھل رہی تھی ورنہ وہ تو بلکل بیڈ کی ہو کر رہ گئی تھی۔۔۔ وہی اسد علی خان بھی ڈھ سے گئے تھے پر جب اپنے پوتے کو دیکھتے تھے تو دل میں سکون سا اتر تا تھا اب وہ پوتا ان کے جینے کی وجہ بن چکا تھا۔۔۔

وہ اسے کندھے سے لگاتی تھپک تھپک سلانے کی کوشش کر رہی تھی پر وہ سونے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا۔۔۔ سو جاؤ نہ میری جان کیوں ماما کو پریشان کر رہے ہو وہ روشنی صورت بنائے اب بیٹے سے التجا کرنے لگی۔۔۔

پر وہ تو ابھی سونے کے موڈ میں تھا ہی نہیں۔۔۔

ایمن !دروازہ دھڑام سے کھولتی اس نام پکارتی رافیہ اس کے روم میں داخل ہوئی جس پر ایمن نے اسے ہڑبڑا کر دیکھا۔۔۔

تم کب آئی رافیہ اور خیریت تو ہے نہ ؟ایمن نے رافیہ کی پریشان سی شکل دیکھے اس سے پوچھا۔۔۔

میں پچھلے آدھے گھنٹے سے تمہارے دیور کے روم میں بیٹھی اسے سمجھا رہی ہوں پر وہ تو سمجھنے کا نام ہی نہیں ہے رہا۔۔۔۔

کیا سمجھا رہی ہوم ؟اچھا تم تسلی سے پہلے بیٹھو۔۔اس سے سوال کیئے ساتھ اسے بیٹھنے کو کہا۔۔۔ان دونوں کی باتوں کی آواز میں دبیر کی آواز بھی اب بند ہو چکی تھی وہ سو چکا تھا۔۔۔جس پر ایمن نے اسے بیڈ پر لٹا کر سائیڈ پر تکیہ رکھ دیا تھا۔۔۔

یار میں اسے کہہ رہی ہوں شادی کی تاریخ رکھواؤ اب تو چار ماہ ہونے کو آئے ہیں تمہاری عدت " بھی تو اب ختم ہونے والی ہے "رافیہ نے ڈوٹوک اپنی بات مکمل ایمن کے سامنے رکھی۔۔۔

ایمن کے دل کو ایک دم اس کی باتیں سن کر کچھ ہوا پر وہ رافیہ کی کنڈیشن بھی سمجھتی تھی وہ بھی تو ایک خواب دیکھتی آئی تھی ہمیشہ سے اپنی شادی کا پر احمر کے جانے کی وجہ سے سب کچھ رک گیا تھا۔۔۔

تو اس نے کیا کہا؟ ایمن نے اس سے اشعر کی رائے جاننا چاہی۔۔۔

یہی کہ ابھی ماما طبیعت خراب ہے وہ ان سے بات نہیں کر سکتا"رافیہ نے آف موڈ کے ساتھ " کہا۔۔۔

اچھا تم پریشان مت ہو میں آج ہی بات کرتی ہوں تمہاری شادی اسی ماہ ہو گی انشااللہ "وہ اب " اسے تسلی دیتے کہہ رہی تھی وہ سوچ چکی تھی اب پھوپھو سے اس کی شادی کی بات کرے گی۔۔

یار تم کتنی اچھی ہو "تم میری کتنی اچھی دوست ہو مجھے اب معلوم ہوا ہے حالانکہ تمہارا دکھ کتنا"" بڑا ہے پھر بھی تم نے کچھ نہیں کہا "رافیہ اس کا ہاتھ تھامے محبت میں ڈوبے لہجے سے اسے کہہ رہی تھی۔۔۔

رافیہ سب میرا نصیب تھا' جس پر میں راضی ہوں، مجھے ایک خوبصورت تحفہ اللہ نے دیا اس" شہادت کے بدلے میں ایک شہید کی بیوہ ہوں یہ میرے لیے فخر کی بات ہے "تمہارا بھی اپنی خوشی پر پورا حق بنتا ہے تم فکر مت کرو آج ہی بات کرتی ہوں پھوپھو سے "ایمن نے اس کے محبت بھرے ہاتھوں کو تھام کر کہا۔۔۔

بہت شکریہ یار "اب وہ اس کے گلے لگی بہت چہک رہی تھی۔۔۔"

©©©©©©©©©©©©©©©©©©

اسلام علیکم !"وہ راحیلہ بیگم کے کمرے میں آئی جہاں راحیلہ بیگم بیڈ پر لیٹی تھی اور ساتھ اشعر بھی ان کے پاس صوفے پر بیٹھا موبائل میں مصروف تھا۔۔۔ایمن کی آواز پر اس نے اس کی

طرف دیکھا آج چار ماہ سے زیادہ وقت ہو چکا تھا جب اس نے ایمن کو دیکھا تھا آخری دفع اس نے ایمن کو ہسپتال سے گھر آتے دیکھا تھا اس کے بعد وہ عدت میں بیٹھ گئی تھی تو وہ اشعر جب گھر ہوتا تھا تو کمرے میں ہی رہتی تھی۔۔۔۔وہ کافی کمزور لگ رہی تھی شاید جو زخم اسے ملا تھا وہ اسے کمزور کر چکا تھا ایمن کو دیکھ کر اسے بے تحاشا افسوس ہوا تھا۔۔۔

وعلیکم السلام !اشعر نے منہ ہی منہ میں اس کے سلام کا جواب دیا تھا۔۔

کیا ہوا ایمن بیٹھو نہ ؟راحیلہ بیگم اٹھتے ہوئے اس کہنے لگی ساتھ اسے اپنے پاس بیٹھنے کا اشارہ کیا جس پر وہ ان کے ساتھ آکر ٹک گئی۔۔۔

اشعر نے دوبارہ اپنی نظریں موبائل سکرین کی طرف کرلیں۔۔۔

دبیر کہاں ہے ایمن اسے اکیلا روم میں کیوں چھوڑ آئی ہو؟راحیلہ بیگم نے سب سے پہلے دبیر کا پوچھا اپنے پورے میں ان کی جان بستی تھی ایک وہی تو اب ان کے جینے کی وجہ تھا۔۔۔

وہ اکیلا نہیں ہے پھو پھو ماسی ہے اس کے پاس ویسے بھی وہ سو رہا تھا" ایمن نے ان کی فکر مندی" کو دیکھتے تفصل سے دبیر کے متعلق بتایا

پھو پھو میں رافیہ کے متعلق بات کرنا چاہتی ہوں" وہ فوراً مدعے پر آئی تھی۔۔۔"

کیا؟راحیلہ بیگم نے اس سے سوال کیا اس کی بات سن کر اشعر بھی اس کی طرف متوجہ ہوا۔۔۔موبائل کو وہ اب سائیڈ پر رکھ کر اس کی بات سننا چاہتا تھا۔۔۔

ہمیں اب ان دونوں کی شادی کر دینی چاہیئے پھو پھو"راحیلہ بیگم کو اس کی بات سن کر ایک دم" مہندی کی رات کا منظر یاد آیا تو ان کی آنکھیں بھیگ گئیں۔۔۔۔

یہ سب تمہیں اس نے کہا ہے نہ کہنے کو؟اس کی بات پر اشعر نے فوراً اس سے سوال کیا۔۔۔۔

اگر اس نے کہا بھی ہے تو کیا ہوا کچھ غلط نہیں ہے اس میں "ایمن نے بھی اس کی طرف دیکھتے" اسے جواب دیا۔۔۔راحیلہ بیگم ان دونوں کو دیکھ رہی تھی جو آپس میں بحث کرنے لگے۔۔۔

میں خود سے بات کرلوں گا ممی" آپ چھوڑیں "اشعر نے ایمن کی بات کو نظر انداز کرتے" راحیلہ بیگم کی طرف دیکھے کہا۔۔۔

تم کیا بات کرو گے وہ ٹھیک کہہ رہی ہے آخر وہ کب تک تمہارے نام کو لے بیٹھی رہے گی ویسے" بھی جو حادثہ ہمارے ساتھ ہوا اس میں اس کا کوئی قصور نہیں ہے "اشعر کی بات سن کر ایمن کو غصہ آیا جس پر وہ کھری کھوٹی اسے سنانے لگی۔۔۔

ہاں تم ٹھیک کہہ رہی ہو میں بات کرتی ہوں تمہارے بابا سے پھر ہم نئی تاریخ رکھیں" گے "راحیلہ بیگم ایمن کہ تمام باتوں سے متفق تھی اسی لیے انہوں نے حامی بھرتے کہا۔۔۔

آپ کچھ نہیں کہیں گی پاپا سے ممی ابھی وہ وقت نہیں آیا جب اس طرح کی بات کی" جائے "اور ویسے بھی آپ اس کی باتوں پر توجہ نت دیں یہ اپنی بیسٹ فرینڈ کی محبت میں آندھی ہو رہی ہے "اپنی بات مکمل کرتے اشعر نے ایمن کی طرف گھور کر دیکھتے اس سنایا۔۔۔

ممی وہ بہت پریشان ہے "ایمن نے اس کی گھوری کی پرواہ کئے بغیر کہا۔۔۔"

ہاں ہاں فکر مت کرو ایمن "راحیلہ بیگم نے اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھتے اسے کہا۔۔۔۔"

تم اس معاملے سے دور رہو ایمن تو اچھا ہو گا "اشعر نے دروازے کے پاس جا کر اسے مخاطب" کرتے کہا اور خود روم سے باہر نکل گیا۔۔۔اس کی بات پر ایمن کی آنکھیں ایک دن نم ہوئی۔۔۔

چھوڑو اسے میں سب سنبھال لوں گی تم دبیر کو لے کر آؤ میرے پاس جلدی "آنکھوں کی نمی کو" چھپایا وہ پھوپھو کی بات سنتے روم سے نکل گئی۔۔۔

©©©©©©©©©©©©©©©©©.

ایم سوری!اشعر نے کچن میں ماسی کے ساتھ ہاتھ بٹاتی ایمن کو دیکھے کہا ایمن کی پیٹھ اس کی طرف تھی جس پر اس نے مڑ کر اسے دیکھا۔۔۔

پر کیوں؟ایمن نے لاپرواہ انداز اپناتے کہا ماسی کچن سے نکل کر جا چکی تھی۔۔۔

ممی نے بتایا تم میری باتوں سے ہرٹ ہوئی ہو"اشعر نے اپنی فولڈ کی شرٹ ہے سلیو کو مزید فولڈ" کرتے کہا۔۔وہ اپنی کل اس سے کی گئی باتوں کی وجہ سے معذرت کر رہا تھا۔۔۔

تم نے سہی کہا تھا تمہاری زندگی ہے تو تمہاری مرضی ہی ہونی چاہیے مجھے اس میں مداخلت نہیں" کرنی چاہیے۔۔"ایمن خود کو مصروف ظاہر کرتے اسے جواب دینے لگی۔۔۔

میر اوہ مطلب نہیں تھا ایمن "اشعر نے قدرے شرمندہ ہوتے کہا۔۔۔"

بیگم صاحبہ بابا رو رہے تھے تو میں اسے لے آئی...ماسی دبیر کو لاتے اس کی طرف دیتے بتانے لگی۔۔۔

چاچو کی جان کیا ہوا؟اس کے تھامنے سے پہلے ہی اشعر ماسی کی گود سے دبیر کو لے چکا تھا جس پر ایمن نے اپنے ہاتھ پیچھے کئے۔۔۔

اشعر کی بات کہنے کی دیر تھی وہ چھوٹا سا بچہ مزید رونے لگا۔

افف !اشعر ایسے نہیں پکڑتے وہ ابھی بہت چھوٹا ہے "ایمن نے اشعر کو دیکھا جو دبیر کو جھنجھوڑ" کر پکڑ چکا تھا اسی وجہ سے دبیر زیادہ رونے لگا تھا اس کی گردن نیچے کی طرف لڑھک رہی تھی۔۔۔

اوہ سوری! اب۔ مجھے کیا پتہ بچوں کو کیسے پکڑتے ہیں" اشعر نے فوراً اسے ایمن کی طرف بڑھایا"
جس پر ایمن نے جلدی سے اپنے بیٹے کو تھامہ ماں کی گود میں آتے ہی وہ فوراً خاموش ہو گیا۔۔۔

کتنا تیز ہے یہ اپنی ماما کی گود میں آکر فوراً چپ ہو گیا" اشعر نے ہنستے ہوئے کہا۔۔۔"

ہاں اپنے چاچو پر گیا ہے نہ" ایمن نے مزاح کے انداز میں کہا۔۔۔"

یہ تو اچھی بات ہے نہ شکر اپنی ممی جیسا نہیں ہے" اشعر نے بھی اسی انداز میں کہا۔۔۔"

کیا مطلب ہے تمہارا" ایمن نے اس کی بات پر اسے گھورتے ہوئے پوچھا۔۔۔"

"

کچھ نہیں کچھ نہیں مذاق کر رہا ہوں۔۔" اشعر نے فورا کہا۔۔۔"

اسے مجھے دو تھوڑی دیر "اشعر نے ایمن سے دبیر کو لینا چاہا۔۔۔"

اسے بھوک لگی ہے یہ اس لیے رو رہا ہے تم شام میں لے لینا اسے "ایمن نے اسکی رونے کی وجہ بتائی۔۔۔ایمن اسے لیے روم میں چلی گئی اس کے پیچھے ہی اشعر بھی کچن سے نکل گیا۔۔۔

©©©©©©©©©©©©©©©©

""اسد بھائی، راحیلہ ہم ایمن کو گھر لے کر جانے آئیں ہیں ویسے بھی اس کی عدت ختم ہو چکی ہے"

ایمن کی ماں، تائی، چاچی، چاچو، تایا سب اس وقت اسد علی خان کے سامنے بیٹھے ان سے ایمن کے لے کر جانے بات کرنے آئے تھے۔۔۔۔

پر کیوں بھائی یہ ایمن کا گھر ہے وہ اس گھر کا حصہ وہ کیوں جائے گی یہاں سے "راحیلہ بیگم نے قدرے پریشانی سے ان کی بات سن کر جواب دیا۔۔۔۔

اب ایسا ممکن نہیں راحیلہ وہ اب تمہارے بیٹے کی نکاح سے بھی نکل چکی ہے اب اس گھر میں" اس کا رہنا مناسب نہیں "راحیلہ کی بات سن کر ان کے بڑے بھائی نے انہیں سمجھانا چاہا۔۔۔۔

وہ میرے پوتے کی ماں ہے بھائی" اپنے بھائی کی باتیں سن کر اسے حقیقتاً دکھ ہو رہا تھا پر وہ بھی" اپنی جگہ غلط نہیں تھے۔۔۔

پوتے کی ماں تو وہ ہمیشہ رہے گی راحیلہ، وہ اس گھر میں کس حیثیت سے رہے گی۔۔۔اب کی بار تائی نے معاملے کی نزاکت کو سمجھانا چاہا۔۔

بھابھی، ایمن کی ماں بھی روبیوہ ہو کر اسے گھر میں رہی تھی "راحیلہ بیگم نے ایمن کی ماں کی کم" عمری میں بیوگی کو بیان کیا۔۔

تو تم کیا چاہتی ہو راحیلہ ایمن بھی ویسی ہی زندگی بسر کرے، ان کے ساتھ بھی اماں نے زیادتی کی تھی ہمیں اس وقت ان کا سوچنا چاہیے تھا ایک بیٹی کے سہارے انہوں نے اپنی جوانی برباد کر دی جس چیز کی اجازت شریعت عورت کو دیتی ہے ہم کون ہوتے ہیں ان سے یہ حق چھننے والے۔۔۔اب کے دھواں دھار طریقے سے تمام دلائل کے ساتھ ساجد صاحب نے انہیں سمجھانا چاہا۔۔۔

"

آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں" اسد علی خان ان کی بات سمجھتے کہنے لگے۔۔۔ایمن کی ماں خاموش" صوفے پر بیٹھی آنسو بہار ہی تھیں اپنی قسمت کو اپنی بیٹی کی قسمت سے مشابہت رکھے سوچ کر وہ بس رو رہی تھیں پر اپنی جیسے خالی زندگی وہ اپنی بیٹی کی نہیں چاہتی تھیں۔۔۔

اس کا کوئی اور حل بھی تو ہو سکتا ہے نہ ؟راحیلہ بیگم نے اپنے پوتے کی جدائی کو سوچتے فوراً کچھ اور حل نکالنے کو کہا۔۔۔

اس کا حل ایمن کی شادی ہی ہے، تمہارا پوتا جب بڑا ہو گا اس کا جب دل کرے تو وہ تمہارے پاس آجائے گا اب ہم چھوٹے سے بچے کو اس کی ماں سے جدا تو نہیں کر سکتے نہ ؟رفیق صاحب نے اپنی بہن کو تحمل سے سمجھانا چاہا۔۔۔

باجی ابھی تو ویسے بھی کوئی رشتہ دیکھیں گے، اس پر بھی وقت لگے گا جب کوئی اچھا رشتہ تب ہی" ایمن کی شادی کریں گے ابھی اسے منانا بھی کوئی کم مشکل نہ ہو گا" اب کے تائی نے مزید بات کو اندر تک لے جا کر بات کی جس پر سب ہی اتفاق کر رہے تھے سوائے راحیلہ کے۔۔۔

میں اپنے بیٹے کی جدائی تو برداشت کر گئی بھابھی پر اپنے پوتے کی جدائی برداشت نہیں کر پاؤں" گی" راحیلہ بیگم نے زارو قطار روتے ہوئے کہا۔۔۔

باجی پلیز حوصلہ کریں، سب اچھا ہو گا، وقت ہر زخم کو بھر دیتا ہے۔۔۔ اب کی بار ایمن کی ماما نے راحیلہ کے برابر میں بیٹھے اسے تسلی دی۔۔۔

ہم اشعر اور ایمن کا نکاح ابھی تو کر سکتے ہیں نہ اس سے ایمن ہمیشہ کے لیے میرے پاس رہے" گی" راحیلہ نے بیگم نے ایک دم کہا۔۔

کیا؟راحیلہ بیگم کی بات سن کر سب ایک دم حیران ہوئے ایک دوسرے کی شکل دیکھنے لگے۔۔۔۔

ہاں نہ کہیں نہ کہیں ایمن کی جب شادی کریں گے تو اشعر کیوں نہیں اس سے ایمن اور دبیر " میرے ساتھ تو رہے گے نہ ہمیشہ "راحیلہ کا یہ فیصلہ سب کو خود غرضی لگ رہا تھا پر وہ ایک ماں تھی جو اپنے بیٹے کی نشانی کو خود سے دور نہیں کر سکتی تھیں۔۔۔۔

پر یہ غلط ہے راحیلہ بیگم اشعر سے منسوب لڑکی کے ساتھ وہ اس کے نام پر کافی عرصے سے بیٹھی ہے۔۔۔اسد صاحب کو اس وقت اپنی بیوی خود غرض لگ رہی تھی ساتھ وہ ان کی کنڈیشن بھی سمجھ رہے تھے۔۔۔۔

اس لڑکی کو کوئی بھی اچھا رشتہ مل جائے گا اسد، پر ہمیں ہمارے احمر کی نشانی دوبارہ نہیں ملے گی" میں نہیں رہ سکتی اس کے بغیر پلیز آپ سب لوگ میری حالت سمجھنے کی کوشش کرو میں"راحیلہ بیگم نے روتے ہوئے سب کے آگے ہاتھ جوڑ دیئے تھے۔۔۔۔

سب لوگ راحیلہ کی حالت دیکھ کر پریشان تھے وہی ایمن کی زندگی کا سوال تھا فلحال سب نے حالات پر سب کچھ چھوڑ دیا تھا۔۔۔ایمن ان کے ساتھ آج نہیں گئی تھی کیونکہ راحیلہ بیگم کی طبیعت خراب ہونے لگی تھی جس پر سب نے اسے ابھی یہیں رکنے کو کہا تھا۔۔۔سب بڑوں کے بیچ ہوئی باتوں کا ابھی گھر میں کسی کو علم نہیں تھا سب نے ایک دوسرے کو منع کر رہا تھا کہ ایمن کو کسی بات کا فلحال علم نہ ہو۔۔۔

"پھوپھو کچھ کھالیں، اس طرح تو زیادہ طبیعت خراب ہو جائے گی"۔۔۔ایمن راحیلہ بیگم کے کمرے میں ان کا کھانا لے آئی انہیں بخار تھا جس کی وجہ سے وہ نڈھال ہو چکی تھی۔۔۔

دبیر کہاں ہے؟راحیلہ بیگم نے اس کے سوال کو نظر انداز کئے پوچھا۔۔۔

"وہ اشعر کے پاس ہے'اشعر اسے اپنے روم میں لے گیا ہے جہاں اس کی دوست بھی آئے ہوئے ہیں شاید انہیں دکھانا تھا دبیر کو"راحیلہ کے پوچھنے پر ایمن نے تفصیل میں بات بیان کی۔۔۔

اشعر کے ساتھ کتنا خوش رہتا ہے نہ؟راحیلہ بیگم کسی نہ کسی طرح ایمن سے وہ بات کرنا چاہتی تھی جو انہیں اندر ہی اندر کھا رہی تھی۔۔۔

جی پھوپھو خوش تو وہ آپ کے ساتھ اور پاپا کے ساتھ بھی رہتا ہے"ایمن نے ان کی بات پر سب" کا ذکر کیا نہ جانے ایمن کو ان کی بات کرنے کے انداز سے عجیب لگا۔۔

ہاں یہ تو ہے۔۔۔راحیلہ بیگم نے فوراً اس کی بات کی تائید کی۔۔۔

"

آپ یہ بریڈ لیں میں جوس بھی لاتی ہو"ایمن نے جیم لگے بریڈ کو راحیلہ کی طرف بڑھاتے کہا" اور خود جوس پینے چلی گئی۔۔۔۔۔۔

©©©©©©©©©©©©©©©©©©©©©©©©©

آجاؤ اندر!ایمن نے گیٹ ناک کیا تو اندر سے اشعر کی آواز آئی۔۔۔۔

دبیر کہاں ہے؟ایمن نے اندر داخل ہوتے دبیر کے متعلق پوچھا کیونکہ اسے وہ اشعر کے روم میں کہیں دکھائی نہیں دیا۔۔۔

اس زبیدہ(ماسی) لے گئی وہ سوچکا تھا تو میں نے اسے روم میں بھیجوا دیا۔۔۔اشعر نی تفصیل سے بتایا۔۔۔

تم سموکنگ کر رہے تھے؟ایمن کے نتھنوں سے سگریٹ کی بدبو روم میں انٹر ہوتے ہی ٹکرائی تھی۔۔۔۔

نہیں نہیں تو!اشعر نے گڑبڑا ادھر ادھر دیکھتے کہا۔۔۔

جھوٹ مت بولو اشعر!ایمن نے اسے گھورا۔۔

ہاں جب سے بھائی گئے ہیں تب سے سموکنگ شروع کی ہے مجھے وہ سکون دینے لگی ہے میں ان چار ماہ میں سموکنگ کے سہارے ہی یہاں تک ہوں.... اشعر نے اپنا جھوٹ پکڑے جانے پر اسے سچ بتایا۔۔۔

اس کی بات سن کر ایمن کی آنکھ ایک دم نم ہو گئی وہ شخص آج بھی ایمن کے دل میں تھا وہ اسے دن رات یاد کرتی تھی اسے بھولنا ناممکن تھا پر اپنے بیٹے کی خاطر وہ زندگی کے دن کاٹ رہی تھی.... پر اشعر کی حالت کو دیکھ کر اسے آج زیادہ افسوس ہوا آخر اس نے بھی تو اپنا پیارا بھائی کھویا تھا۔۔۔ اس کا دکھ بھی اسی کی برابر تھا۔۔۔

پر یہ تو غلط ہے اشعر تم رافیہ سے بات کیا کرو تمہارا اسٹریس کم ہو گا" ایمن نے اسے صلاح دی"۔۔

یہ تمہاری ہر بات رافیہ پر ہی کیوں آ کر رکتی ہے؟ اشعر نے قدرے غصے بھرے لہجے میں کہا۔۔۔

وہ تمہاری منگیتر ہے اشعر "ایمن نے اس کی بات سن کر اسے یاد دلایا۔۔۔۔"

ہاں پتہ ہے مجھے اس سے بات کر کے مجھے اور اسٹریس ہونے لگتا ہے اس لڑکی کو شادی کے علاوہ کوئی بات نہیں سوجھتی۔۔۔۔اشعر نے رافیہ کے متعلق انتہائی ناگوار لہجے اپناتے کہا۔۔۔

تم کس لہجے میں اس کے متعلق بات کر رہے ہو؟ایمن نہ وہی کھڑے کھڑے کہا۔۔۔

تم جاسکتی ہو!اشعر نے گیٹ کی طرف ہاتھ سے اشارہ کرتے اسے باہر کی راہ دکھائی۔۔۔

تم انتہائی بد تمیز،اکھڑ لڑکے ہو"ایمن اسے لعن طعن کرتی روم سے نکل گئی وہ ہمیشہ سے منہ " پھٹ کا اہالی سالڑکا تھا پر وہ اب اس سے جس لہجے میں بات کر رہا تھا اسے اس پر بے تحاشا غصہ آیا۔۔۔

©©©©©©©©

ایمن کافی دن بعد اپنی ماما کے گھر آئی تھی۔۔۔وہاں سب کزنز اس تماشے بہت محبت سے مل رہے تھے، ساتھ اس کے بیٹے کو بھی ہاتھ کا چھالہ بنایا ہوا تھا ایمن کا ارادہ تھا وہ کچھ دن رکیں گی۔۔۔۔۔انوشے آپی شرمندہ شرمندہ سی تھیں انوشے کی شرمندگی اس کے رویے سے نظر آرہی تھی ایمن اس سے پہلے جیسی محبت سے مل رہی تھی۔۔۔۔

تائی آریان کی شادی کب کرنی ہے؟ایمن نے اپنے روم میں اپنے ساتھ بیٹھی تائی کو مخاطب کرتے کہا۔۔۔ان کی بیٹے آریان کا نکاح ہو چکا تھا اس کی شادی ایمن کے ساتھ ہوئے اتنے بڑے حادثے کی وجہ سے ڈیلے کر دی گئی تھی۔۔۔

ایمن سب سے بلکل نارمل مل رہی تھی وہ اپنی وجہ سے پہلے ہی سب کو بہت پریشان دیکھ چکی تھی اس کے ساتھ جو ہوا تھا وہ سب اس کا نصیب تھا وہی سب نے اس کا بہت ساتھ دیا تھا۔۔۔۔۔

بس جلد کی کر دیں گے ایمی بیٹا" وہ پیار سے ایمن کو بتانے لگی۔۔۔"

جی تائی اب تو ہماری بھائی صاحب بہت جلدی میں ہونگی ہاہاہا!وہاں پھوپھو سے بھی کہا اشعر اور " رافیہ کی جلدی سے شادی کر دیں بہت وقت ہو چکا ہے۔۔۔"ایمن تائی سے باتیں کرتی ساتھ اشعر کی شادی کی بات بھی چھیڑ چکی تھی۔۔۔

تم سے ایک بات کرنی تھی ایمن "تائی نے قدرے گھبرائے ہوئے کہا وہ ڈر رہی تھیں کہیں" ایمن ان سے ناراض ہی نہ ہو جائے۔۔۔

آپ کو کب مجھ سے بات کرنے کی اجازت لینے ضرورت آن پڑی تائی "ایمن اپنے بیگ میں " سے دبیر کے وائبز اور ڈائیپر نکالے سائیڈ پر رکھتے کہنے وہ جب سے آئی تھی تب سے وہ گھر میں سب کے پاس ہی تھا ایمن کے ہاتھ کسی نے اسے دیا ہی نہ تھا۔۔۔

URDUNovelians

ایمن میں جو تم سے بات کر رہی ہوں اسے ٹھنڈے دماغ سے سوچنا جذباتی مت ہونا" تائی نے " ایمن کے ہاتھوں کو تھامے اسے اپنی بات کے لیے تیار کرنا چاہا۔۔۔

آخر ایسی بھی کیا بات ہے تائی؟ایمن نے گھبرا کر ان کے ہاتھ پر اپنے ہاتھ رکھے پوچھا۔۔۔

ہم سب چاہتے ہیں تم شادی کر لو!تائی نے اس پر بم بلاسٹ کیا تھا۔۔

کیا؟یہ کیا کہہ رہی ہیں آپ تائی ایسا ممکن نہیں ہے میں احمر کی بیوہ بن کر اپنی پوری زندگی گزار دوں گی مگر ایسا مر کے بھی نہیں سوچ سکتی"تائی کی بات سے اسے کافی صدمہ پہنچا تھا پر اس نے دل کو سمجھاتے بجھاتے نم آنکھوں سے ان کے سامنے اپنی مکمل بات رکھی۔۔۔

پر تم بہت کم عمر کو ایمن،تم اکیلے کیسے اپنے بیٹے کو اتنا پیار دے سکوں گی اسے باپ کی بھی ضرورت رہی گی ایمن"تائی نے اسے پھر سے محبت سے سمجھانا چاہا۔۔

تو تائی کوئی اور میرے بیٹے کو باپ والی محبت کر بھی نہیں پائے گا یہ میرے بیٹے کا اور میرا نصیب ہے۔۔۔میری ماما نے بھی تو شادی نہیں کی تھی ہم نے بھی تو زندگی گزار لی نہ؟اس نے ان کی بات کو تحمل سے سمجھتے اپنے جذبات انہیں بتائے۔۔۔

وہ وقت اور تھا ایمن اور تم خود بتاؤ کیا تمہیں کبھی باپ کی کمی کا احساس نہیں ہوا؟ تائی نے ایک دم ایمن کی دکھتی رگ پر ہاتھ رکھا تھا۔۔۔

ایمن کی آنکھوں سے زار و قطار آنسو بہنے لگے۔۔۔اسے وہ وقت یاد آنے لگا جب اسکول میں سب کے بابا انہیں چھوڑنے آتے تھے اور وہ اپنے کزنز کے ساتھ ان کے پاپا کے ساتھ جایا کرتی تھی جب لوگ اس سے اس کے پاپا سے متعلق پوچھتے تھے وہ خاموش ہو جایا کرتی تھی۔۔۔

تمہاری حالت دیکھ کر، تمہاری محرومیاں نظر آرہی ہیں ایمن اپنے بچے کے بارے میں سوچوں جو ابھی صرف چاہ ماہ کا ہے۔۔ تائی نے اسے جذباتی دیکھ کر اپنی بات کو مزید بڑھایا۔۔۔۔

پر تائی کوئی کسی کے بچے سے وہ محبت نہیں کر سکتا جو باپ کر تا ہے اپنی اولاد سے "ایمن نے روتے ہوئے حقیت بیان کی۔۔۔

ایک انسان کر سکتا ہے تمہارے بیٹے باپ والی محبت "تائی نے یہ سہہ وقت سمجھ کر ترب کا پتہ" پھینکا۔۔۔

کون !ایمن نے ٹوٹے الفاظوں سے پوچھا۔۔۔

اشعر !تائی نے آرام سے جواب دیا۔۔۔۔ایمن کو لگا پورے گھر کی عمارت کا ملبہ اس پر ڈھ گیا ہو۔۔۔۔

تائی ؟اس کی آواز گلے میں اٹک کر رہ گئی،رندھی ہوئی آواز میں شکوہ کناں نظروں سے تائی کو دیکھتے بس وہ یہی کہہ سکی۔۔۔۔

ہاں ایمن اشعر ہی ہے جو تمہارے بیٹے کو۔۔۔۔۔تائی کی بات ابھی مکمل بھی نہیں ہوئی تھی کہ ایمن نے بیچ میں ہی روک دیا۔۔۔

پلیز تائی میں آپ کی بہت عزت کرتی ہوں، اب آپ ایسی کوئی بات مجھ سے مت کریئے گا جس پر مجھے مزید دکھ ہو۔۔۔ایمن کو یہ بات سوچ کر جھجری سی آرہی تھی وہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی اس کے گھر والے کچھ ایسا بھی سوچ سکتے ہیں۔۔۔

پر ایمن تم اپنے بچے کے لیے تھوڑا سوچوں ابھی وقت ہے ایمن "انہوں نے مزید اسے " سمجھانے کی کوشش جاری رکھی۔۔۔

تائی وہ عدد منگیتر رکھتا ہے، وہ لڑکی اس سے دیوانوں کی طرح محبت کرتی وہ میری بیسٹ فرینڈ میں کسی کی زندگی کو برباد کر کے اپنے بچے کا مستقبل نہیں بنا سکتی، اور اگر اسکی منگنی نہ بھی ہوئی ہوتی تب بھی میں کبھی اس کے بارے میں نہیں سوچتی۔۔۔ایمن نے اپنے حال دل ان کے سامنے رکھا وہ اس کی کنڈیشن سمجھ رہی تھی پر بھی اسے سمجھانے کی کوشش جاری تھی۔۔۔۔۔

تم اس وقت جذباتی ہو رہی ہو آرام سے تحمل سے سوچوں "تائی نے اٹھتے ہوئے کہا اور روم سے " نکل گئی۔۔۔

یہ میرے گھر والے ایسا سوچ بھی کیسے سکتے ہیں، اشعر جس کے بارے میں، میں نے کبھی غلط سوچ نہیں رکھی۔۔۔ایمن تائی کی باتوں کو سوچ سوچ کر رونے لگی اپنی بے بسی پر اسے بے تحاشا رونا آیا وہ ایک دم پھوٹ پھوٹ رو دی۔۔۔۔

راحیلہ بیگم پریشان سی ڈرائنگ روم میں بیٹھی تھی۔۔۔وہ سوچ سوچ کر پریشان تھی کہ کس طرح وہ اشعر سے ایمن سے نکاح کے متعلق بات کرے۔۔۔۔۔کیونکہ وہ کام انہیں خود ہی کرنا تھا۔۔۔بڑی بھابھی نے ایمن سے بات کرنے کا کہا اور انہیں اشعر سے بات کرنی تھی اسد صاحب اس معاملے سے خود کو پرے کر چکے تھے۔۔۔۔

آپ؟ اں ٹرس سے داخل ہوتی راحیلہ کی فاطمہ پر پڑی، اچانک ریحا کی ساس کو دیکھ حیران ہوئی آج وہ ریحا کے بغیر ہی آگئی تھیں ورنہ ایسا بہت کم ہوتا تھا۔۔۔

جی میں کیسی ہیں آپ؟ فاطمہ نے مسکرا کر جواب دیا۔۔

میں ٹھیک ہوں آپ کیسی اچھا لگا آپ آئیں "راحیلہ بیگم اپنی نرم دل طبیعت کی ساتھ مخاطب" ہوئیں۔۔۔

ریحا کی ساس فطرتاً اچھی خاتون تھیں۔۔۔اسد صاحب کے رشتے دار تھے وہ لوگ ہمیشہ سے اچھے تعلقات رہے تھے۔۔۔۔

حال احوال پوچھنے کے بعد راحیلہ نے فوراً ماسی کو کچھ لانے کو کہا۔۔۔۔

ایمن دکھائی نہیں دے رہی؟انہوں نے گھر میں طائرانہ نظر دوڑاتے پوچھا۔۔۔

جی وہ اپنی ماما کی طرف گئی ہے۔۔۔کافی وقت ہو گیا تھا میں نے کہا تم چلی جاؤ تھوڑی ریلکس ہو جاؤ گی۔۔۔۔راحیلہ ایمن کی متعلق تفصیل سے بتایا۔۔۔

یہ تو بہت اچھی بات ہے ویسے بہت اچھی ہے ایمن بیٹی ایسی بہو تو قسمت والوں کو نصیب ہوتی" ہے"فاطمہ ایمن کی تعریف کرنے لگی۔۔۔۔ جس پر راحیلہ مسکرا کر حامی بھرنے لگی۔۔۔۔

آپ نے ایمن کے بارے میں کیا سوچا؟اس کی شادی کے متعلق؟فاطمہ فوراً مدعے کی بات پر آئیں۔۔۔

جی؟راحیلہ کو فاطمہ سے ایسی بات کی امید نہیں تھی۔۔

میں آپ سے اپنے بیٹے زین کے لیے ایمن کا ہاتھ مانگنے آئی ہوں"وہ دبیر کو بھی دیکھ کر اسے" بچے سے بھی کوئی اعتراض نہیں ہے راحیلہ"فاطمہ نے اپنی بات مکمل کرتے راحیلہ کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھے تسلی دیتے انداز میں کہا۔۔۔۔

URDUNovelians

راحیلہ ہونق بنی فاطمہ کی شکل تکنے لگیں انہیں ان کی بات سن کر حیرت ہوئی کیا کسی کی بہو کے بھی رشتے آتے ہیں اس طرح،ابھی تو وہ اشعر سے بات کرنا چاہتی تھیں اس سے پہلے یہ سب وہ کافی تذبذب کا شکار ہوئی۔۔۔

پر زین تو شادی شدہ ہے؟" اپنے حواسوں میں لوٹتے راحیلہ بیگم نے پہلا سوال کیا۔۔۔"

وہ تو ٹوٹ گئی وہی دبئی میں کی تھی بنی نہیں آپ کو تو پتہ ہے آج کل کے بچوں کا" اس مرتبہ وہ اپنے بیٹے کی عیب پر پردہ ڈالے ایک روایتی ماں لگ رہی تھیں۔۔۔۔

آپ سوچنے کا وقت لے لیں" انہوں نے راحیلہ کے چہرے کو دیکھے کہا۔۔۔"

اتنے میں ماسی لوازمات سے سجی ٹرے لے کر آئیں اور ٹیبل پر رکھ دی۔۔۔

دراصل میں نے اپنے اشعر کے ساتھ ایمن کا نکاح پکا کر دیا ہے" وہ انتہائی آرام سے کہنے لگی۔۔۔"

کیا؟ فاطمہ بیگم کو ایک دم حیرت کا جھٹکا لگا۔۔۔

جی!راحیلہ نے بس اتنا ہی جواب دیا۔۔۔۔

پر اشعر کی تو منگنی ہو چکی ہے "فاطمہ کو یہ بات کچھ ہضم نہ ہوئی تو فوراً اشعر کی منگنی کی بات " چھیڑی۔۔۔

ختم کر دی "انہوں نے تحمل سے کہا جس پر فاطمہ بیگم کو کوئی جواب نہ بن پایا۔۔۔۔"

پر یہ بات تو بہت غلط ہے "فاطمہ نے اس لڑکی سے ہمدردی کرتے لہجے میں کہا۔۔۔۔"

URDUNovelians

میں ان کا اڈریس دے دوں گی آپ ان کے گھر رشتہ لے جانا "راحیلہ بیگم نے طنزیہ لہجہ اپناتے " کہا جس پر فاطمہ حیران ہوئی۔۔۔

اچھا میں چلتی ہوں "فاطمہ نے اپنا بیگ سنبھالتے اٹھتے ہوئے کہا۔۔۔۔"

۔کچھ کھا کر تو جائیں "راحیلہ بیگم نے تکلفانہ انداز میں کہا۔۔۔"

راحیلہ بیگم نے ان کا انٹرس سے نکلنے تک تعاقب کیا اور فوراً ریحا کو کال ملانے کا سوچتی وہ اپنے کمرے میں گئی۔۔۔۔

" ©©©©©©©©©©©©©©©©

تم نے اپنی ساس کے آنے کا مجھے کیوں نہیں بتایا ریحا "راحیلہ بیگم نے " موبائل کے دوسری طرف موجود اپنی بیٹی کو غصے بھرے لہجے میں کہا۔۔۔

مجھے کچھ پتہ نہیں ہے ممی انہوں نے یہ سب کیوں کہا وہ مجھ سے بات بھی کر کے نہیں گئی "ریحا" کو جب اپنی ساس کی حرکت کا پتہ چلا تو وہ کافی حیران ہوئی ساتھ اپنی ماں کو اپنی کا علمی کا بتانے لگی پر راحیلہ بیگم یہ بات ماننے کو تیار نہ تھی۔۔۔۔

میں نے سوچ لیا ہے اشعر اور ایمن کا نکاح کر دوں گی جلدی "راحیلہ بیگم نے اپنے ارادے سے " اپنی بیٹی کو آگاہ کیا۔۔۔

اشعر ایسا کبھی نہیں کرے گا ممی آپ کیوں اتنی خود غرض ہو رہی ہیں آپ کا بیٹا رافیہ سے محبت " کرتا ہے "ریحانے اپنی ماں کے اس قدر خود غرضی پر انہیں سمجھانا چاہا۔۔۔۔

میں۔ خود غرض ہو رہی ہوں تو ایسا ہی ٹھیک ہے آج ایک عورت آئی ہے کل اور آجائے " گی "راحیلہ بیگم کو اب اور زیادہ فکر ہونے لگی تھی۔۔۔

ممی پلیز! ریحانے انہیں ایک مرتبہ پھر سمجھانا چاہا۔۔۔۔

میرے پوتے کا سوال ہے ریحا میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے وہ میرے بیٹے کی نشانی "راحیلہ " کہتے کہتے ایک دم پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔۔

ممی آپ سنبھالیں خود کو اس طرح رونے کا کوئی فایدہ نہیں ہم کوئی اور حل نکالیں گے "ریحا نے" اپنی ماں کو سمجھانا چاہا پر وہ اس وقت سمجھے کو تیار نہیں تھیں۔۔۔

میں ہی سمجھوں سب تم ماں کی مت سمجھنا کوئی کیا میرا بیٹا ماں کے لیے محبت قربان نہیں کر سکتا؟ راحیلہ نے الٹا ریحا سے سوال کیا۔۔۔

ممی سمجھنے کی کوشش کریں پلیز! ریحا نے انہیں ایک مرتبہ پھر سمجھانا چاہا پر راحیلہ بیگم نے فون کاٹ کر اس کی بات کو ادھورا چھوڑ دیا۔۔۔۔۔۔

©©©©©©©©©©©

تم بہت برے ہو اشعر "رافیہ نے اشعر کو نروٹھے پن سے کہا وہ دونوں " اس وقت شہر کے ایک اچھے ریسٹورنٹ میں بیٹھے لنچ کر رہے تھے۔۔۔

تمہاری حرکتیں ہی ایسی ہوتی ہیں، شادی شادی لگا رکھی ہے تم نے، جب تم سے منگنی کر لی ہے تو" شادی بھی تو کروں گا نہ "اشعر نے اس کے جذباتی پن پر ٹوکتے ہوئے کہا۔۔۔۔

مجھے ڈر لگتا ہے اشعر، مجھے لگتا ہے کوئی تمہیں مجھ سے چھین لے گا" رافیہ اب اس کا مردانہ "وجاہت سے بھرپور ہاتھ پکڑے کہنے لگی۔۔

ہاہاہا! تم نہ پاگل ہو مجھے کون چھینے گا بھلا تم سے؟ اشعر نے اس کے وہم کو مزاح کے رنگ میں لیا۔۔۔۔ ہنسنے لگا۔۔۔

کیا تم مجھ سے محبت کرتے ہو؟ رافیہ نے اس سے اظہارِ محبت سننا چاہا۔۔۔۔

تم مجھے اچھی لگتی ہو رافیہ "اشعر نے سچائی بیان کرتے اس کا دل توڑا۔۔۔۔"

صرف اچھی لگتی ہوں"؟ رافیہ اس سے "محبت لفظ" سننا چاہتی تھی".......

کوئی اچھا لگتا ہے تب ہی تو اس سے محبت بڑھتی ہے رافی "اشعر نے پیار سے کہا جس پر رافیہ کے "
لبوں کو مسکان نے چھوا۔۔۔

اچھا کیا کھاؤ گی یہ بتاؤ؟ اشعر نے اس بات کا جواب دیتے ساتھ کھانے کا پوچھا۔۔۔۔

کچھ نہیں! رافیہ نے ناراضگی جتاتے منہ بنا کر کہا۔۔

افف! یہ حسینہ ناراض ہوتے کتنی اچھی لگتی ہے "اشعر نے محبت بھرے میں لہجے میں "
کہا۔۔۔رافیہ تو اس کی دیوانی تھی اس کی زرہ سی محبت دینے پر خوش ہو جایا کرتی تھی۔۔۔

تمہیں پتہ ہے اشعر تمہارے بغیر میں مر جاؤں گی "وہ اپنی جنونی محبت کا اظہار ایک مرتبہ پھر "
کرنے لگی وہ ہمیشہ اس اسے اسی طرح محبت کا اظہار کیا کرتی تھی۔۔۔

کسی انسان سے اتنی محبت کرنا اچھا نہیں ہوتا رافیہ "اشعر نے اس کی بے پناہ چاہت جو دیکھتے" اسے سمجھانا چاہا پر وہ تو دیوانی تھی اسکی کوئی بات کیسے سمجھ سکتی تھی۔۔۔۔۔

میں تم سے جنونی محبت کرتی اشعر اگر تم مجھے نہ ملے تو میں مر جاؤں گی.....رافیہ نے اسکے ٹیبل پر رکھے دونوں ہاتھ تھام کر کہا۔

کہیں نہیں جا رہا تمہیں چھوڑ کر اور اگر چھوڑنا بھی چاہا تو تمہاری وہ بیسٹ فرینڈ جو میرے گھر میں مجھے چھوڑنے دے گی کیا؟اشعر نے اس جملے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں دباتے ہوئے ایمن کی طرف اشارہ کیا کیونکہ وہ ہمیشہ اس کی سائیڈ لیتی تھی۔۔۔۔

ہاہاہا دیکھا ایک خاص بندہ میرا تمہارے گھر"رافیہ نے اترا کر کہا۔۔"

ہاں بھئی اس کی تو ماما بھی کوئی بات نہیں ٹالتیں۔۔"اشعر نے اپنے ہاتھ اٹھاتے سلینڈر کرتے" انداز اپنایا۔۔۔

ویسے اشعر تم لوگوں نے ایمن کے متعلق کچھ سوچا"رافیہ اس بار سمجھداری کا مظاہرہ کرتے دور" اندیشی کا سوچا۔۔۔۔۔

کیا مطلب کس بارے میں ؟اشعر کو اس کی بات کو اچنبہ ہوا آخر وہ کہنا کیا چاہتی ہے۔۔۔

مطلب !ایمن کی شادی کا"رافیہ نے آرام سے اپنے الفاظ ادا کئے۔۔۔۔"

یہ کیا بکواس ہے ؟اشعر نے ابرو اچکا کر غصے سے کہا۔۔۔

اشعر وہ بیوہ ہو چکی ہے وہ بہت کم عمر ہے تم لوگوں اس کی شادی کر دینی چائیئے۔۔۔رافیہ نے اس کے۔غصے کو نظر انداز کرتے اپنے تہیے سمجھداری کا مظاہرہ کیا۔۔۔

یہ فضول بات آج کی ہے آئیندہ مت کرنا ہمارے خاندان میں اپنی بہو، بیٹیوں کی دوبارہ شادی" نہیں کرتے "ٹیبل پر اپنے ہاتھ کو زور سے مارے اس نے کہا۔۔۔

پر اس میں حرج ہی کیا ہے؟ رافیہ نے اس سے وجہ جاننا چاہی۔۔۔

بس رافیہ میں نے کہا نہ اس بارے میں ہم بات نہیں کریں گے۔۔۔"اشعر نے اسے بیچ میں" ٹوکے بات ختم کی۔۔۔اس کے بعد رافیہ نے بھی اس سے پھر کوئی بھی ایمن کے بارے میں بات نہ کی۔۔۔

ممی آپ نے بلایا تھا؟ وہ یونی کے بعد رافیہ کو لنچ پر لے گیا تھا تو جیسے ہی گھر داخل ہوا ماسی نے اس تک راحیلہ بیگم کا پیغام پہنچایا۔۔۔

ہاں اشعر مجھے تم سے ایک ضروری بات کرنی ہے"اشعر اپنی ماں کے کمرے میں ان کے ساتھ" صوفے پر بیٹھا تھا جب راحیلہ بیگم نے بات شروع کی۔۔۔

جی ممی کہیں ؟اشعر نے باادب انداز میں ماں کو کہا۔۔جب سے احمر گیا تھا وہ اپنے ماں باپ کا زیادہ خیال رکھنے لگا تھا جہاں وہ ایک لاپرواہ سے ذمہ دار مرد بن رہا تھا وہیں وہ تھوڑا اکھڑ ہو چکا تھا اس میں پہلے جیسی شرارتیں نہیں رہی تھیں۔۔۔

ریحا کی ساس فاطمہ باجی آئیں تھیں "راحیلہ نے اپنی بات شروع کی۔۔۔"

آپی بھی آئیں تھیں کیا؟اشعر نے ریحا کے بارے میں بھی پوچھا کیونکہ وہ ہمیشہ ریحا کے ساتھ ہی آیا کرتی تھیں۔۔۔

نہیں وہ کسی کام سے آئیں تھیں "انہوں نے ٹھنڈے ٹھار لہجے میں کہا۔۔"

کیسا کام ؟اشعر نے قدرے تجسس سے پوچھا۔۔۔

ایمن کا رشتہ زین کے لیے لائیں تھیں "راحیلہ نے اشعر پر ایک بن بلاسٹ کیا اس کی آنکھیں " حیرت سے پھیلیں۔۔۔

ان کی ہمت کیسے ہوئی ایسی فضول بات کرنے کی؟ اشعر نے ابرو اچکائے اپنی سرخ ہوتی آنکھوں سے کہا۔۔۔۔

اس میں برائی ہی کیا ہے؟ راحیلہ بیگم آرام سے اسے مدعے پر لانا چاہتی تھیں اسی تحمل سے کہا۔۔۔

برائی؟ ممی آپ کو اس میں کچھ برائی نہیں دکھ رہی وہ آپ کی بہو کا رشتہ مانگ رہی ہیں اپنے زمانے بھر کے بدنام ٹھرکی بیٹے کے لیے"؟ اشعر نی غصے سے ممی کی طرف دیکھ کر کہا۔۔اس شخص کے لیے نفرت اس کے لہجے میں واضح تھی

تو یہ برائی ہے کہ وہ شخص اچھا نہیں؟ راحیلہ نے ایک مرتبہ پھر اس کی جانب سوال بڑھایا۔۔۔

"

ممی حد ہے ویسے کیا آپ جانتی نہیں ہمارے یہاں گھر کہ بیٹی بہوں کی شادی دوبارہ نہیں کی" جاتی" اشعر نے اپنی پرانی روایت کو اجاگر کرتے کہا۔۔۔

اب وہ زمانہ نہیں رہا اور ویسے بھی بھائی صاحب بھی کل آئے تھے ایمن کو لینے اسی لئے آئے" تھے اس کی شادی کر سکیں" راحیلہ نے اپنی بڑے بھائی کی بات بھی اشعر کو بتائی۔۔۔۔

وہ میرے بھائی کی بیوہ ہے ممی اس طرح تو ہمارا دیبر رُل جائے گا" اب کے اشعر نے تھوڑے" سخت لہجے میں کہا۔۔

بیوہ ہے اشعر بیوی نہیں ہے" اب وہی اس کا فیصلہ کریں گے ہم کچھ نہیں کہہ سکتے" انہیں۔۔۔۔راحیلہ بیگم نے اپنے ہاتھ کھڑے کرتے اسے حقیقت کا آئینہ دیکھایا ......

ہاں دبیر کی فکر تو مجھے بھی ہے اشعر میں اس کے بغیر نہیں رہ سکتی اور اس کی ماں سے ہم اسے "
الگ نہیں کر سکتے۔۔۔"راحیلہ بیگم نے چہرے پر پریشانی کے واضح اثرات لاتے کہا۔۔۔

اس کا کوئی اور حل بھی تو نکالا جا سکتا ہے نہ ممی؟ اشعر نے اپنی ماں کی بات پر پریشان
ہوتے کہا۔۔۔

اس کا ایک ہی حل ہے اشعر "راحیلہ نے اپنی بات کہنے کا یہ سہی موقع دیکھتے کہا۔۔۔"

کیا؟ وہ بلکل ممی کی طرف متوجہ پوچھنے لگا۔۔۔

تم ایمن سے نکاح کر لو"راحیلہ بیگم نے اسے انتہائی تحمل سے مشورہ دیتے انداز میں کہا۔۔۔۔"

کیا؟اشعر کو ماں کی بات سن کر تین سو بیس والٹ کا فرنٹ لگا وہ فوراً صوفے سے اٹھ کھڑا ہوا اسے لگا شاید وہ کچھ غلط سن چکا ہے۔۔۔

......ہاں یہی حل ہے اشعر پلیز تم ایمن سے نکاح کر لو" اب کے ان کے لہجے میں التجا تھی"

ممی یہ اپکس طرح کی بات کر رہی ہیں آپ یہ سوچ بھی کیسے سکتی ہیں؟اشعر کو ماں کی بات سن کر گہرا صدمہ پہنچا۔۔۔وہ سمجھ نہین پا رہا تھا آخر اسکی ماں ایسا کیسے سوچ سکتی ہیں۔۔۔

اشعر یہ بہترین حل ہے دبیر کو ساتھ رکھنے کا"راحیلہ بیگم نے بیٹے کی بات سن کر ایک مرتبہ پھر" سمجھانا چاہا۔۔۔

یہ ناممکن ہے اور پلیز ایمن سے مت کہیئے گا ورنہ وہ آپ سے بد ظن ہو جائے گی۔"اشعر اس بات کو یہی رفع دفع کرنا چاہا ساتھ ماں کو ایمن سے ایسی بات کرنے کو منع کیا۔۔۔

کیوں ناممکن ہے تم ایمن کی فکر مت کرو اس سے بڑی بھابھی بات کر لیں گی وہ راضی ہو جائے "
گی "اشعر کو کھڑے دیکھ اسے بیٹھنے کا کہتے ساتھ راحیلہ بیگم نے وہی بات دہرائی۔۔۔۔

ممی پلیز !وہ ماں کو ہاتھ کے اشارے سے روکتا کمرے سے واک آؤٹ کرنے لگا جب ماں کی بات
پر پلٹا۔۔۔

اشعر تمہیں میری قسم پہلے میری بات مکمل سن لو!راحیلہ بیگم نے اسے جاتے دیکھ پیچھے سے
پکارا۔

ممی پلیز اس طرح ایموشنلی بلیک مت کریں مجھے۔۔۔اشعر نے اپنی ماں کی بات سن کر پلٹا اور ان
کے پاس جا کر اپنے ہاتھ جوڑے کہا۔۔۔۔

"

تم مجھے سمجھنے کی کوشش تو کرو اشعر "راحیلہ بیگم نے اس کے جڑے ہاتھوں کو تھامے کہا۔۔"

کیا سمجھوں ممی؟رافیہ کے ساتھ میں انگیج ہوں وہ مجھ سے محبت کرتی ہے میں نے اس سے شادی کا عہد کرر کھا ہے ممی! آپ کیوں نہیں سمجھ رہیں؟اشعر نے انتہائی بے بسی سے اپنی ماں کو کہا۔۔۔ آج وہ خود کو انتہائی مجبور تصور کر رہا تھا۔۔۔

"اس کی شادی کسی بھی اچھے گھرانے میں ہو جائے گی،، پر میں اپنے ہوتے ہر کمپر ومائز نہیں کر سکتی۔"اس کی بات کا انتہائی تحمل سے جواب دیتے راحیلہ بیگم نے کا کہا۔۔۔

"ایمن کی شادی کر دیں آپ کسی سے "اس نے آرام سے کہا۔۔۔اسے یہی حل ٹھیک لگا جس سے وہ بھی اس صورتحال سے بچ سکتا تھا اور رافیہ سے کی گئی منگنی بھی نبھا سکتا تھا۔۔۔

"میں ایمن کے لیے نہیں کرر ہی یہ سب، یہ سب میں اپنے دبیر کے لیے کر رہی ہوں جو میرے شہید بیٹے کی آخری نشانی ہے"راحیلہ نے انتہائی غصے سے اپنے بیٹے کی پیش کردہ تجویز پر اس جھاڑا۔۔۔۔

اپنی ماں کی بات سن کر اسے جھٹکا لگا۔ اس کی ماں تو ایسی خود غرض نہیں تھی۔۔۔ آج اسے اپنی ماں انتہائی خود غرض لگی جو صرف اپنے پوتے کا سوچ رہی تھی ایمن بھی ان کی فکر میں کہیں نہیں تھی۔۔۔ پر وہ ایک ماں کے دل کو نہیں سمجھ سکتا تھا۔۔۔

پر ممی یہ ممکن نہیں ہے "اس نے بس اتنا ہی کہا۔۔۔"

ہاں تو یہ کہو نہ ممی میں آپ بات نہیں مان سکتا، تم سے تو اچھا میرا بیٹا احمر تھا۔۔۔ میں اس سے ایک بات کہتی تھی لاکھ مرتبہ جی کرتا تھا۔۔ تم سے تو آج تک میں نے کچھ نہیں مانگا۔۔۔ راحیلہ بیگم کہتے کہتے پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔۔۔ وہ اب اشعر کو مزید ایموشنلی ویک کر رہی تھی۔۔۔

ممی روئے تو مت "اشعر نے انہیں کندھے پکڑے سائیڈ پر بیٹھانا چاہا۔۔"

دور ہو جاؤ میری نظروں سے نکل جاؤ ابھی اور اسی وقت اس کمرے سے۔۔۔اس کا ہاتھ زور سے جھٹکے انہوں نے اسے پرے دھکیلا۔۔۔

ممی!اشعر نے انہیں ایک مرتبہ پھر سنبھالنا چاہا۔۔

نکل جاؤ اشعر یہاں سے 'اس سے پہلے میں اپنے ساتھ کچھ کرلوں" ممی کی بات سن کر وہ دن ڈرا" اور روم سے نکل گیا۔۔۔

راحیلہ بیگم جانتی تھی اب اشعر ان کی بات مان کر ہی رہے گا کیونکہ وہ اپنے بیٹے کو اچھی طرح جانتی تھیں وہ کبھی بھی ان کی کوئی بات نہیں موڑ سکتا۔۔۔

©©©©©©©©©©©

کیا سوچا ہے پھر تم نے؟ایمن اپنے کمرے میں بیٹھی دبیر کے ساتھ باتیں کرنے میں مصروف تھی جب رمشا آپی اس کی پاس آکر بیٹھی پوچھنے لگیں۔۔۔رمشا انوشے کی بڑی بہن تھی وہ بہن سے بچپن سے ہی بہت محبت رکھتی تھی وہ شادی شدہ تھی ایمن کا خیال وہ ہمیشہ رکھتی

تھی۔۔۔اس کے خود کے دو بچے تھے اس لیے وہ کم ہی یہاں آیا کرتی تھی وہ ہر وقت انہیں میں مصروف رہتی تھی۔۔۔۔۔

کس بارے میں آپی؟ایمن جان کر ناسمجھ بنی۔۔۔۔۔

اشعر سے نکاح کے سلسلے میں؟رمشا نے دوک ٹوک پوچھا۔۔۔۔

میں نے تائی کو پہلے ہی منع کر دیا ہے یہ ممکن نہیں ہے آپی میں نے اشعر کے متعلق کبھی ایسی سوچ نہیں لائی اپنے ذہن میں۔۔۔۔اور ویسے بھی وہ میری بیسٹ فرینڈ کی محبت ہے میں اسے دکھ نہیں دے سکتی۔۔۔۔۔ایمن نے رمشا آپی کے سامنے مکمل وجوہات کے ساتھ اپنی بات رکھی۔۔۔۔

تھوڑی سی خود غرض ہو کر سوچو ایمن "اپنے لئے نہ سہی اپنے بچے کے لیے۔۔۔۔رمشا نے" اسے ایک مرتبہ پھر سمجھانا چاہا۔۔۔۔۔

میں کچھ بھی نہیں سوچنا نہیں چاہتی آپی پلیز آپ مجھے سمجھانے کے بجائے گھر والوں کو سمجھائیں پتہ نہیں کس نے یہ بات ان کے ذہن میں ڈالی ہے۔۔۔وہ رمشا سے دل کھول کر اپنی بات کر رہی تھی رمشا اس کی کفیت سمجھتی ہر پھر بھی وہ چاہتی تھی اس چھوٹی سی لڑکی کی زندگی میں بھی خوشیاں آئیں۔۔۔۔

کیا سوچا پھر تم نے؟ایمن کو سب ڈرائینگ روم میں بیٹھ کر اس سے پوچھنے لگے۔۔۔۔وہاں ایک بیٹھک سی لگ گئی تھی۔۔۔جہاں درمیان میں ایک صوفے پر ایمن دبکی بیٹھی اور ارد گرد گھر کے تمام بڑے موجود تھے۔۔۔ایمن کو ان کی نظریں چبھتی ہوئی محسوس ہو رہی تھیں۔۔۔وہ خود کو مجرم تصور کرنے لگی۔۔۔۔

کچھ نہیں!ایمن نے یک لفظ کہا۔۔وہ سب کی نظروں سے پزل ہوتی نظر جھکا کر کہہ رہی تھی۔۔۔

تو ٹھیک ہے تمہاری شادی تو ہمیں کہیں نہ کہیں کرنی ہی ہے بیٹا" تایا ابو نے اسے مخاطب کرتے "
اس پر بم چھوڑا۔۔۔۔

یہ سب ضروری تو نہیں تایا ابو" اس نے بھی دوبدو کہا۔۔"

پر ہم اپنی جوان بیٹی کو گھر تو نہیں بیٹھا کر رکھ سکتے ساری زندگی" وہ اسے بات سمجھانے کی "
کوشش کرنے لگے۔۔۔۔

میں پھوپھو کے ساتھ رہنا چاہتی ہوں" ایمن نے سر کو جھکائے جیسے سب کہ مشکل آسان کرنا "
چاہی۔۔۔۔

پر باجی تمہیں اس طرح نہیں رکھے گی۔۔" اشعر سے نکاح کی تجویز بھی انہوں نے ہی دی "
ہے" اب کے چھوٹی چاچی نے اس پر بم بلاسٹ کیا۔۔۔ اس سب میں راحیلہ کا نام سن کر اسے
حیرت کا جھٹکا لگا۔۔۔۔

کیا مطلب !ایمن نے دھیمی آواز میں پوچھا۔۔اسے حلق سے اب آواز نکلنا بند ہو گئی تھی۔۔۔۔بامشکل اس نے الفاظ ادا کئے۔۔۔۔

مطلب راحیلہ باجی نے ہی کہا۔۔۔اشعر اور ایمن کا نکاح کر دیا جائے اور اگر وہ اشعر سے نکاح نہیں کرتی تو وہ اپنے پوتے کو پاس رکھنے کا حق رکھتی ہیں۔۔۔۔تائی نے اسے مکمل تفصیل سے آگاہ کیا۔۔۔۔

میں اپنے بچے کے بنا نہیں رہ سکتی کبھی بھی۔۔۔کبھی بھی اسے کسی کو نہیں دے سکتی "ایمن نے روتے ہوئے کہا۔۔۔سب کو ایمن پر ترس آرہا تھا پر وہ سب کو اسکی بھلائی کے یہ سب کرنا پڑ رہا تھا۔۔۔۔

ہاں ہم بھی تو یہی چاہتے ہیں تم دبیر کے بنا نہ رہو "اسی لئے اشعر سے نکاح کرنا بہتر ہے "تایا ابا" نے پھر اسکے سامنے اشعر سے نکاح کا آپشن رکھا۔۔۔۔

اس کا دل ایک دم بیٹھنے لگا سب اسے مجبور کرنے لگے تھے۔۔۔اب سب اس سے بار بار پوچھنے لگے وہ اسے جتنا ٹوچر کر سکتے تھے کر رہے تھے۔۔۔۔ایمن کو لگا اسے سب کی آوازیں آنا بند ہو گئی ہوں۔۔۔۔اپنا بیٹا خود سے دور جاتا محسوس ہونے لگا۔۔۔۔۔۔

میں تیار ہوں اشعر سے نکاح کرنے کے لیے" اسے لگا اسکی آواز کسی بند کنویں سے آ رہی ہے۔۔۔

ایک بیٹی، ایک بیوہ، ایک مظلوم لڑکی ہار گئی تھی۔۔۔۔وہ سب جیت گئے اس لڑکی کو انہوں نے آخر ہرا دیا تھا اس نے اپنی ذات سے بڑھ کر اپنے کو ترجیح دی تھی۔۔۔۔ایک ماں نے بے بس و مجبور ہو کر اپنا فیصلہ دے دیا تھا۔۔۔وہ زارو قطار روتی اپنے کمرے میں جا چکی تھی۔۔۔ پیچھے تمام افراد اس کا فیصلہ سن کر مطمئن ہو گئے تھے پر اسکی ماں اپنی بیٹی کے اپنے جیسے نصیبوں پر پھوٹ کر رو دی تھیں۔۔۔۔سب انہیں سمجھانے لگے یہی فیصلہ ایمن کی زندگی کی آنے والی زندگی کے لیے بہتر ہے اور انہیں بھابھیاں تسلی دینے لگیں۔۔۔۔جب کہ رمشاء ایمن کی پیچھے اسکے کمرے کی طرف بھاگی۔۔۔۔۔

©©©©©©©©

باجی ایمن مان گئی ہے اشعر سے نکاح کے لئے "راحیلہ نے کال پک تو بڑی بھابھی نے اسے بتایا" اسے یقین نہیں آرہا تھا ایمن اتنی جلدی مان جائے گی۔۔۔

کیا واقعی اتنی جلدی کیسے مان گئی ؟ راحیلہ بیگم نے بڑی بھابھی سے استفسار کیا۔۔۔

اس بچی کو سب نے اس قدر مجبور کر دیا تھا کہ اسے ماناہی پڑا مجھے اس بچی پر بے انتہا ترس آرہا ہے "وہ پھولوں جیسی بچی رُل گئی ہے "تائی نے تمام تربات کرتے اس کے حال پر افسوس کرتے کہا۔۔۔

بھابھی اسی لئے تو اسے اشعر کو سونپا چاہتی ہوں وہ ان دونوں کو سمیٹ لے گا بھابھی کی بات پر راحیلہ بیگم نی انہیں تسلی دیتے کہا۔۔۔وہ جانتی تھیں اشعر ایمن کو اور دبیر دونوں کو محبت سے رکھے گا پھر دونوں نے ایمن کے لئے دل سے دعائیں دیں۔۔۔

©©©©©©©©©

۔تم کتنی سیلفش ہو ایمن !تمہارس ہوئی حق نہیں بنتا کسی کی خوشیوں پر ڈاکا ڈالو۔۔۔۔وہ اپنے کمرے آئی تو ایک دم اس کی ضمیر نے کچکولے لگانے شروع کیئے۔۔۔۔

نہیں نہیں نہیں ہوں سیلفش !وہ اپنی کانوں پر ہاتھ دھرے تکلیف سے کہنے لگی۔۔۔اس کی آنسو زارو قطار بہہ رہے تھے۔۔۔۔

تم نے اپنی ہی دوست کی خوشیوں پر ڈاکا ڈال دیا ایمن تم کتنی خود غرض ہو۔۔۔ایک مرتبہ پھر وہ اپنے ہی ضمیر کی آواز پر شرمندہ ہوئی۔۔۔۔

نہیں !ایسا کچھ نہیں ہو گا وہ خوشیاں اسی کی رہے گی اشعر سے صرف میں نکاح کروں " گی۔۔۔اشعر کی شادی رافیہ سے ہی ہو گی۔۔۔میں صرف اس کی کاغذی بیوی رہوں گی اپنے بیٹے کو ساتھ رکھنے پر یہ نکاح مجھے کرنا ہے پر شادی رافیہ کی ہی ہو گی اشعر سے۔۔۔"وہ اپنے

ضمیر کی آواز پر خود ہی خود دلاسے دیتے کہنے لگی۔۔۔اپنے آنسو صاف کرتی وہ مطمئن ہونے لگی۔۔۔وہ جانتی تھی اشعر بھی اس سے کبھی شادی نہیں کرے گا وہ رافیہ سے ہی شادی کرے گا۔۔۔۔۔۔ہاں شادی ہو گی رافیہ اور اشعر کی وہ پاگلوں کی طرح بار بار یہ بات دہرانے لگی۔۔۔

~~~~~~~~~~~~~~~~~~` ~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

ممی آپ ایسا کیسے کر سکتی ہیں ؟وہ گھر آیا لاؤنج میں اس کے ماں باپ دونوں ہی بیٹھے چائے پی رہے تھے کہ اس کی آواز پر مڑے۔۔۔

کیا ہوا اشعر اتنے غصے میں کیوں ہو ؟اسد صاحب نے اپنے بیٹے کو غصے میں دیکھے تحمل سے ہو چھا۔۔۔

ء"یہ آپ ممی سے پوچھے "ماں کو خاموش بیٹھے دیکھا تو فوراً ماں سے مخاطب ہوا۔۔۔۔

URDUNovelians

اس میں اتنا غصہ کرنے والی کیا بات ہے میں نے پہلے ہی بتا دیا تھا تمہیں "راحیلہ بیگم نے آرام" سے چائے کے سپ لیتے کہا۔۔۔
~~~~~~~~~~~~~~~~~~

میں آپ کو منع کر چکا تھا پھر آپ نے رافیہ کی مما کو کال کر کے کیوں منع کیا۔۔"اشعر اب اپنے غصے پر قابو پانے کی کوشش کرتا مخاطب تھا۔۔۔

اشعر آرام سے بات کی جاسکتی ہیں آپ اپنی ماں سے بات کر رہے ہیں"اشعر کے اس طرح کے گستاخانہ لہجے میں بات کرنے پر اسد صاحب اسے ڈانتے ہوئے کہنے لگے۔۔

سوری پاپا"پر آپ ممی کو سمجھائیں پلیز"اشعر نے شرمندہ ہوتے اپنے والد کی طرف دیکھے اپنی سائیڈ لینے کو کہا۔۔۔

یہ تمہارا اور تمہاری ماں معاملہ ہے خود ہی بات کرو اور انہیں سمجھاؤ میں سمجھا سمجھا کر تھک چکا ہوں"اسد صاف اپنے کندھوں کو اچکائے کہہ کر وہاں سے جا چکے تھے۔۔۔

ممی آپ کا دل نہیں دکھ رہا رافیہ کے لیے آپ تو ایسی سوچ کی حامل کبھی نہیں رہیں؟اشعر اپنی ماں کے اس قدر سفاکانہ رویے کو دیکھ کر پوچھنے لگا۔۔۔

تمہیں وہ لڑکی زیادہ مظلوم لگ رہی ہے جب کہ تمہاری وہ ماں ظالم ،بے حس لگ رہی ہے جس" نے اپنا جوان بیٹا کھو دیا، اپنے بیٹے کی آخری نشانی کو ساری زندگی ساتھ رکھنے کے لیے اٹھائے قدم پر تم اس ماں سے سوال کر رہے ہو"راحیلہ نے آنسوؤں سے لبریز آنکھوں سے اپنے بیٹے کی طرف دیکھا۔۔۔

ممی کوئی اور حل نکالے، پلیز میں آپ کا ساتھ دوں گا ہر معاملے میں"اشعر نے ماں کے سامنے" ہتھیار ڈالے نرم انداز اپناتے کہا۔۔۔

میں تمہیں فورس نہیں کر رہی اشعر"مجھ سے غلطی ہو گئی مجھے رافیہ کی ممی سے کچھ نہیں کہنا" چاہیئے تھا میں ان سے معذرت کر لوں گی تم فکر مت کرو ماں کو تم اسکے حال پر چھوڑ دو"راحیلہ نے اپنے بیٹے کو دیکھ کر اسے اور طرح بلیک میل کیا۔۔۔۔۔

ممی کوئی اور حل !!!"بس اشعر اب اس معاملے میں کوئی بات نہیں کرنا" اشعر نے کہنا چاہا۔۔۔پر راحیلہ بیگم نے اسے بیچ میں ہی ٹوک دیا جس پر وہ خاموش ہوتا وہاں سے چلا گیا۔۔۔

~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

اشعر ان سب سے مینٹلی کافی ڈسٹرب تھا اسے کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا وہ کس طرح اس سب کو ہینڈل کرے ایک طرف وہ لڑکی تھی جو اس پر جان چھڑکتی تھی محبت کرتی تھی وہ خود بھی اسے کافی پسند کرتا تھا اور دوسری طرف ماں تھی جو سب سے اوپر تھی۔۔۔اسی اثنا میں اس نے دراز سے سلیپنگ پلز نکالی ان میں سے ایک گولی پانی کے ساتھ نگل لی۔۔۔وہ اس وقت پرسکون نیند چاہتا تھا جو اسے ان دوائیوں کے بنا آنی ناممکن تھی۔۔۔۔۔

صاحب جی صاحب جی !اشعر کی آنکھ دروازے پر ہوتی دستک پر کھلی باہر شاید ماسی اسے آوازیں دے رہی تھی اس نے گھڑی کی طرف دیکھا جو ایک بجے کا ہندسہ عبور کر چکی تھی۔۔۔مطلب وہ رات سے سو رہا تھا اور اسکین اب بھی مکمل نہیں کھل پا رہی تھی یہ اسی سلیپنگ پل کا اثر تھا اس نے بھاری سر کے ساتھ اٹھ کر دروازہ کھولا۔۔۔

کیا ہوا !ماسی کو حواس باختہ دیکھے اس نے پوچھا۔۔۔
~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

وہ بڑی بیگم بڑی بیگم؟ماسی ٹوٹے ہوئے الفاظ ادا کرتی کافی حواس باختہ ہو چکی تھی۔۔۔

کیا ہوا ممی کو؟اشعر نے اسے پرے دھکیلے نیچے کی طرف جاتے پوچھا

وہ بڑی بیگم صاحبہ اچانک سے کچن میں گر گئی ہیں مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہا صاحب ماسی بھی اس کے ساتھ چلتے اسے صورتحال سے آگاہ کرنے لگی۔۔۔۔

وہ بھاگتا دوڑتا کچن میں پہنچا اور ممی کو اپنے ہاتھوں میں اٹھائے رات کے ہی ڈریس میں ٹراؤزر شرٹ پہنے انہیں اپنی گاڑی کی طرف کے کر بڑھا ساتھ پاپا کا نمبر ڈائل کیا۔۔۔پاپا کا آف آرہا تھا اس نے پھر کسی کو بتائے بغیر وہ انہیں ہسپتال کی طرف بھاگا۔۔۔۔۔۔۔راحیلہ بیگم ایک دم پیلی پڑ چکیں تھیں۔۔۔ممی حالت دیکھ کر اس کی خود ہی حالت بھی عجیب ہونے لگی۔۔۔اسے لگا وہ اپنی ماں کو کھو دے گا۔وہ اپنی ماں کو ایمر جنسی میں لے کر آیا تھا۔۔جہاں ڈاکٹر زان کا چیک اپ کر رہے۔۔۔

ڈاکٹر کیا ہوا انہیں ؟اشعر نے فوراً ڈاکٹر سے پوچھا۔۔

آپ کا ان سے کیا رشتہ ہے ؟ڈاکٹر نے اشعر کے سوال پر اس سے الٹا سوال کیا۔۔

ممی ہیں میری پلیز ٹیل می کیا ہوا ہے انہیں ؟اشعر نے بے تاب ہو کر ڈاکٹر سے پوچھا۔۔۔

انہوں کوئی بہت بری ٹینشن لی ہے اسی وجہ سے ان کا بی پی شوٹ کر گیا ہے "ڈاکٹر اسے راحیلہ" بیگم کہ بیماری کا بتانے لگے۔۔۔

اب کیسی ہیں وہ ہوش تو آگیا ہے نہ میں مل لوں ان سے ؟اشعر ڈاکٹر کی بات سنتا جلدی سے پوچھنے لگا۔۔۔

جی آپ مل لیں پر ان کی کنڈیشن ابھی بھی ٹھیک نہیں ہے کوئی بھی ٹیشن والی مت کرنا" آپ "ڈاکٹر۔راحیلہ بیگم کے ہوش میں آنے کی خبر کے ساتھ اسے انسٹکش دینے لگا جس پر وہ اثبات میں سر ہلا کر پرائیویٹ روم میں جانے لگا جہاں راحیلہ بیگم ایڈمٹ تھیں۔۔۔۔راحیلہ بیگم کے ایک ہاتھ پر ڈرپ لگی ہوئی تھی ان کا ٹریٹمنٹ بھی ساتھ ہی چل رہا تھا۔۔۔

ممی!ممی!اشعر ان کے بیڈ کے پاس بیٹھا تھا۔۔۔انہیں محبت سے پکارا ماں کو ہوش میں دیکھ کر وہ کافی بہتر محسوس کر رہا تھا ماں کو کھونے کا احساس اسکی جان لینے کو تھا وہ پہلے ہی اپنے جان سے عزیز بھائی کو کھو چکا تھا اب اس میں ہمت نہیں تھی۔۔۔

راحیلہ بیگم نے اس کی پکار پر آنکھیں کھولیں اور اس کی طرف سے نظریں پھیر لیں۔۔۔

URDUNovelians

ممی پلیز آپ اس طرح مت کریں میں آپ کی بے رخی برداشت نہیں کر سکتا" ان کے یک بستہ " ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھے منت بھرے لہجے میں ماں سے مخاطب تھا۔۔۔

میں ایمن سے نکاح کرنے کے لیے تیار ہوں" ان کے ہاتھوں پر ہاتھ رکھے اس نے ایک دم کہا" وہ اس لڑکی کو اپنی ماں کے لیے چھوڑ رہا تھا جس سے وہ شادی کا کہہ چکا تھا اسوقت اسے اپنی ماں سے بڑھ کر کوئی نہیں لگ رہا تھا۔۔۔

راحیلہ بیگم نے ایک دم اس کی دم رخ کیا اور آنکھوں آنکھوں میں اس سے تصدیق چاہی۔۔۔ ان کے چہرے پر ایک دم مسکان آئی اور آنکھیں آنسوؤں سے لبریز تھیں۔۔۔۔ ان کی دیکھنے پر اس نے فوراً اثبات میں سر ہلایا۔۔ وہ ایک مرد ہو کر مجبور ہو گیا تھا۔۔ صرف و صرف ماں کی خاطر پر اسے دل سے اس لڑکی کے لیے بہت دکھ ہوا تھا وہ یہ سب نہیں چاہتا تھا جو وہ کر چکا تھا جو حالات نے اس سے کروایا تھا۔۔۔

ڈاکٹر نے ابھی راحیلہ بیگم کو under observation رکھنے کو کہا تھا جس پر اس نے ریحا کا نمبر ڈائل کیا اسے اطلاع دی ریحا نے یہ ایمن تک پہنچا دی تھی۔۔۔ اب وہ نڈھال سا اسپتال کے بینچ پر خالی ہاتھ بلکل نڈھال بیٹھا تھا اپنا سر درد وہ بلکل فراموش کر چکا تھا۔۔۔

آہستہ آہستہ ایمن او تمام ممانی۔ماموں وغیرہ سب آ گئے تھے ریحا بھی آچکی تھی سب راحیلہ بیگم کی اچانک بگڑی حالت کا پوچھ رہے تھے۔۔۔جس ہر وہ مجرم بنا بتا رہا تھا ایمن نے اسے کن آ نکھیوں سے دیکھا تھا وہ بہت پر مردہ لگ رہا تھا۔۔۔۔اس کی اپنی حالت کچھ ٹھیک نہیں لگ رہی تھی۔۔۔۔۔

©©©©©©©©©©©©©©©©

راحیلہ بیگم دو دن بعد گھر آ گئی تھیں اور انہوں نے۔اسی دن اشعر اور ایمن کا نکاح کا کہا تھا جس پر سب رضامند سے تھے۔۔۔۔ایمن نے دل پر ہاتھ رکھتے روتے ہوئے نکاح نامے پر دستخط کر دیئے تھے وہ تکلیف میں تھی پر وہ تکلیف کسی سے شیئر نہیں کر سکتی تھی اسے لگا کسی نے اس کی گردن پر چھری رکھ کر چلا دی ہو۔۔۔ایمن دستخط کرنے کے بعد اپنی ماں کے گلے لگی پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔۔۔

دوسری جانب اشعر نے بھی آرام سے دل کو مارے نکاح نامے پر دستخط کر دیئے تھے۔۔۔اس کے دل اس وقت بس اپنی ماں کا خیال تھا اسے رافیہ کہیں بھی یاد نہ رہی اشعر نے اپنا دل نار دیا تھا وہ خود کو روبوٹ تصور کرنے لگا جس کا کوئی دل نہیں ہوتا اسے لگا وہ بے حس ہو چکا ہے اب کبھی بھی جی نہیں سکے گا بس زندگی گزارے گا۔۔۔وقت بہت بڑا مرہم

ہے پتہ نہیں کب اشعر اور ایمن کی زندگی میں خوشیاں آنی تھیں یہ وقت آنے پر پتہ لگنا تھا زندگی نے دونوں کو ہی مجبور کر دیا تھا۔۔۔۔

~~~~~~ ®®®®®®~~~~~

ان کا نکاح ہو چکا تھا وہ دونوں اب ایک ہی کمرے میں تھے ایمن کو اشعر کے کمرے میں شفٹ ہونے کا کہہ دیا تھا گیا وہ اشعر سے تمام باتیں کرنا چاہتی تھی جس پر وہ اس وقت اس کے کمرے میں تھی۔۔۔۔اسے زندگی میں پہلی بار اشعر سے اس قدر جھجک محسوس ہوئی تھی وہ جھجک شاید رشتہ بدلنے کی جھجک تھی اس نے کبھی اشعر کو غلط نظر سے دیکھا تک نہ تھا وہی دوسری جانب اشعر کی بھی یہی کیفیت تھی ایک دم بچپن کی دوست، اور بھابھی کو اپنی منکوحہ بنا چکا تھا۔۔۔ یہ اس کے لیے کسی تکلیف سے کم نہ تھی وہ اپنے آپ کو حیل کرنے کے لیے اس وقت سگریٹ کا سہارا لے چکا تھا اس لگتا تھا یہی چیز اسے اس وقت کچھ حد سکون دے سکتی تھی وہی اس کے موبائل پر بار بار رافیہ کی کال آرہی تھی جسے وہ مسلسل اگنور کر رہا تھا۔۔۔ کمرے کا دروازہ کھلا اس نے زحمت نہیں کی کہ مڑ کر دیکھے پر وہ پہچان چکا تھا کہ آنے والا کون ہے۔۔۔

تم جانتے ہو یہ شادی کس وجہ سے ہوئی ہے میں کیوں مجبور ہوئی شادی کرنے پر"؟ وہ خاموشی" سے آکر بیڈ پر بیٹھ گئی وہ اس وقت اس سے تمام باتیں کلیئر کرنا چاہتی تھی۔۔۔اس نے ہاتھ میں
~~~~~~

رکھے اپنے دونوں ہاتھوں کو آپس میں پیوست کر کے سامنے کھڑکی سے نیچے جھانکتے شخص کو دیکھ کر کہا۔۔

"بہتر ہے ہم اس رشتے کو صرف کاغذی ہی رکھیں یہ محض گھر والوں کے لیے شادی ہے ہمارے لیے ایک کانٹیریک ہے، میں چاہتی ہوں یہ بات تم کبھی مت بھولو" آنکھوں میں نمی لیے اس سے اپنی دل کی تمام تر کیفیت اس پشت کئے شخص کے گوشگوار کر دی۔۔وہ اب بھی ہنوز ویسے ہی اسکی طرف پشت کئے کھڑا تھا ہاتھ میں جلتی سگریٹ تھام رکھی تھی۔۔۔

اس نے ایک دم مڑ کر بیڈ پر بیٹھی لڑکی کی طرف دیکھا جو اپنے نرم ملائم سرخ سپید ہاتھوں کو ایک دوسرے میں سختی سے مغرور رہی تھی۔۔۔۔وہ دھیرے دھیرے قدم اٹھاتا اس کے قریب آنے لگا۔۔اس نے جیسے ہی اس کے قدم اپنی طرف بڑھتے دیکھتے اس کے دل کی دھڑکن تیز ہونے لگی۔۔۔

وہ ایک دم سے اپنی جگہ سے اٹھی، جبکہ وہ اپنے ہاتھ میں موجود سگریٹ کو سائیڈ ٹیبل پر پڑے ایش ٹرے میں مسل کر پیچھے ہٹ چکا تھا۔۔

رکو! اپنی دھڑکنوں کی رفتار کو درست کرتے وہ دروازے کی طرف لپکی، جب پیچھے سے آتی آواز پر اس کی قدم رکے۔۔

مجھے یہ بتاتے سمجھانے سے بہتر ہے خود سمجھ جاؤ، میں نے کس نہج پر جا کر اس فیصلے کو قبول کیا یہ " سب تم سے چھپا نہیں تو پلیز اب سے مجھ سے یہ فضولیات مت کہنا ورنہ معاملے کے نتائج کی زمہ دار تم خود ہو گی۔۔۔ایمن کی بات سن کر اسے بے تحاشا غصہ آیا تھا جس پر اس نے صاف صاف لفظوں میں ایمن کو سنایا۔۔

اس نے بس ایک نظر اسے پلٹ کر دیکھا وہ واقعی جانتی تھی یہ فیصلہ اس کے لیے بھی کسی آزمائش سے کم نہیں تھا بس وہ پھر بھی باور کروانا چاہتی تھی کیونکہ وہ نہیں چاہتی تھی ان کے بیچ کی دریوار کبھی پار نہ ہو۔۔اپنی سوچ کو جھٹک کر دروازہ کھول کر روم سے واک آوٹ کر گئی۔۔ کیونکہ نیچے

اس کا چار ماہ کا بچہ تھا جسے اس وقت اس کی ضرورت تھی اس بچے کی خاطر ہی تو وہ اس زہر کا گھونٹ پی چکی تھی اولاد کس بے بسوں مجبور کر دیتی ہے اس آج علم ہوا تھا۔۔

جب کہ وہ وہی بیٹھا سر تھام چکا تھا۔۔ ایسا تو کبھی نہیں سوچا تھا یہ کیا ہو گیا بیٹھے بٹھائے زندگی نے یہ کیا کر دیا میرے ساتھ، یہ کیا ہو گیا میرے ساتھ، کیوں ہو گیا؟ وہ پچیس سالہ مرد اپنا سر تھام کر انتہائی بے بسی سے الفاظ ادا کر رہا تھا۔۔

~~~~~©©©©©©©~~~~~

تم میری کال کیوں نہیں پک رہے تھے؟ اشعر یونی کے کیفے ٹیریا میں اپنے دوستوں کے ساتھ بیٹھا سگریٹ کے گہرے کش لے رہا تھا۔۔۔ ذہنی طور پر مکمل ابھی بھی کل رونما ہونے والے واقع کی گرد کی اس کی سوچ کی گرد گھوم رہی تھی۔۔۔ وہ چاہ کر بھی وہ سب اپنی فرینڈز سے نہیں کہہ پا رہا تھا ان کا لاسٹ سیمسٹر بھی ختم ہونے والا تھا۔۔۔ اسے بار بار سگریٹ سلگانے پر سب دوستوں نے ٹوکا تھا پر وہ پھر بھی اسی کام کو انجام دینے مگن تھا۔۔ صبح سے وہ کوئی بیس سگریٹ بیک وقت پی چکا تھا۔۔
~~~~~

کیا ہوا تو کافی ڈسٹرب لگ رہا ہے اشعر "عالیان نے آخر اسے بے چین دیکھ کر پوچھ ہی لیا۔۔۔"

کچھ نہیں !اس نے بس دوک ٹوک یک لفظ میں جواب دیا۔۔

مجھے تو کچھ گڑبڑ لگ رہی ہے تو پچھلے پندرہ منٹ سے ہمارے پاس بیٹھا ہے اور تو نے کوئی بات نہیں کی اور یہ تیرا پانچواں سگریٹ ہے تو کب سے چین سنو کر بن گیا ہے؟"عالیان نے اس سے مکمل تفصیل سے اس کے سگریٹ کی طرف اشارہ کرتے پوچھاوہ تین بیسٹ فرینڈ تھے

عالیان۔ارحم اور وہ خود۔۔۔۔۔وہ کالج سے ایک ساتھ تھے ایمن کو بھی سب اچھی طرح جانتے تھے۔۔۔

کچھ نہیں یار سب ٹھیک ہے"سلگتی سگریٹ کو سائیڈ پر ہی پھینکتے۔۔اس نے جواباً کہاوہ کسی سے" بھی اپنے اور ایمن کے نکاح کا ذکر نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔۔

!اشعر۔۔۔

پر کچھ تو۔۔۔"ارحم کی بات بیچ میں رہ گئی ان تینوں نے آواز کے تعاقب میں پیچھے مڑ کر" دیکھا۔۔۔جہاں رافیہ دس قدم کے فاصلے پر کھڑی اس کا نام پکار رہی تھی۔۔۔

اشعر فوراً اٹھ کر اس کی طرف گیا۔۔۔"وہ رافیہ کو اس سب سے انجان نہیں رکھنا چاہتا تھا وہ" اسے سب بتا دینا چاہتا تھا۔۔۔پہلے ہی وہ اسے لے کر کافی گلٹ میں تھا۔۔۔

اشعر تم کل سے میری کال کیوں پک نہیں کر رہے۔۔"رافیہ نے اسے اپنے پاس آتے دیکھ کر" پوچھا۔۔۔

رافیہ میں تم سے کچھ بات کرنا چاہتا ہوں" پر یہاں نہیں تم میرے ساتھ چلو"اشعر رافیہ کو تمام" ترصورتحال سے آگاہ کرنا چاہا۔۔۔اس لیے اسے کہتا آگے کی طرف چلنے لگا رافیہ بھی کافی گھبرائی ہوئی تھی آخر ایسی کیا بات ہے جو اشعر سے کہنا چاہتا ہے۔۔۔اشعر چلتا چلتا پارکنگ پر آکر رکا تھا۔۔۔آج وہ اپنی بائیک پر نہیں بلکے مرسیڈیز پر آیا تھا اس نے فرنٹ گیٹ اوپن کیا اور رافیہ کو بیٹھنے کو کہا۔۔۔۔اشعر کے تمام ترکاروائی کے ساتھ وہ بھی پارکنگ میں آرچکی تھی اس کے

گیٹ کھولنے پر فوراً بیٹھ گئی اس نے بھی کوئی سوال نہیں کیا۔۔۔یونی سے دس منٹ کی ڈرائیو پر ایک ریستوران میں وہ اسے لئے آیا راستے میں ان دونوں کے بیچ کوئی بات نہیں ہوئی تھی۔۔۔

رافیہ میں جو تمہیں کہنے جا رہا ہوں پلیز میری بات کو ٹھنڈے دماغ سے سمجھنا۔۔۔وہ ایک ٹیبل پر آکر بیٹھی ارد گرد بہت لوگ تھے اس ریستوران وہ دونوں اکثر آیا کرتے تھے۔۔۔اشعر اسے پہلے تیار کرنا چاہتا تھا۔۔۔

"تم کہو اشعر میرا دل بیٹھ رہا ہے" اشعر کے پہیلی میں کئے الفاظ سے رافیہ کے ہاتھوں میں پسینے چھوٹنے لگی جس پر بے قرار ہو کر اس نے کہا۔۔۔

"رافیہ ممی نے میرا نکاح ایمن سے کر دیا ہے" اشعر نے ارد گرد دیکھتے اس پر بم پھاڑا وہ خود کو بلکل مطمئن ظاہر کر رہا تھا۔۔۔

اشعر !رافیہ کو لگا پورے ریستوران کی چھت پر گری ہو اسکی کفیت نا قابل بیان تھی اور اشعر کی الفاظ اس کے اس سے بھی زیادہ نا قابل بیان تھے۔۔۔

تم میرے ساتھ ایسا کیسے۔۔۔"رافیہ کی آنکھوں سے اشک رواں ہوئے وہ اٹک اٹک کر الفاظ" ادا کرتی اسے سوال کرنے لگی۔۔۔

میں تمہیں کہوں گا کہ میں مجبور تھا تو تم مانوں گی نہیں کیونکہ لوگوں کو تو یہی لگتا ہے مرد مجبور" نہیں ہوتا" اشعر نے لٹھ مار لہجے میں کہا۔۔وہ جانتا تھا اس لڑکی ساتھ زیادتی ہو گئی تھی۔۔

ایسا مت کہو اشعر تمہارے بغیر میں نہیں رہ سکتی اشعر۔۔۔۔رافیہ نے اسکے ہاتھ تھامے کہا۔۔۔

رافیہ کوئی کسی کے بغیر نہیں مرتا میں مرا ہوں؟ اشعر نے اسکے ہاتھ اپنے ہاتھوں سے آرام سے جدا کرتے کہا۔۔۔اسے لگا اب یہ ہاتھ وہ اپنے ہاتھوں میں رکھنے کا حق کھو چکا تھا۔۔۔

اشعر میں مر جاؤں گی وہ ایک جنونی انداز میں کہنے لگی اشعر کو لگا وہ اسے پبلک پلیس پر لا کر غلطی کر چکا ہے۔۔۔۔

پلیز رافیہ خود کو سنبھالو" اشعر نے اسے ٹھنڈا کرنا چاہا اسکی حالت کو دیکھ اسے خود پر بے انتہا غصہ" آرہا تھا۔۔۔

اشعر !اسنے کچھ کہنا چاہا۔۔۔۔

رافیہ ابھی چلو یہاں سے ہم پھر بات کریں گے اسنے رافیہ کا ہاتھ تھامہ اور اسے زبردستی وہاں سے لے کر گاڑی کی طرف گیا۔۔۔ جہاں سارا راستہ رافیہ روتی رہی اس کے حلق سے کوئی الفاظ نہیں نکل رہے تھے اسے سمجھ نہیں آرہا تھا اب وہ کیا کہے کیا کرے۔۔۔۔ اشعر نے اسے اس کے گھر کے گیٹ پر اترا۔۔۔ رافیہ نے مڑ کر اشعر کی طرف نہیں دیکھا۔۔۔۔

ممی !وہ رافیہ کو اس کے گھر ڈراپ کر کے سیدھا گھر آیا تھا جہاں وہ ممی کو آوازیں دینے لگا۔۔۔ وہ ممی کو بتانا چاہتا کہ چھوڑ آیا ہے وہ اس لڑکی کو جس کو اس نے آس دلا رکھی تھی۔۔۔

صاحب وہ تو گھر نہیں ہیں۔۔۔"ماسی نے اس کی پُکار پر جلدی سے آکر بتایا۔"

وہ ریحابی بی آئیں تھیں ان کے چیک اپ کے لیئے ڈاکٹر کے پاس لے گئیں ہیں"ماسی نے اسے پوری ت فصیل بتائی۔۔۔

اچھا!اشعر کو اپنے جذباتی پن پر افسوس ہوا اسکی ماں اب بھی بیمار تھی وہ ان سے کچھ کہہ کر انہیں مزید تکلیف نہیں دے سکتا تھا۔۔۔وہ جلدی سے اپنی کمرے کی جانب چلا گیا گیٹ کھول کر اندر داخل ہوا تو سامنے بیڈ پر ایمن بیٹھی دبیر کو فیڈر پلا رہی تھی اشعر پر نظر پڑتے اس نے نظریں جھکا لیں وہ اشعر کی نظروں میں اپنے لئے ناپسندیدگی دیکھ رہی تھی۔۔۔جس کی وہ تعب نہیں لا سکی اور نظریں جھکا دیں۔۔۔

اپنے کمرے میں نئے اضافے کو دیکھ کر اسے عجیب لگا وہ تو بلکل فراموش کر چکا تھا کہ دو نئے چہرے اس کے کمرے میں آچکیں ہیں۔۔۔وہ وہی سامنے صوفے پر ٹک گیا۔۔۔اپنا موبائل کو ہاتھ میں لئے وہ خود مصروف ظاہر کرنے لگا۔۔۔

کھانا کھاؤ گے ؟" دبیر کا فیڈر ختم ہوا تو ایمن نے سامنے بیٹھے اشعر سے پوچھا۔۔۔ان دونوں" میں کبھی بھی تکلف نہیں رہا تھا پر رشتہ بدل چکا تھا اب دونوں مین عجیب سی جھجک آ چکی تھی۔۔۔

نہیں !اس نے بس اتنا ہی کہا اور وہاں سے اٹھ کر واشروم چلا گیا۔۔۔پندرہ منٹ اچھی شاور لے کر نکلا تو اعصاب کچھ بہتر تھے روم میں طائرانہ نظر دوڑائی تو ایمن کہیں نہیں دکھی البتہ دبیر بیڈ پر ہی لیٹا اپنے ہاتھ پاؤں مار کر کھیل رہا تھا اس کے سائیڈ پر تکیے پڑے تھے وہ اسکی حفاظت کے لیے تھے۔۔۔اشعر نے ڈھیلا ڈھالا ٹراؤزر پہنا ہوا تھا۔۔الماری سے اپنی شرٹ نکالے پہنی بال ہنوز ماتھے پر گیلے پڑے تھے۔۔

اشعر اسکے پاس جا کر بیڈ پر بیٹھا اور جہاں دبیر اپنے ہاتھ پاؤں مار رہا تھا۔۔اشعر اسکے پاس جا کر اس کے ہاتھ پکڑے اس باتیں کرنے لگا۔۔اس کا اسٹریس دبیر کو دیکھ کر کم ہو رہا تھا وہ اسکی باتوں پر ہو ہو کر کے جواب دینے لگا دبیر خوش ہو رہا تھا اشعر اب اس کی انگلیاں تھامے اس سے کھیلنے لگا جس پر دبیر مزید جوش و خروش سے کھیلنے لگا۔۔۔۔

چائے پی لو" اسکے ہاتھ میں چائے کا کپ تھا جسے اس نے اشعر کے سامنے کیا۔۔ایمن روم میں "
داخل ہوئی تو اشعر کو دبیر کے ساتھ خوش ہوتے دیکھا۔۔

۔اس کے ہاتھ سے چائے کا کپ تھامے اس نے اسے ایک نظر دیکھا۔اسے اسوقت واقعی چائے
کی طلب ہو رہی تھی۔

ممی آگئیں ؟اشعر نے دبیر کی طرف دیکھے پوچھا وہ ایمن کی طرف دیکھنے سے گریز کر رہا
تھا۔۔۔دبیر اب خود ہی اپنے ہاتھ پاؤں مارے کھیل رہا تھا۔۔۔

نہیں "ایمن نے بس اتنا کہا اور دبیر کو بیڈ کی دوسری جانب آ کر اٹھا لیا۔۔۔"

"

کیوں اٹھا رہی ہو اسے "اشعر نے دبیر کو اس طرح اسکے پاس سے اٹھانے پر ٹوکا۔۔۔"

تم چائے پی رہے ہو وہ گرم ہے "اشعر کو ایمن نے وجہ بتاتے منہ بنا کر کہا اسے اتنی عقل نہیں " تھی گرم چائے کا کپ تھامے بچے کے ساتھ کھیل رہا تھا۔۔۔ ایمن کو اسکی لاپرواہی پر غصہ آیا۔۔۔۔

او! اشعر ایک دم شرمندہ سا ہوا۔۔۔ واقعی یہ حرکت بہت لاپرواہی والی تھی۔۔۔

تم نے رافیہ کو بتایا؟"ایمن جانتی تھی وہ یونی سے آیا ہے اس لئے اس سے رافیہ کے متعلق پوچھنے " لگی۔۔۔

کیا؟ اشعر نے چائے کے سپ لیتے انجان بنتے پوچھا۔۔۔

یہی جو کل ہوا"ایمن نے بھی کٹھ مار لہجے میں کہا۔۔۔"

کیا ہوا تھا کہ مجھے کچھ یاد نہیں" اشعر نے اب کے مکمل اطمینان بھرے لہجے میں چائے کا ایک" گھونٹ بھرے کہا۔۔۔۔۔۔

ہاں تمہیں کچھ کیوں یاد ہو گا تم نے ایک لڑکی زندگی خراب کر دی" ایمن نے اسے طنزیہ لہجے" میں کہا۔۔۔۔۔

میں نے اسکی زندگی برباد کی؟ اشعر نے اس سوال کیا۔۔۔اسے ایمن کی بات سن کر حیرت ہوئی تھی وہ تو سب جانتی تھی۔۔۔اشعر بھی اسی کی طرح مجبور ہوا تھا۔۔۔۔

URDUNovelians

ہاں! ایمن نے دبیر کو کندھے سے لگائے تھپکتے عام سے لہجے میں کہا۔۔۔۔

تم یہ بات کہہ رہی ہو تم تو سب جانتی ہو" چائے کا کپ سائیڈ ٹیبل پر رکھتے دکھ سے ایمن کی" طرف دیکھتے کہا۔۔۔

تم مرد تھے 'تم بہت کچھ کر سکتے تھے "اشعر سے شکوہ بھرے لہجے میں کہتے وہ اب دبیر کو اسکے "

کاٹ میں لٹا رہی تھی کیونکہ وہ سوچ چکا تھا۔۔۔۔

پر مجھے تو لگتا ہے یہ سب تمہاری وجہ سے ہوا ہے "اشعر نے بھی اسکا لہجہ اسکے منہ پر مارے "

کہا۔۔۔۔

میری وجہ سے کیوں؟ ایمن نے اسکی طرف دیکھتے انتہائی تکلیف دہ لہجے میں پوچھا۔۔۔۔

تم ہی اس سب کی وجہ ہو نہ؟ نہ تم ممی کی بھتیجی ہوتی نہ وہ تمہاری محبت میں مجبور ہو تیں نہ مجھے اس پر مجبور ہونا پڑتا۔۔۔۔ وہ جانتا تھا دبیر تو بس بہانہ تھا اصل میں تو اس کی ماں ایمن کو سیف کرنا چاہتی تھیں۔۔۔۔۔

تو تم نہ مجبور ہوتے "اسکا لہجہ ایمن کو اپنے منہ پر تھپڑ کی طرح لگا۔۔۔ وہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی "

اشعر اسکے بارے میں یہ گمان رکھے گا۔۔۔۔

بات میری ماں کی صحت کی نہ ہوتی تو اشعر علی خان کو کوئی بھی تم سے نکاح کے لیے مجبور نہیں" کر سکتا تھا" اشعر نے قدم ایمن کی طرف بڑھائے،،، اسکے چہرے کے نزدیک اپنا چہرہ کئے چھبتے لہجے میں کہہ کر مڑ گیا۔۔۔

ایمن کو اس کے کہے الفاظ سے زیادہ اسکے لہجے سے حتک محسوس ہوئی۔۔۔اس کی آنکھوں میں ایک نمی تیری جسے بڑی آسانی سے چھپایا۔۔۔

تم اس سے شادی کر لو" ایمن جو کب سے اس سے یہی بات کہنا چاہتی تھی اسے اس موقع پر یہ" بات سہہ لگی۔۔۔وہ جو ابھی مڑا ہی تھا اسکی بات دوبارہ اسکی طرف رخ کیا۔۔۔

ہاں یہی کروں گا پر اسکے لئے مجھے ممی کو منانا ہو گا" اشعر نے آسانی سے کہا اسے لگا تھا وہ اتنی" جلدی یہ بات نہیں مانے گا شاید پھوپھو کے ڈر سے پر اس کی بات سن کر جھٹکا لگا پر وہ فوراً اسکے

چہرے مسکراہٹ پھیلی۔۔وہ یہی تو چاہتی تھی اشعر پر رافیہ کا ہی حق بنتا تھا وہ اشعر سے کوئی تعلق نہیں رکھنا چاہتی تھی۔۔۔

پھوپھو کو میں منالوں گی "اشعر کے اقرار پر ایمن نے روم سے باہر نکلتے اسکی طرف دیکھے" کہا۔۔۔

اشعر نے سوچ لیا تھا وہ اس طرح رافیہ کو نہیں چھوڑ سکتا تھا وہ جانتا تھا رافیہ اس سے جنونی محبت کرتی تھی کہیں وہ کچھ غلط قدم نہ اٹھالے۔۔۔۔

~~~~ⓇⓇⓇⓇⓇⓇ~~~~

ان کے نکاح کو ایک ہفتہ گزر چکا تھا پر ان دونوں کے درمیان دوبارہ کوئی بات نہیں ہوئی تھی وہ بس کو اٹھاتا تھا اس سے پیار کرتا تھا اسے وقت دیتا تھا۔ایمن بھیا سے مخاطب نہیں کرتی تھی۔۔وہ ٹی وی لاؤنج میں بیٹھی ایک ایل ای ڈی لگائے کوئی مووی دیکھ رہی تھی اسے عرصہ ہو چکا تھا مووی دیکھے دبیر بھی راحیلہ بیگم کے پاس وہ اپنے روم تھیں۔۔۔
~~~~

ایمن! جانی پہچانی آواز پر ایمن نے انٹرس کی طرف دیکھا تو رافیہ کاندھے پر بیگ لٹکائے اسی کی طرف آ رہی تھی۔۔۔رافیہ کو دیکھ کر ایمن کے چہرے پر مسہے کان آئی وہ رافیہ کو دیکھ کر خوش ہوئی تھی۔۔۔

کیسی ہو رافیہ ؟ایمن نے اسے گلے لگانا چاہا جس پر رافیہ نے اس کے ہاتھوں کر پرے کیا۔۔۔ایمن ہونق بنی اسے تکنے لگی۔۔۔

تم نے کسی حال میں چھوڑا ہے جو مجھ سے پوچھ رہی ہو"؟رافیہ ایک دم اسے باتیں سنانا شروع" ہو چکی تھی۔۔۔

ءتم غلط سمجھ رہی ہو رافیہ "ایمن نے اسے سمجھانا چاہا وہ اس کی کوئی بات سننے کو تیار نہیں تھی۔۔۔بسس ایمن!۔۔تم۔۔نے مجھے بہت براڈسا ہے،ایسا تو کوئی کبھی اپنے دشمن کے ساتھ بھی نہیں کرتا جو تم میرے ساتھ کر چکی ہو۔۔۔۔"رافیہ ٹی لاؤنج میں کھڑی نم آنکھوں سے اسے لعن طعن کرنے لگی۔۔۔۔

تم غلط سمجھ رہی ہو، مجھے مجبور کیا گیا ہے تم میری بات سمجھنے کی کوشش کرو" ایمن نے اسے کندھے تھام کر اسے سمجھانا چاہا۔۔ آنکھیں نمکین پانیوں سے لبالب بھر چکی تھی۔۔۔۔ ماسی کچن سے باہر نکل چکی تھی اور لاؤنج کے کونے میں کھڑی رافیہ کو ایمن کو باتیں سناتے دیکھ رہی تھی۔۔۔ روم کی دیواریں ساؤنڈ پروف تھی جس کی وجہ سے راحیلہ بیگم تک کوئی بھی آواز نہیں جا رہی تھی۔۔۔

میں غلط سمجھ رہی ہوں؟ واہ یار واہ تمہارے لیے تو گولڈ میڈل ہونا چاہیے" رافیہ اس کا ہاتھ جھٹک کر ہلکی ہلکی تالیاں بجاتے اسے داد دیتے بھرپور طنز کیا۔۔۔۔

میرے خوابوں کو توڑ ڈالا تم نے میری محبت کو مجھ سے دور کر دیا، تم کبھی خوش نہیں رہو گی اور میں اسے حاصل کر کے ہی دم لوں گی تمہاری یہ بیچارگی کی تمام اداکاری دھری رہ جائے گی وہ میرے پاس لوٹ آئے گا" رافیہ اسے اشعر سے الگ کرنے کی دھمکیاں دینے لگی جس پر ایمن بس اسکی شکل دیکھنے لگی وہ جانتی تھی رافیہ کے ساتھ بہت غلط ہوا ہے پر خود کش قدر مجبور کی گئی وہ اسے سمجھانا چاہتی تھی پر وہ کوئی بات سننے کو تیار نہ تھی۔۔۔

رافیہ !بات سمجھنے کی کوشش کرو" ایمن نے ایک مرتبہ پھر اسے سمجھانا چاہا۔۔۔

تمہاری باتیں سننے میں مجھے کوئی دلچسپی نہیں ایمن تمہیں کیا لگتا ہے تم یہ مظلوم شکل بنا کر اشعر کو گرویدہ کر لو یہ ناممکن ہے۔۔۔ اسے لعن طعن کرتی باہر کی طرف نکل گئی۔۔۔

رافیہ کی باتیں اسکے دل پر لگ رہی تھیں وہ فوراً اپنے روم کی طرف بھاگی روم کی تمام لائٹس آف کر کے بیڈ پر گرنے کے انداز سے وہ لیٹی پھوٹ کر رو دی۔۔۔

احمر آپ کیوں چلے گئے مجھے چھوڑ کر ؟وہ اپنے خیالوں میں احمر سے مخاطب تھی روتے روتے جانے کب اسکی آنکھ لگی اسے پتہ بھی نہ چلا۔۔۔۔

©©©©©©©©©©©©©©©©©©©©©©©©©

وہ یونی سے آیا تو کافی تھک چکا تھا کیونکہ اس کے لاسٹ سمسٹر چل رہے تھے آج لاسٹ پیپر تھا۔۔۔ وہ اب کافی اسٹریس فری تھا اب اسے بس رافیہ سے ملاقات کر کے اس سے شادی کے متعلق بات کرنا چاہتا تھا رافیہ کو ایک ہفتے سے اس نے یونی میں نہیں دیکھا تھا یا خود بھی اشعر سے

ناراض تھی وہ نہیں جانتا تھا آخر کیا وجہ تھی۔۔۔وہ خود رافیہ کے گھر جا کر اس سے بات کرنا چاہتا تھا۔۔۔اپنے کمرے کا دروازہ کھولا تو کمرہ پورا اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا ونڈوز پر کرٹن پڑے تھے۔۔۔لائٹس اوف تھیں۔۔۔اس نے دروازے پر ہاتھ مار کر سوئچ بورڈ تلاش کرتے سب بٹنز ایک ہی بار اون کر دیئے جس سے کمرہ پورا روشنی میں نہا گیا۔۔۔اس کی نظر جیسے ہی بیڈ پر پڑی۔۔۔بیڈ پر لیٹے وجود کو دیکھ کر حیرت ہوئی ایمن بلکل سیدھے چت لاپرواہ حلیے میں لیٹی ہوئی تھی ڈوپٹہ اس نے آنکھوں کے گرد باندھ رکھا تھا اسکا حلیہ دیکھ کر اشعر کچھ عجیب سی کیفیت سے دوبار ہوا گھڑی کی طرف دیکھا شام کے چار بجے رہے تھے۔۔۔دبیر بھی ایمن کے پاس نہیں دکھا وہ حیران ہوا اور جلدی سے بیڈ کے پاس پہنچا۔۔۔۔

ایمن !اسکے سر پر جا کر اسکے لاپرواہ سراپے سے نظریں چرائے اسے مخاطب کیا۔۔۔پر ایمن ٹس سے مس نہ ہوئی۔۔۔۔

اشعر کی طرف دیکھا تو نئے بنے رشتے نے انگڑائی سی لی۔۔۔اپنے خیال کو جھٹک کر اس نے ایمن پر جھک کر اسکے کان کے پاس منہ کر کے زور سے پکارا

کیا ہوا؟ایمن نے ہڑبڑا کر اٹھ کر پوچھا۔۔۔وہ جلدی سے اٹھ کر بیٹھ گئی

تم اس طرح کیوں سو رہی تھی۔۔۔اس کا اشارہ اسکی لاپرواہ حالت پر تھا۔۔۔اشعر اسے کہہ کر سامنے صوفے پر جا کر بیٹھ گیا۔۔۔وہ جانتا تھا دبیر یقیناً ممی کے پاس ہو گا ایمن کی آنکھیں روئی روئی لگ رہی تھیں اشعر جانتا کہ وہ یقیناً روئی ہے "اشعر اسے دیکھے دل ہی دل میں سوچ رہا تھا

آنکھ لگ گئی تھی.. "ایمن نے اسے جواب دیئے سامنے رکھے آئینے میں خود کو دیکھا تو اسے" شرم نے آن گھیرا۔۔۔۔اپنا ڈوپٹہ طریقے سے اوڑھنے لگی۔۔۔۔گھڑی میں وقت دیکھا تو چار بج رہے تھے دبیر کو لینے کے لیے اٹھ کر راحیلہ بیگم کہ طرف چل دی۔۔۔۔

دبیر راحیلہ بیگم کے پاس سو چکا تھا وہ اسے فیڈر بھی پلا چکیں تھی۔۔۔۔اسے وہی سویا چھوڑ کر دوبارہ روم میں آئی وہ اشعر سے رافیہ کے متعلق بات کرنا چاہتی تھی جیسے کمرے میں آئی اشعر ہنوز صوفے پر بیٹھا تھا پر اب کی موبائل پر کسی سے محو گفتگو تھا وہ تھوڑی دیر اسکا انتظار کرتی رہی جب وہ موبائل سے فارغ ہوا تو اس سے مخاطب ہوئی

تم نے رافیہ سے بات نہیں کی؟ایمن نے اشعر سے سوال کیاوہ جاننا چاہتی تھی۔۔۔ایمن کارافیہ کی گئی تمام باتوں سے بہت دکھا تھا۔۔۔

ہاں وہ مجھے یونی میں ملی نہیں۔۔۔"اشعر نے دوک ٹوک کہا۔۔۔"

تمہیں اس سے جلدی بات کرنی چاہیے"ایمن نے اسے مشورہ دیا۔۔"

تم نے ممی سے بات کی؟اشعر نے الٹا اس سے سوال کیا۔۔

تم پہلے رافیہ سے بات کرلو پھر میں پھوپھو سے بات کرلوں گی"ایمن نے دوبدو جواب دیا"

ہاں میں آج ہی جاکر بات کرتا اسکی ممی پاپا سے بھی تو بات کرنی پڑے گی"اشعر اسے کہتا پھر سے موبائل میں مصروف ہو گیا۔

سنو ایک کپ چائے پلادو"وہ جو باہر جارہی تھی روم سے اشعر نے چائے کا کہا۔۔"

اچھا!وہ بس اچھا کہہ کر نکل گئی۔۔۔

آپ نے ہماری بیٹی کے ساتھ بہت غلط کیا ہے اشعر "اشعر مجرموں کی طرح رافیہ کے گھر " کے ڈرائنگ روم میں بیٹھا لاپرواہ سا بیٹھا تھا جو اسکی پرسنیلٹی کا خاصہ تھی۔۔۔تو اس کے پاپا اس سے مخاطب ہوئے۔۔

وہاں اسکی ماما، بابا اور رافیہ تھے وہ ان سب کے سامنے باتیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔

انکل حالات ہی کچھ ایسے تھے میں رافیہ کو سمجھا چکا ہوں یقیناً اس نے آپ سب کو بتا دیا" ہو گا"اشعر انہیں بتا رہا تھا کہ اس نے رافیہ کو تمام تر تفصیل بتا رکھی تھی۔۔

وہ سب ہم جانتے ہیں اب آپ کیا چاہتے ہیں؟اب کے رافیہ کی ممی نے بیزار کن لہجے میں کہا۔۔۔

اشعر کو انکا چھبتا لہجا کافی برا لگا پر وہ جانتا تھا کہ جو وہ ان کے ساتھ کر چکا ہے ان کا ردعمل یہی آنا تھا۔۔۔

میں رافیہ سے شادی کرنا چاہتا ہوں" اشعر نے ڈھرلے سے ان کی سامنے اپنی بات رکھی۔۔۔۔"

رافیہ اسکی بات سن کر شاکڈ ہوئی پر جب اس بات کا یقین ہوا تو تو اسکے چہرے پر ہنسی نے بسیرا کرلیا وہ کافی خوش تھی اشعر کی بات سن کر اسے یقین نہیں آرہا تھا ان سب کا وہ بے یقینی کی کیفیت میں گھر چکی تھی۔۔۔۔۔اسے لگا اس سب کچھ مل گیا ہو۔۔۔۔

پر تم تو شادی کر چکے ہو اشعر میاں" رافیہ کے والد نے اسے جیسے آئینہ دکھایا۔۔۔رافیہ نے" اپنے پاپا کی طرف ابرو اچکا کر دیکھا۔۔۔۔

جی وہ بس مجبوری تھی میری اور رافیہ سے شادی کا کہہ چکا ہوں تو میں اسلئے اس سے بھی شادی کرنے کو تیار ہوں میں اپنے کہے سے پیچھے نہیں ہٹنا چاہتا" اشعر اپنی بات کو گہرائی سمیت ان تک پہنچایا۔۔۔وہ کوئی رافیہ کی محبت میں گرفتار نہیں تھا بس وہ اس سے شادی کر کے اپنا گلٹ ختم کرنا چاہتا تھا اسے لگتا تھا وہ رافیہ کے ساتھ کافی غلط کر چکے تھے۔۔۔

بلکل ہمیں سب کچھ بتا چکی ہے رافیہ۔۔ ہر ہم ایک شادی شدہ لڑکے کے ساتھ کیسے اپنی بیٹی کی شادی کر سکتے ہیں؟ اب کے رافیہ کی ماں نے اسے دیکھا کہا۔۔۔

ممی میں اشعر سے شادی کے لیے تیار ہوں" اپنی ماں کی بات کو دھول میں اڑاتی رافیہ فوراً بول" اٹھی۔۔۔ جس پر اشعر نے اسے دیکھ لمبی سانس خارج کی۔۔۔

پر رافیہ "اس کے پاپا نے اسے سمجھانا چاہا وہ انکی اکلوتی اولاد تھی شروع سے جو وہ مانگتی آئی تھی" اسے ملتا تھا۔۔۔

پاپا پلیز" رافیہ نے انہیں بات کی درمیان ٹوک دیا۔۔۔ جس پر اشعر نے اسے قدرے خفگی" سے دیکھا انہوں نے کبھی بھی اپنے والدین اسے اس طرح بات نہیں کی تھی۔۔۔

پر میری ایک شرط ہے رافیہ وہ اگر اشعر مانتا ہے تو ہم "تمہاری شادی اشعر سے کرنے کو تیار ہیں" اگر اشعر ہماری بات نہیں مانتا تو تم اس سے کورٹ میرج کر سکتی ہو اور ہم سے اپنا رشتہ طور سکتی

ہو"اب کے اسکے پاپا نے قدرے غصے سے اپنی بیٹی کو مخاطب کرتے اپنی بات کی مکمل تمید باندھی جسے اشعر ٹکٹکی باندھے دیکھنے لگا۔۔۔

پاپا"اپنے پاپا کی بات سن کر اسے کافی صدمہ پہنچا جس پر وہ نروٹھے پن سے اپنے والدین کی" طرف دیکھنے لگی۔۔۔۔

جی کہیئے!اشعر نے انتہائی مؤدبانہ انداز اپناتے رافیہ کے پرینٹس کے سامنے کہا۔۔۔۔

تمہیں اپنی پہلی بیوی کو طلاق دینی ہوگی"رافیہ کے پاپا نے انتہائی پر اعتماد لہجے میں اسکے سامنے" اپنی شرط رکھی۔۔۔

کیا؟اشعر کو رافیہ کے پاپا کی بات سن کر صدمہ لگا وہ کچھ دیر تو بلکل سُن سا ہو کر رہ گیا۔۔۔

ہاں یہی ہماری شرط ہے "اسکی ممی بھی اسکے پاپا کے حق میں بولتے تائیدی نظروں سے مخاطب ہوئی۔۔۔

یہ ناممکن ہے میں اسے نہیں چھوڑ سکتا "اشعر نے انتہائی آرام سے ان سے کہاوہ ایمن کو کیسے چھوڑ سکتا تھا۔۔۔۔اتنی مشکل سے اسکی ماں کی حالت بہتر ہوئی تھی اب وہ اسے چھوڑ کر مزید اپنی ماں کو تکلیف نہیں دے سکتا تھا۔۔۔

تو پھر رافیہ سے شادی کی بات اپنے ذہن سے نکال دو "انہوں نے بھی اسکی بات دوبدو کہا۔۔۔

جی بہتر "اشعر اطمینان کا کہتا صوفے سے اٹھااور باہر کی طرف چل دیا۔۔۔۔

اشعر رکو "بات تو سنو پلیز "رافیہ اسکے پیچھے بھاگی۔۔۔اسے روکنے کی کوشش کرنے لگی۔۔۔۔پر اشعر اسکی کوئی بھی بات سنے بغیر وہاں سے نکل چکا تھا۔۔۔۔

©©©©©©©©©©

تمہاری اسٹڈی کمپلیٹ ہو چکی ہے اب تم آفس جوائن کرو" اسد صاحب نے ڈائیننگ ٹیبل بیٹھے " ڈنر کرتے اشعر سے مخاطب ہو کر کہا۔۔۔وہاں راحیلہ بیگم ،ایمن بھی دبیر کو لئے بیٹھی تھی۔۔۔

جی پاپا کل سے ہی جوائن کرلوں گا" اسکا ایم بی اے کمپلیٹ ہو چکا تھا اب اسد صاحب چاہتے تھے " کہ وہ ان کے ساتھ آفس جوائن کرے جس پر اس نے کوئی بات کئے بغیر حامی بھر لی تھی۔۔۔

سب کھانا کھا کر اپنے اپنے روم میں جا چکے تھے ایمن بھی جب اپنے روم میں آئی تو اسکا استقبال سگریٹ کے دھوئیں نے کیا۔۔ جس پر کھانسنے لگی۔۔۔

یہ کیا کر رہے ہو پلیز روم میں اسموکنگ مت کیا کرو" اشعر کو اسموکنگ کرتے دیکھ وہ ٹوکے بنا نہ " رہ سکی ایک تو وہ بہت زیادہ تعداد میں اسموکنگ کرنے لگا تھا اوپر سے وہ چھوٹے سے بچے کے ساتھ ہوتی تھی جو بچے کے لیے نقصان دہ ہوتا تھا۔۔۔۔

کیوں تمہیں کیا مسئلہ ہے اب ؟اس نے انتہائی بدتمیزی سے اسے کہا۔۔۔

میرے بیٹے کو مسئلہ ہے وہ چھوٹا بچہ ہے اسکے لئے یہ تمں باکو کا دھواں اچھا نہیں ہے" ایمن نے" اسے اسی انداز میں کہا۔۔۔

اچھا! دبیر کے بارے میں سنتا وہ جلدی سے سگریٹ کو ایش ٹرے میں مسلتا اٹھا۔ جو ایمن تک جا پہنچا اس سے دبیر لینے کو ہاتھ بڑھائے۔۔وہ اتنے چھوٹے بچے کی صحت پر کمپر ومائز نہیں کر سکتا تھا۔۔۔۔

پہلے برش کر کے آؤ" ایمن نے اس سے دبیر کو پیچھے کرتے کہا۔۔۔"

کیوں؟ اشعر نے اس پر ہلکا سا جھکتے بھنویں اچکائے پوچھا۔۔۔

تمہارے منہ سے سگریٹ کی اسمیل آرہی ہے" وہ قدرے پیچھے ہوتی کہہ کر اسکے پاس سے گزر" گئی۔۔۔

تو؟ اشعر نے کندھے اچکائے لاپرواہ انداز میں کہا۔۔۔

تم دبیر کو اس تمبا کو والے سے منہ سے کس کرنے والے تھے۔۔۔۔۔ جس پر اشعر خجل سا ہو کر واشروم میں گھس گیا۔۔۔۔

تم نے بات کی رافیہ سے ؟ اشعر واشروم سے فریش ہو کر نکلا تو ایمن نے اس سے سوال کیا۔۔۔ ایمن دبیر کو سلا کر کوٹ میں لیٹا کر صوفے پر ٹک چکی تھی۔۔۔۔

ہاں بات کی ہے "اشعر اب اپنے گیلے بالوں پر برش کر رہا تھا۔۔۔ ایمن اسکی ہر کارروائی دیکھتے " اس سے پوچھ رہی تھی۔۔۔

ہاں کی تھی "اشعر نے بس اتنا ہی کہا۔۔۔۔ "

پھر ؟ ایمن نے پھر سوال کیا۔۔۔۔

اسکے ممی پاپا نے کہا اپنی پہلی بیوی کو طلاق دو" پھر ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہو گا" اشعر نے" اطمینان بھرے لہجے میں کہتے آئینے سے اسکے چہرے کے زاویے دیکھے بتایا۔۔۔۔ایمن کو اسکی بات سن کر جھٹکا لگا۔۔۔۔۔

پھر تم نے کیا کہا؟ ایمن نے اپنے حلق کو تر کرتے بمشکل الفاظ ادا کئے۔۔۔۔

میں کیا کہتا؟ اشعر نے کمال ضبط اسکے پاس صوفے پر بیٹھے اس سے پوچھا وہ اسکی رائے جاننا چاہتا تھا۔۔۔۔

تم ہاں کر دیتے" ایمن نے بے تاثر چہرہ لیئے اسکی طرف دیکھے کہا۔۔۔۔"

یعنی تمہیں۔۔۔۔۔؟ اشعر نے اسکی آنکھوں میں اپنی بلیک پر کشش آنکھیں گاڑھے بات کو ادھورا چھوڑا۔۔۔۔۔

ہمم!!ایمن نے کوئی لفظ ادا کئے بغیر اثبات میں سر کو ہلایا۔۔۔۔

کیا ہمارا نکاح تمہاری مرضی سے ہوا؟اس نے ایمن کی طرف قدرے جھکتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

نہیں"ایمن نے تھوڑا دور ہوتے ایک سیکنڈ میں نفی میں سر ہلائے کہا۔۔۔۔"

پھر میری مرضی سے ہوا؟اشعر نے اسے پیچھے کی طرف ہوتے دیکھ۔۔۔اس سے دور ہوتے پوچھا۔۔۔۔

اب کے ایمن نے بس نفی میں سر کو ہلایا۔۔۔۔۔

پھر میرے اس سب میں ہاتھ بندھے ہوئے ہیں۔۔۔"میں کچھ نہیں کر سکتا جو کر سکتا تھا وہ کر چکا ہوں"اشعر نے شانے اچکائے صوفے سے اٹھتے کہا۔۔۔۔اس کا اشارہ راحیلہ کے فیصلے کی طرف تھا

پر تم اس سے محبت کرتے ہو اس کے بغیر کیسے رہ سکتے ہو"اس نے اسے اٹھتے دیکھا تو فوراً" کہا۔۔۔

میں اس سے جتنی شدید محبت کرتا تم مجھ سے بہتر جانتی ہو"اس نے اس کی بات مڑ کر اسکی" طرف دیکھے کہا۔۔۔

وہ جانتی تھی کہ اسے کوئی محبت نہیں تھی اس سے وہ ایمن کے ہی کہنے پر اس کے قریب ہوا تھا۔۔۔وہ بس گلٹ سے بچنا چاہتا تھا اسلئے رافیہ کو اپنانا چاہتا تھا وہ اسے بچپن سے جانتی تھی آخر ایک وقت تک وہ دونوں بہت اچھے دوست رہے تھے۔۔۔پر انکی وہ دوستی کہیں نہیں تھی رشتہ بدلا تھا تو سب کچھ بدل گیا تھا۔۔۔

پر وہ تو "ایمن نے اب کے رافیہ کی بات کرنی چاہی۔۔۔"

بسس کرو ایمن ایک کپ چائے کا بنا دو" اشعر نے اسے چپ کرواتے اسے چائے کا کہا جس پر وہ" بھی اسے کچھ کہے بغیر روم سے نکل گئی وہ بس سر تھام کر بیٹھ چکا تھا اسے اب تک یقین نہیں آرہا تھا کہ اس کے ساتھ آخر کیا ہوا ہے۔۔۔ اسکی زندگی کیسے ایک دم بدل گئی تھی وہ ایمن کو بھی اس سب کا قصور وار تصور نہیں کرتا تھا وہ جانتا تھا ایمن کے دل میں احمر کے لیے کتنی محبت ہے اور وہ کیسے اس فیصلے پر راضی ہوئی تھی۔۔۔ پتہ نہیں زندگی ان کے ساتھ کیا کرنے والی تھی۔۔۔

آج اس کا آفس میں پہلا دن تھا اب سے اسے روز آفس آنا تھا کیونکہ اب اسد صاحب اب گھر میں رہنا چاہتے تھے اب وہ تھک چکے تھے بیٹے کا غم انہیں آہستہ آہستہ ختم کر رہا تھا پر وہ کسی سے کچھ کہتے نہیں تھے وہ ایک مضبوط مرد تھے جو اپنا غم اندر ہی اندر پی رہے تھے۔۔۔

اشعر جیسے ہی آفس میں آیا سب نے اسکا شاندار استقبال کیا سب اسے اچھی طرح جانتے تھے۔۔۔کیونکہ وہ اکثر آتا رہتا تھا اسے شروع سے ہی بزنس میں انٹرس تھا جبکہ احمر کو فوج میں دلچسپی تھی۔۔۔

~~~~~~©©©©©~~~~~~~~~~

آج پورا دن وہ بزنس کو سمجھ رہا تھا جس میں ان کا پرانہ مینجر غلام احمد اس کا ساتھ دے رہا تھا۔۔۔جب شام کے پانچ بجے تو وہ گھر جانے کے لیے نکلا کہ اسی اثنا میں اس کے موبائل پر کال آنے لگی۔۔۔

رافیہ "رافیہ کا نمبر دیکھے اس نے بڑبڑاتے کہا۔۔۔اور اسکی کال پک کی۔۔۔۔"

اب کیا ہوا رافیہ تم جانتی ہو میں سب کچھ کلیئر کر چکا ہوں "اسکی کال پک کرتے ہی وہ مدعے کی بات پر آیا تھا وہ جانتا تھا رافیہ اسی بارے میں کچھ بات کرنا چاہتی ہو گی۔۔۔"
~~~~~~

تم مجھ سے ابھی اسے وقت کیفے میں ملو میں تمہاراانتظار کر رہی ہوں "رافیہ نے اسکی بات کا کوئی بھی جواب دیئے بغیر اپنی بات کی وہ اسے کسی کیفے میں بلا رہی تھی۔۔۔۔۔۔

اشعر نے اسکی بات سنتے انکار کرنا چاہا پر انکار نہ کر سکا اور اسکے مطلوبہ کیفے میں دس میں پہنچ گیا۔۔۔جہاں رافیہ بیٹھی اس کا انتظار کر رہی تھی۔۔۔۔۔

کہو کیوں بلایا ہے؟ اشعر نے سلام دعا کئے بغیر مدعے کی بات پر آتے اس سے پوچھا۔۔۔۔۔

تم ممی پاپا کی بات کا برا مت مانو اشعر میں انہیں منا لوں گی "رافیہ نے اسکا ہاتھ تھامے ٹیبل پر بیٹھے کہا۔۔۔۔

تمہارے ممی پاپا اپنی جگہ ٹھیک ہیں رافیہ وہ تمہاری بھلائی کے لیے سوچ رہے ہیں۔۔۔۔اشعر نے اسے سمجھانا چاہا۔۔۔

"

تو تم ایمن کو چھوڑ دو نہ "اس نے اس کا ہاتھ تھامے لاڈ سے کہا۔۔۔۔"

بکواس مت کرو یہ بات آج کے بعد کرنا بھی مت میں اسے نہیں چھوڑ سکتا نہ آج نہ "کل۔۔۔" اشعر نے اس کا ہاتھ جھٹکتے بے دردی سے کہہ کر اٹھا۔۔۔

یہ کہو نہ تمہاری پہلے ہی اس پر غلط نظر تھی تم شروع سے ہی اسے پسند کرتے تھے "رافیہ نے اس" کے ساتھ ہی اٹھتے کہا جس پر اسکی بھنویں غصے آپس میں جڑی۔۔۔

اپنی بکواس بند کرو اس سے پہلے کے میں بھول جاؤں ہم کہیں باہر ہیں "اس نے رافیہ کی طرف" اپنی غصے سے بھری سرخ آنکھوں سے دیکھا کہا اس کا اس وقت دل چاہا وہ اسے آگ لگا دے۔۔۔۔

URDUNovelians

..."اس میں جھوٹ کیا ہے؟ تم شروع سے ہی

انفف! آگے ایک لفظ مت کہنا۔۔۔ مجھے افسوس ہو رہا ہے جو تم سے شادی کرنے کا سوچ رہا تھا۔۔۔ اب کبھی بھی مجھ سے شادی کا مت کہنا میں تم سے اب کبھی شادی نہیں کروں

گا۔۔۔۔ابھی رافیہ کی بات مکمل نہیں ہوئی تھی اسنے بیچ میں ٹوک دیا۔۔۔۔۔اسے رافیہ باتوں سے ایسی واحیات باتوں کی قطعاً امید نہیں تھی وہ سوچ بھی نہیں سکتا تھا وہ لڑکی اس کے اپنی بھابھی کے متعلق ایسی سوچ رکھتی تھی کیونکہ اس وقت تو ایمن اسکی بھابھی ہی تھی۔۔۔

اسے میری آخری ملاقات سمجھ لینا میں آئیندہ چاہوں گا بھی کہ تم مجھے کسی راستے پر بھی ملو ۔۔۔۔وہ اسے کہتا کیفے سے باہر نکل گیا تھا۔۔۔

جب کہ رافیہ اب و مبہی وہی تہی داماں کھڑی تھی۔۔۔اسے یقین نہیں آرہا تھا وہ شخص جس سے اس نے بے پناہ محبت کی تھی وہ اسے اس طرح تہی داماں چھوڑ کر چلا جائے گا۔۔۔

©©©©©©©

میں تمہیں برباد کر دوں گی ایمن تمہاری زندگی میں محبت نہیں آئے گی تم نے مجھ سے " میری محبت چھینی ہے میں تم سے تمہارا سب کچھ چھین لوں گی۔۔۔۔"رافیہ کے دل میں آگ

لگ چکی تھی وہ گھر آ کر اپنے کمرے میں بند ہو کر ہر چیز کو تہس نہس کر رہی تھی ساتھ وہ بڑبڑاتے ایمن کو بد عائیں دے رہی تھی۔۔۔

کیا ہوا رافی ؟ اسکی ماں اپنی بیٹی کے کمرے سے چیزوں کے ٹوٹنے پھوٹنے کی آواز سن کر جلدی سے آئی تھی پر اس نہ گیٹ لاک کرر کھا وہ مسلسل اسے دروازہ کھولنے کا کہہ رہی تھیں۔۔۔ ہر وہ اس وقت ہذیانی انداز مین چیخ و پکار کر رہی تھی۔۔۔

اس کی ممی دوسری چابی لے کر آئی اور دروازہ کھولا جیسے ہی رافیہ کے کمرے میں داخل ہوئی تو ایک دم چیخ اٹھی۔۔۔ اس کے کمرے کے حالت ابتر ہو رہی تھی وہ ہر چیز پھینک پھینک کر توڑ چکی تھی اس کے ہاتھ میں چاقو تھا جسے وہ اپنی کلائی پر چلانے والی تھی کہ اسکی ماں اس تک پہنچی اور چاقو چھین کر دور پھینک دیا۔۔۔

ممی مجھے اشعر چاہیے ممی میں اسکے بغیر مر جاؤں گی" وہ چیختے ہوئے کہہ رہی تھی اس کی حالت دیکھ اسکی ماں کے اشک رواں ہو گئے۔۔۔ اسوقت رافیہ کی حالت قابلِ رحم تھی۔۔۔

تم اسے بھول جاؤ وہ تمہارے قابل نہیں ہے رافیہ "اسکی ماں اسے سینے سے لگائے دلاسہ دے" رہی تھی اپنی اکلوتی بیٹی کی حالت ان سے دیکھنا مشکل ہو رہی تھی۔۔۔

ممی یہ سب اس ایمن کی وجہ سے ہوا ہے میں اسے برباد کر دوں گی ممی میں اسے کہیں کا نہیں" چھوڑوں گی "وہ ہذیانی انداز مین چلاتے ایمن کو برباد کرنے کا کہہ رہی تھی جب کہ اسکی ماں بس اسے چپ کروا رہی تھی۔۔۔

اس کی دن بہ دن بگڑتی حالت کو دیکھ کر رافیہ کے ممی پاپا نے اسے آسٹریلیا اسکی خالہ کے پاس بھیجنے کا ارادہ کر لیا تھا کیونکہ یہاں اسکی حالت سنبھل نہیں رہی تھی۔۔۔اشعر نے بھی دوبارہ کبھی اس سے رابطہ کرنے کی کوشش نہیں کی تھی۔۔۔رافیہ اسے کال کرتی تھی پر کال پک نہیں کرتا تھا۔۔۔

اس کے ممی پاپا نے اسے بہت منتوں سے آسٹریلیا بھیج دیا تھا جہاں وہ کافی حد سنبھل چکی تھی۔۔۔۔

"گیارہ ماہ بعد"

وقت بہت بڑا مرہم ہے مگر ایمن کا درد وقت کے ساتھ بڑھ رہا تھا وقت گزر رہا تھا آہستہ آہستہ پر اسے آج بھی رافیہ کے لیے تکلیف تھی وہ اپنے آپ کو آج بھی رافیہ کا مجرم سمجھتی تھی۔۔اس کے دل میں آج بھی احمر بستا تھا وہ اسے بھلانے کو تیار ہی نہ تھی اس نے اشعر اور اپنے رشتے کو آج بھی کاغذی حیثیت دے رکھی تھی

۔اسکی بے رنگ زندگی میں ایک رنگ دبیر ہی تھا جس پر وہ اپنا سارا وقت صرف کرتی تھی۔۔۔دبیر کے ساتھ زیادہ سے زیادہ وقت گزارتی تھی۔۔۔۔پاپا کی ڈیتھ کے بعد سے اشعر مکمل آفس کا ہو کر رہ گیا تھا ان دونوں کے درمیان آج بھی اجنبیت کی دیوار حائل تھی۔۔۔۔

اشعر اگر آگے بڑھنے کی کوشش بھی کرتا تو ایمن اسے ہمیشہ یہ باور کروادیتی کے اسکے دل میں آج بھی احمر ہے۔۔۔۔جس پر اشعر اپنے قدم پیچھے کرلیتا۔۔۔۔

دبیر ڈیڑھ سال کا ہو چکا تھا۔۔۔وہ ٹوٹی پھوٹی باتیں کرنے لگا تھا۔۔۔سارا دن گھر میں بھاگتا دوڑتا تھا جس سے راحیلہ بیگم بھی اسے دیکھ دیکھ جیتی تھیں۔ایمن نے پاپا کی ڈیتھ کے بعد پھوپھو کو بہت مشکل سے سنبھالا تھا اس میں سب سے بڑی وجہ دبیر تھا۔۔۔۔اشعر نے دبیر کو کبھی کوئی کمی نہیں ہونے دی تھی وہ اس سے بے حد محبت کرتا تھا کبھی کبھی ایمن کو دبیر کو دیکھ کر پھوپھو کا فیصلہ ٹھیک لگتا تھا پر پھر اسے رافیہ کا خیال آتا تھا تو وہ پھر اسی گلٹ میں چلی جاتی تھی۔۔۔

ریحا کے بھی دو بچے ہو چکے تھے اسکی بیٹی ابھی بس چار ماہ کی تھی وہ بھی اکثر ممی کی طرف چکر لگاتی رہتی تھی۔۔۔دنیا کی نظر میں وہ ایک مکمل خوش و خرم زندگی گزار رہے تھے پر درحقیقت ان کے بیچ کچھ بھی نہیں تھا وہ دونوں بس دبیر کے متعلق یا گھر کی ذمہ داریوں کے متعلق بات کرتے تھے۔۔۔رافیہ سے دوبارہ کبھی ایمن کی بات نہیں ہوئی تھی نہ اس میں ہمت تھی کہ وہ رافیہ سے خود بات کرے۔۔۔۔

©©©©©©©©©©©©©©

اشعر بھی ایک لاابالی لڑکے سے میچور مرد بن چکا تھا جو اپنی فیملی کے لیے جیتا تھا ان کے لیے محنت کرتا تھا۔۔۔اشعر پہلے سے مزید پر کشش ہو چکا تھا اسکا دراز قد، عنابی لب، ماتھے ہر ہمہ وقت ٹکے بھورے بال اسے مزید پر کشش بنانے لگے تھے۔۔۔وہ مزید ڈیشنگ ہو چکا تھا جو کسی کو بھی چاروں شانے چت کرنے کی صلاحیت رکھتا تھا۔۔اس نے کم ہی عرصے میں بزنس میں اپنا نام بنالیا تھا۔۔۔پاپا کی ڈیتھ کے بعد اس نے اپنے بزنس کو آگے بڑھایا تھا جہاں اسکے پاپا کے بیسٹ فرینڈ بلال لاشاری نے اس کا ساتھ دیا تھا۔۔۔بلال لاشاری فطرتاً کافی سوبر انسان تھے پر آج کل انہوں نے اپنی بیٹی کو بزنس میں ان کرر کھا تھا کیونکہ ان کی بیٹی بزنس میں دلچسپی رکھتی تھی۔۔۔

سر آج ہماری میٹنگ ہے مس دعا لاشاری کے ساتھ "مینجر نے اس کے پاس آکر اسے بتایا۔۔"

کتنے بجے!اشعر کسی فائل پر سگنیچر کر رہا تھا اس نے مینجر کی طرف دیکھے بنا پوچھا۔۔۔

وہ اس لڑکی سے کافی چڑتا تھا۔۔۔دعالاشاری اشعر کو اپنی طرف مائل کرنے کے ہر جتن کرتی تھی پر اشعر اسے زیادہ بھاؤ نہیں دیتا تھا اشعر نے اس کا رجحان اپنی جانب دیکھا تو اسے اشاروں کناروں بتا دیا تھا وہ میریڈ ہے اور اس کا ایک بیٹا بھی ہے پر پھر بھی پیچھے نہیں ہٹنا چاہتی تھی۔۔۔

سر دو بجے !مینجر اسے بتا کر نکل گیا۔۔۔دو بجنے والے تھے اشعر دعالاشاری کے آفس کی طرف نکل گیا۔۔۔جب وہاں پہنچا تو دیکھ کر حیران رہ گیا۔۔۔

دعالاشاری بلیک کلر کا برینڈڈ سوٹ پہنے اپنے آفس میں ایسے تیار بیٹھی تھی جیسے وہ ابھی کہیں آوٹنگ پر جانے کو تیار ہے۔۔۔اسکے بال گولڈن ڈائے تھے اس کا دراز قد۔۔۔کھڑی ناک اور گلابی رنگ وہ کسی کو بھی اپنی محبت میں گرفتار کر سکتی تھی وہ بلا کی خوبصورت تھی۔۔۔وہ لندن سے بزنس پڑھ کر آئی تھی۔۔۔پر مقابل اشعر تھا جو اسے بھاؤ تک نہ دیتا تھا وہ اشعر کے ہر انداز پر فدا تھی۔۔۔

مس لاشاری "ابھی تک کوئی آیا نہیں ؟اشعر نے اسکی سج دھج کو نظر انداز کئے خالی آفس کی "

طرف دیکھا۔۔۔۔

آپ تو آ گئے ہیں نہ تو کسی اور کی کیا ضرورت "وہ اپنی چیئر سے اٹھتی اسکے پاس آتی کہنے "

لگی۔۔۔۔

مس لاشاری آپ میر اوقت ضائع کر رہی ہیں "اشعر نے آفس میں اندر ہی کھڑے کھڑے "

ابرو اچکائے کرخت لہجے میں کہا۔۔۔اسے اس سر پھری لڑکی پر اسوقت بے تحاشا غصہ آرہا

تھا۔۔۔۔

وقت تو آپ میرا ضائع کر رہے ہیں مسٹر اشعر "وہ پیار سے اس کا نام پکارتی اسکی جانب آئی "

جس پر اشعر فوراً پیچھے کو کھسکا۔۔۔۔۔

مس لاشاری مجھے لگتا مجھے چلنا چاہیے "اسکی معنی خیز باتیں اشعر اچھی طرح سمجھ رہا تھا۔۔پر وہ" سمجھنا نہیں چاہتا اسلیے کہتا آفس سے نکلنے لگا۔۔۔

یہ کیا بدتمیزی ہے ؟اشعر جیسے گیٹ کے پاس پہنچا دعا "اسکے سامنے آکھڑی ہوئی اشعر کو اس" سے اس حرکت کی ہرگز امید نہیں تھی۔۔۔

سوری آپ میرے ساتھ ایک کپ کافی تو پی ہی سکتے ہیں نہ ؟اس نے اشعر کا غصہ دیکھے فوراً کافی کی پیکشش کی۔۔۔

سوری میرے پاس اس وقت نہیں ہے 'مجھے اپنی وائف اور بیٹے کو شوپنگ پر کے کر جانا" ہے "اشعر اسے انکار کرتے جان کر ایمن اور دبیر کا ذکر کیا جس پر اس کا چہرہ اتر سا گیا۔۔۔۔

ایکسکیوز می !اشعر اسے سائیڈ پر ہونے کا اشارہ کرتا اسکے آفس سے نکل گیا۔۔

میں تمہیں حاصل کر کے رہوں گی اشعر علی خان چاہے تم چار بچوں کے باپ ہی کیوں نہ بن "
جاؤ" دعا اسے باہر نکلتا دیکھ اسکی پشت کو گھورے خود سے ہی مخاطب ہوئی۔۔۔

©©©©©©©©©©©©©©

وہ بڑی مشکل سے دعا سے جان چھڑا کر اس کے آفس سے نکلا تھا گھر آ کر اسے کچھ
سکون ہوا وہ ہاتھ دھو کر اس کے پیچھے پڑ چکی تھی وہ کتنی مرتبہ اسے باتوں باتوں میں منع کر چکا تھا
پر وہ ماننے کو تیار ہی نہ تھی۔۔۔

بابابابا! ابھی آفس سے گھر داخل ہی ہوا تھا جب اپنی پراڈو سے نکلتے اس کی نظر
ڈھیر سالہ بچے پر پڑی جو گارڈن میں اپنی بال کے ساتھ کھیلنے مصروف تھا پر اس کی نظر اس پر
پڑی تو اپنی بال کو چھوڑ کر اپنی توتلی زبان میں کہتا اس کی طرف لپکا، اور اس کے قدموں سے
لپٹ گیا۔۔۔ اسکائے بلیو ٹی شرٹ، نیوی بلو شورٹس پہنے ہوا تھا جبکہ شرٹ کی حالت اس نے
خراب کرر کھیجی تھی۔۔۔ اور اس کا چہرہ بھی مٹی سے اٹہ پٹا تھا۔

جی بابا کی جان! اس شخص نے اس کے کپڑوں کی پرواہ کئے بغیر اس بچے کو اٹھا
لیا جس سے اس کے اپنے آف وائٹ شرٹ پر مٹی کے دھبے لگ گئے پر اس نے اپنے کپڑوں کی

پرواہ نہ کرتے ہوئے اسے اپنے ساتھ اندرونی دروازے کی طرف لے جانے لگا۔۔ساتھ ساتھ اس کے چہرے پر پیار بھی کرنے لگا۔۔۔۔

آج میرے بیٹے نے کیا کیا؟وہ اس سے مکمل توجہ سے اس کی آج کی سرگرمی کا پوچھنے لگا، جس پر وہ بچہ بھی خوش ہو کر اپنی توتلی زبان میں نامکمل الفاظ ادا کرتے اسے اپنی روداد سنانے لگا جس پر وہ اس کی باتیں سنتا مسکرا رہا تھا۔۔

یہ کیا کیا آپ نے ؟ابھی آپ کو نہلا کر بھیجا تھا، پھر کپڑے گندے کر لیے "وہ ان دونوں کو" لاؤنج میں داخل ہوتے دیکھ کر حیران ہوئی اور اپنے ڈھیر سالہ شرارتی بیٹے کی حالت دیکھ کر اسے حقیقتاً افسوس ہوا۔۔جسے اس نے صرف ایک گھنٹہ پہلے صاف ستھرا کر کے گارڈن میں بھیجا تھا

۔۔۔۔

URDUNovelians

گئی ماما!اس بچے کو اس کی ڈانٹ ہضم نہیں ہوئی جس پر وہ منہ بنا کر بابا سے چپک کر اس کی شکایت لگانے لگا۔۔

ہاں مجھے بھی یہی لگتا ہے آپ کی ماما گنی ہیں "اس نے اس بچے کی ہاں میں ہاں ملائی ساتھ کن" انکھیوں سے اس کی طرف دیکھا جس کا چہرہ غصے سے سرخ ہو رہا تھا۔۔

ماما ڈانٹتی ہیں بابا" بابا کی شہ پر وہ مزید چوڑا ہوا اور اپنی ماما کی شکایتیں بابا کے گوشگوار کرنے" لگا، جس پر وہ بس مسکرا کر سن رہا تھا پر مخالف سمت کھڑی لڑکی کو یہ باتیں سن کر غصہ آرہا تھا۔۔۔

چلو پھر آپ کے لیے نیو ماما لے آئیں گے "اس نے شرارت بھرے لہجہ میں کہا جس پر اس بچے" نے جلدی سے اپنی گردن ہاں میں ہلائی۔۔۔ جب کے اس کی باتوں سے دوسری طرف کھڑی لڑکی کو کوئی سروکار نہیں تھا پر اپنے اتنے چھوٹے بیٹے کی ایسی فرمائشوں پر اسے غصے سے دیکھا۔۔۔

میرا بیٹا آگیا! دادو کی چہکتی ہوئی آواز پر اب وہ بابا کی گود سے اتر کر دادو کی جانب بھاگا، جو ابھی ہی کچن سے نکل رہی تھیں۔۔۔۔

اب وہ دونوں وہاں اجنبیوں کی طرح کھڑے تھے، جو کسی زمانے میں بہترین دوست ہوا کرتے تھے اب وقت نے انہیں مکمل بدل کے رکھ دیا تھا۔۔وقت واقعی بے رحم ہوتا ہے۔۔۔

ماماماما! اپنے بیٹے کی آواز سن کر وہ جلدی سے اسکی طرف چل دی جب کہ وہ پیچھے کھڑا اسے اپنی نظروں سے دور ہوتا دیکھنے لگا۔۔۔

©©©©©©©©©©

تمہیں کوئی ضرورت نہیں میرے بیٹے سے اس طرح کی فضول باتیں کرنے کی، وہ تو بچہ ہے پر" تم تو بچے نہیں ہو" قدرے غصے بھرے لہجے میں کبڈ سے اپنے بیٹے کے پہننے کے لیے کپڑے نکالتی اس سے کہنے لگی، وہ جو اپنے لیپ ٹاپ پر آفس کا کام کرنے میں مصروف تھا، ایک دم چونکا۔۔۔

اپنے پیچھے قدموں کی آہٹ سن کر وہ کبڈ کے پٹ بند کرتی پلٹی،اور اس کے سینے سے جا ٹکرائی،وہ اس وقت بغیر شرٹ کے تھا،جس پر وہ جلدی سے رخ موڑ کر پیچھے ہونے لگی پر پیچھے الماری تھی جس پر وہ اس سے جا ٹکرائی۔۔۔

تمہارا بیٹا تمہارا بیٹا کی رٹ ہر وقت مت لگایا کرو،وہ میرا بھی خون ہے جتنا وہ تمہیں پیارا ہے اتنا وہ مجھے بھی پیارا ہے۔۔۔اس نے اس کا ایک ہاتھ تھام کر اسے الماری کے بلکل ساتھ لگایا اس کے ہاتھ کو ہلکا سا دبایا خود اس کی طرف ہلکا سا جھکا،اس کی آنکھوں میں دیکھ کر غرا کر کہا۔۔۔

اس کے اتنے قریب ہونے پر اس کی سانس حلق میں اٹکی،اس کا یہ غصہ اسے کسی برے وقت کے آنے کی رواداد سنانے لگا۔۔

دور ہو کر بات کرو" اپنا ہاتھ اس سے چھڑواتے اسے خود سے دور دھکیلا۔۔۔پر وہ چٹان بن کر" اس کی راہ میں حائل رہا۔۔۔

پچھلے گیارہ ماہ سے دور رہ کر ہی بات کر رہا ہوں مگر مجھے لگتا ہے تمہیں دور رہ کر کی ہوئی باتیں سمجھ نہیں آتی مگر اب لگتا ہے تمہیں قریب سے سمجھانا پڑے گا۔۔۔لہجے میں رعب و دبدبے کے ساتھ دھونس بھی شامل تھا اس کی جانب تھوڑا جھک کر کہا۔۔۔اس کی باتوں سے اس کے غصے کا اندازہ لگایا جا سکتا تھا، شعلہ بار نگاہوں سے تکتے اس نے اپنی بات مکمل کی۔۔۔

میں کہہ رہی ہو پیچھے رہو!وہ ایک دم اسکی باتوں کا مطلب سمجھ کر ڈری۔۔۔پر اسی وقت ہمت کر کے چلا کر کہہ کر اس سے دور ہونے کی کوشش کرنے لگی۔۔۔۔

اگر نہ ہٹا تو کیا کرو گی ؟اب کی بار اس نے معنی خیزی سے اسے اوپر سے نیچھے تک دیکھا۔۔۔لہجہ محسوسات کی آنچ لئے ہوئے تھا۔۔۔۔

جب کہ اس کی سانس ایک دم سینے میں اٹکنے لگی۔۔

تم میرے ساتھ کسی بھی کسی کی زبردستی نہیں کر سکتے۔۔اس مرتبہ اس نے نڈر ہو کر اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہا۔۔۔

میں تمہارے ساتھ جو کچھ کر سکتا ہوں نہ وہ تم سوچ بھی نہیں سکتی میرے غصے کو ہوا مت دو" ۔۔"اس کے اس طرح نڈر ہو کر کہنے پر اس نے اپنے ہاتھ کہ شہادت کی انگلی اس کی تھوڑی پر رکھ کر اس کی تھوڑی کو اونچا کیا۔۔۔۔جس پر وہ کرنٹ کھا کر تھوڑا اور پیچھے کھسکی۔۔۔دونوں میں دو انچ کا فاصلہ تھا۔۔اس کا دل اسے کچھ اور کرنے کو اکسا رہا تھا۔۔۔

ماماماما تدھر ہیں آپ؟اپنی توتلی آواز میں وہ اپنی ماما کو آواز دیتا اپنے چھوٹے چھوٹے قدم رکھتا۔۔ایک دم دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا جب سے اس نے چلنا۔شروع کیا تھا وہ پورے گھر میں منڈلاتا رہتا تھا اسی کے پیشِ نظر وہ نیچے شفٹ ہو گئے تھے۔۔۔۔

وہ جو اس پر جھک رہا تھا،،،،اس کے آنے پر ایک دم وہ اس سے دور ہٹا،اور اس کی طرف متوجہ ہوا۔۔۔جب کہ وہ اپنی بے ترتیب سانسوں کو سنبھالنے لگی۔۔۔

یار کیا ہر وقت ماما کی رٹ لگائے رکھتے ہو, بابا سے کوئی پیار نہیں کرتا۔۔۔وہ جلدی سے اس کے پاس پہنچا اور اس کو گود میں اٹھا کر اپنے پاس بیڈ پر بیٹھا لیا، ساتھ اس سے شکوہ کرنے لگا۔۔۔جس پر وہ اسے لاڈ کرنے کے بجائے منہ کے زاویے بگاڑنے لگا۔۔۔

اچھا تو میرے شہزادے کو بھوک لگی ہے، اسی لیے بابا کو کوئی لفٹ نہیں ہاں" وہ جانتا تھا جب اسے بھوک لگتی تھی اسے کوئی بات پسند نہیں آتی تھی وہ اسی لیے اپنی ماما کو ڈھونڈ تا روم میں بھاگا آیا تھا، کیونکہ رات کے آٹھ بج رہے تھے۔۔۔۔

آپ یہاں بیٹھو میں ابھی آپ کا فیڈر لے کر آتی ہوں" اپنے بیٹے کو اس کی گود میں بیٹھے دیکھ وہ وہاں سے فیڈر بنانے کی غرض سے چلی گئی۔۔۔جب کہ وہ اس کے اس رویے کے متعلق سوچ کر ڈرنے لگی، وہ ایسا تو نہیں تھا، پچھلے گیارہ ماہ میں اس نے ایسی کوئی حرکت نہیں کی تھی۔جب بھی وہ اس کے قریب آنا چاہتا تھا وہ اسے روک دیا کرتی اور وہ سمجھ بھی جاتا تھا پر جو وہ پچھلے دو ہفتوں سے کر رہا تھا اس کا دل اسے انجانے خوف سے ڈرانے لگا تھا۔۔۔

"بابا پاش جانا۔۔۔" ایمن دبیر کو لئے ڈرائنگ روم میں بیٹھی زبردستی سریلیک کھلا رہی جو وہ برے برے منہ بنائے کھا رہا تھا۔ ساتھ بابا کے پاس جانے کی ضد کر رہا تھا۔۔۔

اشعر اپنے روم میں ہی بیٹھا آفس کا کام کر رہا تھا۔۔ وہ جب بھی گھر آتا تھا گھر میں بھی آفس کا کام کرتا تھا۔۔۔ اسی وجہ سے ایمن اسے ڈرائنگ روم میں لے آئی تھی۔۔۔

"بابا نہیں چ۔ا۔چ۔و" دبیر کے اسے بابا کہنے پر وہ ہمیشہ اسے ٹوکتی تھی دبیر نے دس ماہ میں پہلا لفظ بابا ہی بولا تھا وہ اشعر کو دیکھ بابا ہی کہا کرتا تھا جس سے ایمن کو کوفت سی ہوتی تھی۔۔۔ اب وہ اسے ہجے کرتے لفظ چاچو سکھا رہی تھی۔۔

"بابا" دبیر پھر بھی بابا کی رٹ لگائے ہوئے تھا۔۔۔

"چاچو کہا کریں میرا بچہ وہ چاچو ہیں""" ایمن ڈیڑھ سال کے بچے کو پیار سے سمجھانے لگی۔۔۔"

بابا" وہ پیچھے کی طرف دیکھے مچلتا ہوا کہہ رہا تھا.. وہاں اشعر کھڑا تھا ایمن کی اسطرف پیٹھ تھی۔۔۔۔ اسلئے وہ سمجھ نہ سکی اشعر وہاں موجود ہے۔۔۔

جی بابا کی جان"" اب اشعر اسے دبیر کو لیتے ہوئے کہنے ابھی اسکا سر یلیک ختم نہیں ہوا تھا۔۔۔

تم اسے کیونکہ چاچو کہنے پر مجبور کرتی ہو جو وہ کہتا ہے اسے کہنے دو" اشعر نے قدرے سخت الفاظ میں کہا۔۔۔

ایمن نے اسکی بات کا کوئی جواب نہ دیا۔۔۔۔

کہاں جائے گا میرا بیٹا" اشعر اسکے پھولے پھولے گالوں پر پیار کرتے پوچھ رہا تھا جب کہ چھبتی ہوئی نظریں اسکی ایمن کیطرف تھیں۔۔۔۔ ایمن اسکی نظروں کی تپش سے نظریں ادھر ادھر کرنے لگی۔۔۔۔

پار پار "وہ خوشی خوشی بتا رہا تھا۔۔۔"

اچھا میرا بیٹا پارک جائے گا چلو پھر ماما سے کہو تیار کریں ہم پارک جائیں گے۔۔۔۔اشعر نے دبیر کی طرف دیکھے کہا ایمن خود کو وہاں انفٹ سا محسوس کرنے لگی۔۔۔

میں تیار کرتی ہوں "دبیر کو اسکے ہاتھ سے لیتے کہنے لگی۔۔۔"

پانچ منٹ میں تیار کر کے لاؤ اور خود بھی ساتھ آؤ "اس کا لہجہ تحکم بھرا تھا۔۔۔"

مجھے گھر میں کام ہیں "ایمن نے بہانہ بنایا۔۔۔"

میں تم سے پوچھ نہیں رہا" اب کے وہ رعب و دبدبے کی ساتھ بولا اسے حیرت ہوئی اشعر کی" بات سن کر وہ تو ایسا نہیں تھا آخر کیا ہو گیا تھا۔۔۔اشعر کو وہ سوچ میں پڑے دبیر کو لئے وہاں سے نکل گئی۔۔۔۔۔

©©©©©©©©©©

اب ہمیں اپنے رشتے کو آگے بڑھانا چاہیئے "اشعر نے بینچ پر بیٹھے، اپنے سے تھوڑے فاصلے پر" بیٹھی ایمن کو قدرے دھیمی آواز میں کہا۔اشعر اور ایمن دبیر کے ساتھ پارک میں آئے تھے جو ان کے گھر سے صرف پندرہ منٹ کے فاصلے پر تھا۔۔۔۔۔دبیر انکے بلکل سامنے فٹبال سے کھیل رہا تھا۔۔۔۔ایمن اور دبیر اس پر مکمل نظریں جما کر بیٹھے تھے۔۔۔

ک۔۔۔کیا۔۔مطلب"؟اشعر ک بات سن کر ایمن کو جھٹکا لگا۔۔۔وہ اس طرح کی بات کیسے" کر سکتا ہے۔۔۔۔

تم اتنی نادان بھی نہیں ہو ہمارے نکاح کو گیارہ ماہ ہو چکے ہیں اب ہمیں نکاح کو آگے بڑھا کر شادی کی طرف جانا چاہیئے "اشعر نے استہزایہ کہا۔۔۔اشعر اب ایمن کے ساتھ نئی شروعات کرنا چاہتا تھا وہ اس سے اپنے تمام جائز حقوق اسکی مرضی سے لینا چاہتا تھا اسلئے اسے مینٹلی تیار کر رہا تھا۔۔۔

میں ایسا کچھ نہیں چاہتی "ایمن اسکی بات کی گہرائی کو سمجھتی اس سے دھیمی آواز میں مخاطب ہوئی۔۔۔اسکی نظریں اب پارک کے گھاس پر تھی۔۔

آخر کیوں ؟ تم جس ٹراما سے گزری ہو اسے اب وقت بیت چکا ہے اب ہمیں آگے بڑھنا چاہیے "اشعر نے اس سے وجہ جاننا چاہی ساتھ اسے ماضی کو بھلانے کو کہنے لگا۔۔۔

مجھے تم میں کوئی دلچسپی نہیں ہے ""اس نے انتہائی سفاکی سے کہا۔۔۔اشعر کی جگہ کوئی اور مرد ہوتا تو اسکے ایسے الفاظ پر اسکے کردار پر شک کرنے سے گریز نہ کرتا۔۔۔

دلچسپی پیدا کرنے کی کوشش کرو" اشعر نے اسکا ہاتھ تھامے لو دیتے لہجے میں کہا"

مجھے کوئی شوق نہیں ہے تم میں دلچسپی پیدا کرنے کا" اسے ایک مرتبہ پھر شرکت لہجے میں میں" کہتے اسکا ہاتھ جھٹکا۔۔۔

ایمن اب میں تھکنے لگا ہوں ان سب سے میں نارمل لائف گزارنا چاہتا ہوں" اشعر نے اسکے" سخت رویے کو نظر انداز کرتے کہا۔۔۔ اسے لگا وہ اپنی ہی بیوی سے بھیک مانگ رہا ہو۔۔۔۔ وہ واقعی اب تھک رہا تھا اسے سکون کی ضرورت تھی جو سکون اسکی بیوی ہی اسے میسر کر سکتی تھی ۔۔۔۔ اسکے پیچھے کتنی لڑکیاں پاگل تھیں اب بھی ایک ہاتھ دھو کر پیچھے پڑی تھی پر وہ سکون صرف و صرف اپنی بیوی سے چاہتا تھا جو اسے منہ لگانے کو بھی تیار نہ تھی۔۔۔۔

تم دوسری شادی کر سکتے ہو۔۔ میں نے پہلے بھی کہا تھا" پھوپھو کو میں منالوں گی" ایمن نے اسے" تجویز پیش کی۔۔۔۔

ایمن۔۔۔۔"اشعر نے اس کا نام سختی سے لب بھینچے پکارا۔۔۔۔۔۔"

چلو میرا بچہ ہم گھر چلیں'وہ اسکی پکار کو ان سنا کرتی اسے مکمل نظر انداز کرتی وہاں سے اٹھ کر" دبیر کو گھر جانے کے لیے کہنے لگی اسے ساتھ لئے اب وہ باہر کی نکل رہی تھی۔۔۔۔

اشعر اسے خود سے دور جاتے تکنے لگا۔۔۔وہ لڑکی کتنی سفاک تھی۔۔۔۔اسکی تمام باتوں کو اپنے پیروں تلے روند کر جا چکی تھی۔۔۔

اشعر نے گھر آ کر دوبارہ اس بارے میں ایمن سے بات نہیں کی۔۔"ایمن کی سنگدلانہ باتیں" سن کر اسے حیرت ہو رہی تھی۔۔۔۔

کیا ایک سال کے عرصے میں بھی اس کے دل میں ہمارے رشتے کے متعلق جذبات نہیں" ابھرے "اشعر روم میں بیٹھا سوچ میں ڈوبا تھا۔۔۔وہ کچھ سمجھ نہیں پا رہا تھا۔۔۔

URDUNovelians

ایمن روم داخل ہوئی تو سویا ہوا دبیر اسکی گود میں تھا جسے وہ کاٹ میں لٹا کر بیڈ پر آئی۔۔۔اپنے اور اشعر کے درمیان تین تکیے رکھے جسے وہ پچھلے گیارہ ماہ سے ترتیب سے رکھتی تھی وہ فاصلہ آج بھی قائم تھا۔۔۔۔

جب کہ اشعر اسکی حرکت کو دیکھ کر سمجھ چکا تھا وہ آج شام کا جواب دے رہی تھی۔۔۔۔اشعر نے بھی اسے مکمل اگنور کرتے رخ بدل لیا۔۔۔۔

پتہ نہیں زندگی نے انکے لئے کیا سوچ رکھا تھا یہ وقت آنے پر ہی پتہ چلنا تھا۔۔۔۔

~~~~~©©©©©©~~~~

آج پورے دس ماہ بعد اس نے پاکستان کی سرزمین پر قدم رکھا تھا وہاں کی فضا کو محسوس کر کے اسے دلی سکون پہنچا۔۔۔۔پر اس فضا میں کچھ بچھڑے لوگوں کی یادوں کی خوشبو بھی شامل تھی جسے یاد کر کے اسکی آنکھوں کو نہ نم ہو گیا۔۔۔۔۔

کیا ہوا بیگم صاحبہ؟ اسکے شوہر نے اسکے گرد بازوؤں حمائل کئے اسے پکارا۔۔۔۔۔
~~~~~

کچھ نہیں بس اپنی زمین پر اتنے عرصے بعد آکر دل خوش ہو گیا" وہ اسکے ہاتھوں پر اپنے ہاتھ" رکھے ایئر پورٹ کے احاطے سے نکلنے لگی۔۔۔اب وہ دونوں ایک ہوٹل کی طرف گامزن سے جہاں وہ ایک مہینہ اسٹے کرنے والے تھے۔۔۔۔

آپ مجھے ساتھ کیوں لے آئے اپنی بزنس پارٹی میں "اسکی بیوی اسے شکوہ کرتے کہنے" لگی۔۔۔۔اس کا شوہر اسے بزنس پارٹی کے لیے پاکستان لایا تھا وہ لندن سے خصوصی بلال لاشاری کی بزنس پارٹی میں تشریف لائے تھے ظفر لاشاری پاکستان کے بزنس کی ایک مضبوط ساخت تھا جن کے ساتھ انکی بیٹی بھی پیش پیش تھی۔۔۔درینہ بزنس تعلقات کی وجہ سے وہ انکار نہیں کر پائے تھے حالانکہ اسکی اپنی بیوی امید سے تھی۔۔۔۔

کیوں تم خوش نہیں ہو؟ اسکے شوہر نے انتہائی محبت بھرے لہجے میں پوچھا۔۔۔

خوش ہوں پر آپ کو پتہ ہے میری طبیعت کا تو اسلئے " تھوڑا ڈر لگا رہا ہے "اس کا اشارہ اسکی" پریگیسنی کہ طرف تھا۔۔۔۔

کچھ نہیں ہوتا بیگم صاحبہ میں ہوں نہ؟ دلفریب اپنات ءاس نے کہا۔۔۔۔

"

ہاہاہاوہ تو ہے "اس نے اپنے شوہر کی طرف دیکھا جو انتہائی محبت سے اسکی طرف دیکھ رہا" تھا۔۔۔۔اس شخص نے اسے بہت اچھی طرح سنبھالا تھا جب اسے لگا تھا وہ اپنی زندگی ختم کردے گی۔۔۔پر وہ شخص اسکی زندگی میں ایک فرشتے کی طرح آیا تھا اور اسے سمیٹ لیا تھا وہ اسے دیکھ کر اپنے رب کا جتنا بھی شکر ادا کرتی کم تھا۔۔۔۔۔پر اسے پاکستان ایک خاص چیز بھی کھینچ کر لائی تھی اور وہ تھی اسکی بیسٹ فرینڈ، جس سے وہ مل کر معافی مانگنا چاہتی تھی اسے اپنے آج پر خوش دکھانا چاہتی تھی۔۔۔۔کیا قسمت اسے اس سے ملائے گی وہ سوچ رہی تھی۔۔۔۔۔

۔~~~~~©©©©©©©©©~~~~~

میم خان انڈسٹریز نے ہماری کمپنی کے ساتھ کیا گیا کانٹیریک کینسل کر دیا ہے "مینجر" نے اپنی مصروف سی میڈم کو چیئر پر بیٹھے موبائل میں مگن دیکھ اسے بتایا۔۔۔۔

کیا پر کیوں؟ دعا نے حیرت زدہ ہو کر مینجر کی طرف دیکھے پوچھا۔۔۔اسے حیرت کا شدید جھٹکا لگا تھا اشعر کی انڈسٹری اس سے اپنے تمام کنٹریکٹ کینسل کر رہی تھی پر کیوں کہیں وہ اس سے وہ اسکی اس دن کی حرکت پر ناراض تو نہیں ہو گیا تھا وہ دل ہی دل میں پریشان سی ہونے لگی۔۔۔۔

میں بات کرتی ہوں ان سے آپ پاپا سے اس متعلق کوئی بات مت کریئے گا" اس نے مینجر کو" پاپا کو بتانے سخت منع کیا اور خود سوچ میں پڑتے اسے کہنے لگی۔۔۔۔

رضا صاحب" اس نے پکارا۔۔۔"

جی میم!۔۔۔"۔۔۔" مینجر مؤدبانہ سے انداز میں کہتا جانے لگا جب دعا نے اسے پکارا۔۔۔۔

"

آپ مجھے مسٹر اشعر علی خان کی کچھ ڈیٹیلز بتائیں گے؟" اس نے مینجر سے کہا۔۔۔وہ اشعر کی" نجی زندگی جاننا چاہتی تھی اسے یقین تھا اشعر کے روڈ سے رویے کے پیچھے اسکی زندگی کی کوئی تلخ یادیں چھپی تھیں جسے وہ جان کر اپنے مفاد میں استعمال کرنا چاہتی تھی۔۔۔۔اسے دکھ اسکی ڈیلز کینسل کرنے کا نہیں تھا بلکہ اس سے دور ہونے کا تھا۔۔۔۔۔

کیا مطلب ؟ رضا صاحب نے اپنی سر پھری میم کو عجیب سی نظروں سے دیکھی پوچھا۔۔۔۔

مطلب انکی شادی کب ہوئی ؟ دعا اس سے لگی لپٹے کہی پوچھنا چاہا۔۔۔ وہ جانتی تھی رضا صاحب بلال لاشاری کا پرانہ مینیجر تھا جسے اس کی تمام تر تفصیل پتا ہو گی۔۔۔۔

جی !انکی شادی کو شاید یہی کوئی ایک سال ہونے کو ہو گا۔۔۔ "رضا صاحب نے ذہن پر زور" ڈالتے کہا۔۔۔۔

کیا آپ پاپا کے ساتھ گئے تھے انکی شادی پر ؟ دعا نے قدرے تفسمشیش بھرے لہجے میں پوچھا۔۔۔

جی نہیں !رضا صاحب کو اپنی میڈم کی باتیں سن کر کچھ سمجھ نہیں آ رہی تھی آیا وہ جاننا کیا چاہتی ہیں۔۔۔

کیوں؟ دعا نے فوراً اگلا سوال کیا۔۔۔۔۔

کیونکہ ان کا نکاح سادگی سے ہوا تھا اس میں بس انکے گھر کے افراد شامل تھے۔"بلال لاشاری" کے گوشگوار کی گئی اسد علی خان کی بات کو دعا تک پہنچانا۔۔۔۔۔۔

اتنے بڑے انڈسٹریل کا بیٹا اور سادگی سے نکاح؟ دعا کو حیرت کا جھٹکا لگا تو اس نے ساتھ ہی مینجر سے سوال کیا۔۔۔۔۔۔

میم انکا نکاح انکے بھائی کی بیوہ ہوا تھا۔۔۔ مسٹر اشعر علی خان کے بڑے بھائی آرمی آفیسر تھے" جو شہید ہو گئے تھے،انکا ایک بیٹا تھا اسی وجہ سے انکا نکاح انکے بھائی کی بیوہ سے کر دیا گیا تھا"رضا صاحب نے اب کے تمام تر تفصیل اس کے۔گوشگوار کی تا کہ اب کوئی اور سوال نہ کر سکے وہ دعا کے سوال جواب سن کر عاجز آچکا تھا۔۔۔۔۔

کیا؟ دعا اور طئہ حیرت میں ڈوبی۔۔۔۔

جی !رضا صاحب نے یک لفظ کہا۔۔۔

آپ جاسکتے ہیں یہ باتیں میں نے آپ سے پوچھی ہیں کسی کو پتہ نہ چ لے پلیز "رضا صاحب کو" کسی کو بتانے سے منع کرتی اسے جانے کو کہا۔۔۔۔

اووووو!تو مسٹر اشعر وہ آپ کا بیٹا نہیں بلکہ آپکے بھائی کا بیٹا ہے ؟اب آئی نہ آپکی دکھتی رگ میری ہاتھ میں،،،،بیوی بھی آپکی پہلے بھابھی رہ چکی ہے "اشعر علی خان تمہیں پانا میری ضد بن چکا ہے اور دعا لاشاری اپنی ضد کسی بھی قیمت پر نہیں چھوڑتی۔۔۔۔۔

©©©©©©©©©©

جا بجا پھیلی دبیر کی چیزوں کو سمیٹے بڑبڑا رہی تھی۔۔۔ جبکہ دبیر اپنے کاٹ میں خواب و خرگوش کے مزے لوٹ رہا تھا۔۔۔۔

کیوں ہر وقت کوستی رہتی ہو بچے کو"اشعر جو ابھی تھک کر آفس سے آیا تھا اسکی" بڑبڑاہٹ سنتا کہنے لگا۔۔۔۔۔

میرا بیٹا ہے میں جو مرضی کہو تمہیں کیا؟اشعر کو بیڈ پر بیٹھتے دیکھ اس نے قدرے بدتمیزی سے جواب دیا۔۔

۔

جب کہ اشعر اسکی بات سن کر اسکی طرف دیکھے اپنا سر تھام کر بیڈ پر لیٹ گیا۔۔۔ آج جب سے وہ آفس سے آیا تھا اسکے سر میں شدید درد تھا۔۔۔۔ آج اس نے ایک اہم فیصلہ کیا تھا۔۔۔اس نے لاشاری انڈسٹریز کے ساتھ اپنے تمام کنٹریک کینسل کر دیئے تھے صرف و صرف دعا لاشاری کی وجہ سے اسکی بڑھتی ہوئی نزدیکیاں اسے پریشان کرنے لگیں تھیں۔۔۔۔۔

چائے پلا دو ایک کپ"ایمن کو کمبڈ کی طرف بڑھتے دیکھ اس نے کہا اسے چائے کہ شدید طلب" ہو رہی تھی۔۔۔ایمن اسکے سوال کا جواب دیئے بغیر کمرے سے باہر نکل گئی۔۔۔۔

چائے !وہ اپنے سر پر ہاتھ رکھے لیٹا ہوا تھا۔۔۔۔جب ایمن نے تقریباً پانچ منٹ بعد چائے کا کپ اسکے سامنے کئے اسے دھیمی آواز میں پکارا۔۔۔۔۔

اسے کیا ہوا؟جب اس کی آواز پر وہ ٹس سے مس نہ ہوا تو اس نے قدرے تیز آواز میں اسے پھر پکارا۔۔۔۔پر پھر بھی نہ اٹھا۔۔۔۔

اشعر !اب کے اس نے چائے کے کپ کو سائیڈ ٹیبل پر رکھے ہاتھ کو اسکی شولڈر پر رکھ کر اسکی طرف ہلکا جھکے اسے جھنجھوڑتے ہوئے پکارا۔۔۔۔۔۔

اشعر نے اپنے چہرے سے ہاتھ کو ہٹایا تو۔۔۔۔ایمن کو اپنے اوپر جھکے دیکھ اسے اپنے ایک ہاتھ سے کھینچ کر اپنے اوپر گرایا۔۔۔۔ایمن اس افتاد کے لیے تیار نہ تھی اچانک اس کے سینے سے جا لگی۔۔۔۔

یہ کیا بدتمیزی ہے چھوڑو مجھے "؟اس کے سینے سے پوری جان لگاتے اٹھنے کی کوشش کرتی ایمن" نے بامشکل الفاظ ادا کئے۔۔۔۔اس کی سانس سینے میں اٹک رہی تھی اشعر کا لمس اسے جان لیوا لگا۔۔۔

پھر کیا سوچا تم نے؟"اس کی کمر کو اپنے ہاتھوں میں مضبوطی سے جکڑے دلنشین لہجے میں اس" سے مخاطب ہوا۔۔۔۔اسکے لہجے میں طلب واضح تھی۔۔۔

چھوڑو مجھے "۔۔اپنی کمر پر اسکے آہنی ہاتھوں کا لمس محسوس کرتے اسے کرنٹ چھو" گیا۔۔۔اسکے ہاتھوں کو اپنی کمر سے مکمل زور آزمائی کرنے ہٹاتے اس نے دانت پیسے کہا۔۔۔

یار تھک گیا ہوں میں میری تھکن اتار دو"اشعر اسکی بات کو نظر انداز کرتا خمار آلود لہجے میں" گویا ہوا۔۔سائیڈ پر ہوتا اسے بیڈ پر گرائے ایمن پر جھکا۔۔۔

۔اسکے لہجے میں ایک فریاد تھی وہ اسے اسکی رضامندی سے پانا چاہتا تھا

ایمن کو۔اسکی آنکھوں میں طلب واضح نظر آرہی تھی جسے ایمن جان کر بھی انجان بن گئی۔۔۔۔

چھو۔۔۔۔۔۔ڑ۔۔۔۔و۔۔۔۔۔ایمن نے قدرے چلاتے ہوئے کہا۔۔۔۔

جس پر۔اشعر فوراًاس پر جھکا اور اسکی بولتی بند گیا۔۔۔۔۔ایمن کا سانس سینے میں اٹکنے لگا وہ اس پر اپنے ہاتھوں سے مکے برسانے لگی پر وہ پیچھے ہٹنے کو تیار نہ تھا۔۔۔۔یہ اسکا پہلا لمس تھا جسے محسوس کر کے ایمن میں کرنٹ دوڑ گیا۔۔۔۔۔

سی "ایمن نے اسکی گردن پر اپنے ناخن چھبوئے جس پر اسکے لبوں پر سے ہٹے اسے چھوڑ تا درد" سے جنجھا اٹھا۔۔۔۔۔

URDUNovelians

اففف! کتنی زہریلی ہو "اپنی گردن کو اس جگہ سے سہلاتے جہاں ایمن نے ناخن گاڑے تھے " درد بھرا لہجہ بناتے اسے معنی خیزی سے دیکھا کہا۔۔۔۔۔۔

ہاتھ لگانے کی کوشش بھی مت کیا کرو مجھے ورنہ میں سب رشتے یہی چھوڑ کر چلی جاؤں گی اور" اس مرتبہ مجھے کوئی مجبور بھی نہیں کر پائے گا" اس کی اس حرکت ایمن کے جسم میں سنسنی ڈور گئی تھی۔۔۔ آنکھیں اشک بھرے وہ اسے وارن کرنے لگی۔۔۔

میری بات سمجھنے کی کوشش کرو یار" اشعر نے اسے سمجھانا چاہا پر کچھ بھی سمجھنے کے موڈ نہیں" تھی۔۔۔

ایمن نے پورے اعتماد کے ساتھ اسے خوب کھری کھوٹی سنائی اور روم سے واک آؤٹ کر گئی۔۔۔۔

کیا کروں میں کیسے کروں اس رشتے کو شروع یہ کب میری طلب کو سمجھے گی؟" اس کے اس" خطرناک روپے کو دیکھ وہ خود ہی مخاطب تھا۔۔۔۔

~~~~©©©©©~~~~©©©©~~~~~
~~~~

"نہیں رکھنا مجھے اسکے ساتھ کوئی رشتہ یہ کیوں نہیں سمجھتا میں نہیں برداشت کر سکتی اسکی نزدیکیاں۔اسکا لمس مجھے ت "ایمن خاموشی سے ڈرائینگ روم میں گھس گئی جہاں وہ مسلسل روتے ہوئے بڑبڑا رہی تھی اشعر کا لمس اسے بار بار اذیت میں مبتلا کر رہا تھا۔۔۔اسوقت سے وہ دوبارہ روم میں نہیں گئی تھی اسے رہ رہ کر اشعر کی حرکت پر غصہ آ رہا تھا۔۔

دبیر ہنوز روم میں سویا ہوا تھا وہ ٹی لاؤنج کی طرف آئی تو وہاں راحیلہ بیگم ٹی وی پر کوئی ڈرامہ دیکھنے میں مگن تھیں۔۔۔ایمن بھی انکے پاس ٹک گئی،اشعر کی گئی گستاخی کو بھلانے کی کوشش کرنے لگی۔۔۔

آپ لوگ ؟ایمن پھوپھو کے ساتھ بیٹھی باتیں کر رہی تھی جب اچانک آریان،انوشے،رمشا آپی ،ریان،عون،فردین اور اسراء کی آمد پر حیران ہوتے پوچھنے لگی۔۔کیونکہ رات کے دس بج رہے تھے۔۔۔۔اور اوائل سردیوں کے دن تھے۔۔۔

بس ہم نے کہا ایمن کو سرپرائز کیا جائے۔۔"رمشاء پھوپھو سے ملتی پھر اسکی جانب آ کر کہنے لگی۔۔۔"

بہت شکریہ آپی میں آنے والی تھی آپ سے کل ملنے "رمشاء کے کہنے پر وہ بتانے " لگی۔۔۔"ایمن ان سب کو دیکھ کر کافی خوش ہوئی تھی رمشا، انوشے آریان، ریان چار بہن بھائی تھے جبکہ ، فردین عون اور اسراء چھوٹے چاچو کے تین بچے تھے ایمن اکلوتی تھی تو اسے سب بہت محبت دیتے تھے اب تو انوشے بھی اسکے ساتھ بہت اچھی ہو چکی تھی انوشے اور آریان کی شادی ہو چکی تھی۔۔۔آریان کی بیوی اپنے میکے گئی ہوئی جبکہ انوشے اور رمشاء میکے آئے ہوئی تھیں۔۔۔۔۔

دبیر کہاں ہے اور اشعر ؟"وہ سب پھوپھو اور ایمن سے مل کر وہی م بیٹھ گئے۔۔۔۔۔۔۔اشعر " اور دبیر کے متعلق پوچھنے لگے۔۔۔۔

"

دبیر سویا ہوا ہے "اور اشعر بھی "ایمن نے دبیر کے متعلق جھک کر بتایا جبکہ اشعر کے نام اسنے " قدرے آرام سے کہا۔۔۔۔

آپ سب واٹ آ سرپرائز؟اشعر پانی پینے کی غرض سے نیچے آیا تو ان سب کو دیکھ کر خوش ہوتا کہنے لگا اب وہ باری باری سب سے ملنے لگا۔۔۔اشعر اس وقت ڈھیلے ڈھالے ٹراؤزر پہنے۔۔ہاف سلیوٹی شرٹ پہنے ہوا تھا۔۔۔

اشعر بھائی ایمن آپی تو کہہ رہی تھیں آپ سو رہے ہیں" اسراء نے اشعر سے ملتے اسے" کہا۔۔۔جب کہ اسکی بات پر ایمن نے نظریں چراتے ادھر ادھر دیکھا۔۔۔۔

ہاں بس تھکن ہوگئی تھی اسلئے آنکھ لگ گئی تھی" ایمن کی آکورڈ سچویشن میں دیکھتے اس نے ایمن" کا ساتھ دیتے اسے کن آکھیوں سے دیکھے کہا۔۔۔۔

آپ لوگ باتیں کریں میں آپ کے لیے کچھ لاتی ہوں" وہ اس سچویشن سے نکلنا چاہتی" تھی۔۔۔۔

ارے ہم کچھ نہیں کھا رہے ہم تو تمہیں اور اشعر کو ساتھ لینے آئیں ہیں آج کھانا باہر جا کر" کھائیں گے" رمشاء اپنے آنے کا مقصد بتاتے اسے تیار ہونے کا کہنے لگی۔۔۔۔

جاؤ بیٹا تم لوگ بھی میں دبیر کو اپنے پاس سلا لیتی ہوں" ایمن کو اپنی جانب تکتا دیکھ راحیلہ بیگم" نی فوراً کہا۔۔۔۔

اچھا آپی بس پانچ میں چینج کر کے آتی ہوں "ایمن کہتی روم کی طرف جانے لگی۔۔۔۔"

چینج کیوں کرنا ہے یہ اچھا ہے نہ "ایمن نے دن میں ہی نیو فلورل پرنٹڈ شرٹ اور ٹراؤزر پہنا" تھا۔۔۔۔رمشاء نے دیکھے اسے ٹوکتے کہا۔۔۔

اوکے تو چلیں پھر وہ سلیقے سے اپنے سینے پر ڈوپٹہ پھیلائے کہنے لگی،"جب کہ عون کے ساتھ" بیٹھے اشعر کو مکمل اگنور کیا وہ آج وہ کہیں باہر کھلی فضا میں جانا چاہتی تھی اس کا دم گھر میں گھٹنے لگا تھا اسلئے وہ تھوڑی خوش تھی۔۔۔۔

اشعر بھائی آپ بھی چلیں نہ پلیز "عون اشعر کو ہنوز بیٹھا دیکھ منت بھرے لہجے میں کہنے" لگا۔۔۔۔

۔

نہیں میرا موڈ نہیں تم لوگ جاؤ"اس نے بھی ایمن کو اگنور کرتے انہیں کہا۔۔۔۔"

تم بھی چل رہے ہو اشعر "رمشاء نے قدرے تنبیہہ کرتے انداز میں کہا۔۔جس وہ جانے کو" تیار ہوا۔۔۔وہ اس سے ایج میں بڑی تھیں جس کی وجہ سے وہ ہمیشہ انکی رسپیکٹ کرتا تھا۔۔۔۔

اوکے تو چلیں "اشعر اپنے ہاتھوں کو اٹھائے سلینڈر کرتا بولا۔۔۔۔"

اسکی بات سن کر ایمن کا حلق تک کڑوا ہو گیا۔۔وہ نہیں چاہتی تھی کہ اشعر بھی ساتھ چلے۔۔۔۔۔اسے اشعر کو دیکھ کر مزید تپ چڑھ رہی تھی۔۔۔

اب وہ سب گھر سے نکل رہے تھے ایمن اشعر کو مکمل نظر انداز کرتی ریان کے ساتھ چل رہی تھی۔۔۔۔

ریان نے اپنی گاڑی اسٹاٹ کی تو ایمن بھی اسی کی گاڑی میں جا بیٹھی وہ ایک ہی گاڑی میں آئے تھے جو اب انہیں کم لگ رہی تھی سو اشعر نے اپنی گاڑی نکالی پر ایمن کو ریان کی گاڑی میں بیٹھے دیکھ اسے غصہ آیا۔۔۔۔

جبکہ اشعر کی گاڑی میں اب آریان، اسراء اور عون بیٹھ رہے تھے۔۔۔۔

ایمن تم اشعر کی گاڑی میں جا کر بیٹھو نہ "رمشاء جو ایمن کو ریان کی گاڑی میں بیٹھے دیکھ کر کہنے لگی۔۔۔

کوئی بات نہیں آپی میں اسی میں ٹھیک ہوں "اس نے فارمل لہجے میں کہا۔۔۔جب کہ اسکی" بات سن کر اشعر نے اپنی گاڑی آگے نکال دی۔۔۔

اشعر کی گاڑی ایک مشہور ریسٹورنٹ کے آگے رکی جہاں سے انہوں نے فاسٹ فوڈ کھایا اور اب آئس کریم کی باری تھی۔۔۔

آئس کھاتے ایمن رمشاء، ریان کے ساتھ کھلا کر باتیں کر رہی تھی آج وہ بہت خوش لگ رہی تھی اسے دیکھ کر اشعر کو پرانی ایمن یاد آئی جو ایسی ہی ہمہ وقت خوش رہنے والی تھی پر وہ اسکے ساتھ کبھی خوش نہیں رہتی تھی یہ بات اشعر کو اندر ہی اندر کھانے لگی۔۔۔۔۔

کونسا فلیور لیں گے اپ سب؟ وہ سب سے پوچھے آڈر دینے لگا جس پر سب نے باری باری بتایا پر ایمن خاموش رہی وہ اس سے کوئی بھی بات نہیں کر رہی تھی۔۔۔اشعر نے بھی اس سے کوئی بات نہیں کی۔۔۔۔۔

وہ سب آئس کریم کھا چکے تو اپنی گاڑیوں کی طرف چل دیئے۔۔۔وہ کافی اچھا وقت گزار کر جا رہے تھے جس سے اسے کافی سکون ملا تھا پر اشعر اب بھی بہت بے چین تھا اسے رہ رہ کر ایمن پر غصہ بھی آ رہا تھا وہ کیسے اسے مسلسل اگنور کر رہی تھی وہ اسکی کوئی بھی بات سیریس نہیں لیتی تھی۔۔۔

ایمن تم اشعر کے ساتھ بیٹھو ہم اب گھر نکلے گے "رمشا نے اسے ریان کی گاڑی کی طرف" بڑھتے دیکھ پکارا۔۔

جی اچھا! ایمن سب کو خدا حافظ کہتی اب جلدی سے اشعر کی گاڑی کی طرف گئی جہاں اشعر فرنٹ سیٹ پر بیٹھا اسٹیرنگ سنبھال چکا تھا۔۔۔ اشعر نے اسے بیٹھتے دیکھ فوراً گاڑی اسٹاٹ کر دی۔۔۔ اشعر نے بھی ایمن کی طرف دوبارہ نہیں دیکھا تھا۔۔۔ اسکی گاڑی اب ہواؤں سے باتیں کرنے لگی اشعر انتہائی تیز اسپیڈ میں گاڑی چلا رہا تھا۔۔۔۔ جس پر ایمن نے اشعر کی جانب دیکھا وہ لب بھیجے غصے میں لگ رہا تھا۔۔۔ اس کا چہرہ کسی سرخ ہو رہا تھا وہ ایمن کا غصہ اپنی گاڑی پر نکال رہا تھا۔۔۔

آرام سے چلاؤ گاڑی "ایمن نے ڈرتے دل کے ساتھ اسے کہا اتنی تیز اسپیٹ میں اسے ڈر لگنے" لگا تھا۔۔۔۔

ایمن کی بات کو یکسر نظر انداز کئے اشعر اب بھی اسی اسپیٹ سے گاڑی چلا رہا تھا۔۔۔

اشعر !ایمن نے اسکے ہاتھ پر اپنا رکھے اسے پکارا۔۔۔

جس پر اشعر نے خون خوار نظروں سے اسکی طرف گھور کر دیکھا ایمن اسکی نظروں کی تعب نہ لا سکی اور اسکے ہاتھ سے اپنا ہاتھ پرے کیا۔ اسے اشعر کے رویے کو دیکھے ایک دم خوف سا آیا۔۔۔

گھر آکر ایمن دبیر کو لینے ممی کے کمرے کی طرف چل دی تھی جب کہ اشعر سیدھا اپنے روم میں آیا تھا۔۔ اشعر جب سے آیا تھا مسلسل سگریٹ پیئے جا رہا تھا۔۔۔

ایمن آرام سے ایک گھنٹے بعد کمرے میں آئی جب اس نے اشعر سو چکا ہے۔۔۔۔ دبیر کو کاٹ میں لٹا کر وہ خود صوفے پر جا سوئی۔۔۔ اشعر کی بڑھتی جسارتیں اسے پریشان کر رہی تھیں جسے وہ سوچتے سوچتے کب نیند کی وادیوں میں کھو گئی۔

©©©©~~~~~©©©©©~~~~~~~~©©©©

صبح اسکی آنکھ بھاری سر کے ساتھ کھلی، اسکی طبیعت میں عجیب بوجھل پن تھا، دل عجیب متلا رہا تھا۔۔۔

اس نے دیکھا، اشعر روم میں نہیں تھا جبکہ دبیر بھی نہیں تھا۔۔ اس نے گھڑی کی طرف دیکھا تو نو بج رہے تھے۔۔۔

اوہو! میں اتنی دیر تک سوتی رہی" خود سے بڑبڑاتے اپنے بھاری سر کو تھامے وہ اٹھی اور نیچے" چل دی۔۔۔۔

نیچے آئی تو دبیر دادو کے ساتھ کھیل میں لگا تھا۔۔۔ اور اشعر یقیناً جا چکا تھا۔۔۔۔

پھوپھو! آپ نے ناشتہ کر لیا۔۔۔۔؟ ایمن نے تھوڑا شرمندہ ہوتے پوچھا۔۔۔۔

ہاں کر لیا تمہاری طبیعت تو ٹھیک ہے نہ تم لیٹ ہو گئی اشعر دبیر کو نیچے لے آیا تھا تو میں نے اسے" بھی ناشتہ کروا دیا تھا" راحیلہ بیگم نے تفصیل بتاتے اسکی بھی خیریت پوچھی۔۔۔۔۔

ء

جی پھوپھو ٹھیک ہوں پتہ نہیں کیوں آنکھ نہیں" وہ کھلی" وہ شرمندہ ہوتے کہنے لگی۔۔۔"

یہ بد تمیز مجھے نہیں اٹھا سکتا تھا" وہ دل ہی دل میں اشعر کو کوسنے لگی۔۔۔دبیر اسے مکمل نظر" انداز کرتے ہوئے اپنے ٹوئیز کے ساتھ کھیل رہا تھا۔س۔۔

اچھا تم ناشتہ کر لو بیٹا"راحیلہ بیگم اسے کہتی خوف دبیر کو کھیلتے دیکھتے محظوظ ہونے لگی۔۔۔"

ابھی وہ بریڈ پر جیم لگا کر کھانے ہی والی تھی کہ اسے ایک دم قے آئی وہ بریڈ کو ٹیبل پر چھوڑتی ٹائلٹ کی طرف بھاگی۔۔۔اسے منہ پر ہاتھ رکھے بھاگتے دیکھ راحیلہ کو پریشانی ہوئی۔۔۔وہ ماسی کو آواز دیتی دبیر کے پاس بیٹھا کر اسکے پیچھے گئی۔۔۔

کیا ہوا ٹھیک تو ہو نہ ؟راحیلہ بیگم اسے واش بیسن پر جھکے دیکھ اسکی کمر تھپکتے فکر مندانہ لہجے میں پوچھنے لگی۔۔۔

جی !ایمن نے نقاہت بھری آواز میں کہا۔۔

ہاں وہ دکھ رہا ہے' چلو تم آرام سے بیٹھو "راحیلہ بیگم طنزیہ کہتی اسے بیڈ پر کا کر بیٹھانے" لگی۔۔۔۔

اچانک سے کیا ہوا؟ راحیلہ بیگم تفتیشی انداز میں پوچھنے لگی۔۔۔

پتہ نہیں اچانک دل خراب ہونے لگا اور وہ مٹ شروع ہو گئی۔۔۔۔ وہ نقاہت زدہ حال میں انہیں تفصیل بتانے لگی۔۔۔۔

کیا واقعی؟ راحیلہ بیگم نے خوش ہوتے پوچھا۔۔۔۔ جس پر ایمن کو حیرت ہوئی۔۔۔۔

لگتا ہے گڈ نیوز ہے ایمن تم ان ہلنا مت یہاں سے روم میں بیٹھی رہو میں ڈاکٹر کو کال کرتی" ہوں" خود ہی قیاس آرائیاں کرتے راحیلہ بیگم اٹھ کر روم سے چلی گئیں۔۔

پھوپھو! وہ اپنی نقاہت بھری آواز میں پکارنے لگی پر وہ تو جا چکی تھیں۔۔۔۔افف اب یہ کیا نئی مصیبت ہے کیا سوچ بیٹھی ہیں پھوپھو۔۔۔۔۔مجھے انہیں روکنا ہو گا۔۔۔۔ایمن پھوپھو کی غلط فہمی سمجھ گئی تھی اسی لئے روم سے نکلی۔۔۔۔

پھوپھو ڈاکٹر کو مت بلائے میں خود شام میں چلی جاؤں گی آپ جو سمجھ رہی ہیں ایسا کچھ نہیں ہے "ایمن بامشکل چلتی نیچے آئی اور راحیلہ بیگم کو کہنے لگی جو موبائل پر شاید ڈاکٹر کا نمبر ڈائل کر رہی تھیں۔۔۔۔

کیسی غلط فہمی ایمن ی اد نہیں ہے دبیر کے وقت بھی "تمہاری یہی کنڈیشن تھی "وہ اسے الٹا ڈپٹے کہنے لگی۔۔۔۔جس پر وہ تھوڑی شرمندہ ہوئی۔۔۔۔

پھوپھو ابھی کال مت کریں "اس نے پھوپھو کو ایک مرتبہ پھر کہا۔۔۔۔وہ ان کی ناراضگی کی وجہ سے پھر وہ بات نہیں کہہ رہی تھی۔۔۔۔۔۔

"

اچھا تو تم اشعر کے ساتھ جانا چاہتی ہو ڈاکٹر کے پاس "خود سے مطلب اخذ کرتے راحیلہ بیگم نے" کہا۔۔۔۔۔

جس ایمن نے کوئی جواب نہ دیا۔۔۔۔

"

اچھا جاؤ ابھی آرام کرو دبیر کے پاس ہوں میں "وہ اسے فلحال آرام کا کہتی دبیر میں مگن ہو گئیں" جب کہ انکی چہرے پر خوشی کے اثرات صاف نمایاں تھے۔۔۔۔۔

ایمن شکر کرتی اپنے کمرے میں چلی آئی اور آتے ہی ٹیبلٹ نکال کر لی۔۔

~~~~~©©©©©©~~~~~

اسلام علیکم! کیسے ہیں آپ؟ دعا لاشاری نے اس کے آفس میں داخل ہوتے بلند آواز میں سلام کیا۔۔۔

آپ؟ اشعر نے اسکے سلام کا جواب دیئے بغیر آفس کا دروزی کھولے اندر آتے دیکھا تو فوراً کہہ اٹھا۔۔۔ اسے دعا کو اپنے آفس میں دیکھ کر حیرت ہوئی۔۔۔
~~~~~

دعالاشاری شارٹ شرٹ، نیچے ٹخنوں سے اوپر کیپری پہنے، کندھے پر برائے نام ڈوپٹہ کئے ہوئے۔۔۔ گولڈن کھلے بالوں کے ساتھ اسکے آفس میں داخل ہوئی۔۔۔وہ ہمیشہ کی طرح خوبصورت لگ رہی تھی پر اشعر کو کبھی خوبصورت نہیں لگی تھی۔۔۔۔

جی میں !بیٹھنے کا نہیں کہے گے ؟اشعر کے ٹیبل کے سامنے چیئر پر پاس کھڑے ہو کر اسے مؤدبانہ انداز میں پوچھا۔۔۔

شیور!اشعر نے چیئر کی طرف اشارہ کئے کہا۔۔۔۔

آپ نے ہماری انڈسٹری کے ساتھ ڈیلز کیوں کینسل کی مسٹر اشعر ؟دعالاشاری اسکی بھوری آنکھوں میں چہرے پر مسکان سجائے پوچھ رہی تھی۔۔۔

وہ آپ بہتر جانتی ہیں "اشعر نے لگی لپٹی بغیر اپنے ازل سے منہ پھٹ انداز میں کہا۔۔۔"

جی سمجھ گئی ہوں اگر آپ معزرت کرلوں اپنے پچھلے رویے پر پھر ؟" دعا نے ہنوز اسکی آنکھوں" میں دیکھے کہا۔۔۔

اسکی ضرورت نہیں "اشعر نے اسے تکے بغیر مصروف سے انداز میں جواب دیا۔۔۔"

مطلب آپ نے مجھے معاف نہیں کیا مسٹر اشعر "وہ منہ بناتے نروٹھے پن سے بولی۔۔۔"

نہیں ایسی بات نہیں "اشعر نے اب کے اسکی شکل کہ طرف دیکھے کہا جہاں خوبصورتی کے "

اسے شاطر پن بھی دکھا۔۔۔وہ لڑکی محض چوبیس سال کی ہو گی پر اسکے چہرے پر الگ ہی شاطر

پن تھا جو شاید صرف اشعر دکھتا تھا۔۔۔۔

"

ایسی بات نہیں ہے تو پھر ایک کپ کافی کا ہو جائے "ورنہ مجھے لگا آپ نے میری معذرت قبول "

نہیں کی "اشعر نے کچھ کہنے سے پہلے ہی دعا تمید باندھے اسے اپنی باتوں گھیرے میں لینے

گی۔۔۔

مجھے جلدی گھر جانا ہے دراصل "اشعر نے بہانہ بنانا چاہا۔۔۔۔"

اب بہانہ تو نہ بنائے "وہ اشعر سے شکوہ کناہ لہجے میں مخاطب ہوئی۔۔"

میں کافی منگواتا ہوں "اسکی بات کو یکسر اگنور کئے وہ ریسیور اٹھا کر کافی کا کہنے لگا۔"

یہاں کافی نہیں پہنی باہر جا کر کہیں پئے گے "اشعر کو کال کرتے دیکھ اسنے فوراً ٹوکا۔۔۔۔"

پر کیوں؟اشعر نے قدرے سخت لہجے میں پوچھا۔۔۔

اگر آپ میرے ساتھ نہ چلے تو مجھے لگے گا آپ نے مجھے معاف نہیں کیا۔۔" دعا نے اسے "
ایموشنلی بلیک میل کرنا چاہا۔۔۔۔

اوکے چلیں "اشعر کو ایک دم بلال لاشاری کا چہرہ یاد آیا ورنہ اشعر کو ایمن کے علاوہ کوئی دوسرا "
ایموشنلی بلیک نہیں۔ کر سکتا تھا۔۔۔ تو اسنے حامی بھرے چیئر سے اٹھتے کہا۔۔۔

©©©©~~~~©©©©~~~~©©©©~~~~©©©©

آپ کو اپنی بیوی سے لگتا ہے بہت محبت ہے "وہ دونوں آفس سے قریبی کیفے میں کافی پی "
رہے تھے جب دعا نے جان کر اشعر سے ایمن کی بات چھیڑی۔۔۔

جی بلکل ہر مرد کو اپنی بیوی سے محبت کرنی چاہیئے "اسکی بات پر اشعر نے کافی کا مگ نیچے ٹیبل پر "
رکھتے پر اعتماد لہجے میں کہا۔۔۔

جی وہ تو ہے "دعا اسکی بات سنتے زرہ توافق سے بولی۔۔۔ "

پھر تو آپ کو اپنی وائف پر بہت زیادہ بھروسہ ہو گا" دعا اس سے پہ در پہ سوال کئے جا رہی تھی" اسکی ذہن میں کچھ اور ہی چل رہا تھا جس سے وہ جاننا چاہتی تھی جس طرح اشعر کو خود کے قریب کیا جائے۔۔۔

بھروسہ ہی تو رشتے کی مضبوطی ہے دعا صاحبہ اگر آپ کے رشتے میں بھروسہ نہیں تو آپ کا رشتہ پائیدار نہیں" وہ ایمن پر جتنا بھروسہ کرتا تھا وہ نا قابل بیان تھا مرد اپنی بیوی پر بھروسہ اپنے عمل سے دکھاتا ہے نہ کہ الفاظ سے۔۔۔۔۔

اور آپ کی وائف؟ دعا نے اسکے پر اعتماد لہجے پر کہے الفاظ پر اگلا سوال پوچھا۔۔۔

یقیناً وہ بھی مجھ پر کرتی ہے" اشعر نے پورے اعتماد سے کہا پر جانتا نہیں تھا آنے والا وقت اسکی" پر اعتمادی کو ہوا میں اڑانے والا تھا دعا کوئی چال چلنے والی تھی۔۔

اشعر نے ایک ارد گرد نظر موڑ کر دیکھا اسے لگا کوئی ان پر نظر رکھے ہوئے ہے۔۔۔

کیاہوا؟ دعا نے اسے طرح ارد گرد دم غور سے دیکھتے دیکھ تو پوچھے بنانہ رہ سکا۔۔۔۔

کچھ نہیں "اشعر نے اپنا وہم جان کر بات کو نظر کیا۔۔"

~~~~©©©©~~~~©©©©~~~~~

وہ آفس سے گھر آیا تو ممی اور دبیر نیچے لاؤنج میں ہی تھے۔۔۔ ایمن نے ارد گرد نگاہیں دوڑائے دیکھا تو ایمن نظر نہیں آئی۔۔۔۔

اسلام علیکم !اشعر نے ممی کو دبیر میں مگن دیکھا تو بلند آواز میں سلام کیا۔۔ جسے سن کر راحیلہ بیگم کے ساتھ دبیر بھی اچھل کر اس کے پاس پہنچا۔۔۔
~~~~

وعلیکم اسلام! مبارک ہو میرا بچہ بہت بہت مبارک ہو" راحیلہ بیگم اسے گلے لگائے مبارکباد" دینے لگی۔۔۔اشعر ہونق بنا ان کی مبارکباد کی وجہ جاننا چاہ رہا تھا۔۔

کس لئے ممی؟ اشعر نے صوفے پر بیٹھے دبیر کو بھی گود میں بیٹھاتے جب سمجھ نہ آئی تو فوراً پوچھا۔۔۔

"

تم پاپا بننے والے ہو" راحیلہ بیگم نے خوش ہوتے کہا۔۔"

۔کیا؟ اشعر کے چہرے پر حیرت ہی حیرت تھی اسے سمجھ نہیں آیا وہ کیسے ریکٹ کرے۔۔۔ممی کی بات سے اسے سو والٹ کا جھٹکا لگا اور وہ فوراً صوفے ستے دبیر کو لئے اٹھا۔۔۔۔

اتنا حیران ہونے والی کیا بات ہے؟ اس میں تو خوش ہونے والی بات ہے" راحیلہ بیگم نے اسے" ورطہ حیرت میں دیکھا تو ڈانٹتے ہوئے کہا۔۔۔۔

میں نے آج تک اسے چھوا نہیں، اور میں پاپا بننے والا ہوں ممی بھی نہ حد کرتی ہیں" وہ دل ہی دل میں خود سے کہتا روم کی طرف جانے لگا جب کہ دبیر کو راحیلہ بیگم نے اسکے ہاتھ سے لے لیا تھا

اچھا بات سنو ڈاکٹر کے پاس بھی لے جانا ایمن کو" وہ پیچھے اشعر کو زور سے کہنے لگی۔۔۔۔"

یہ کیا بکواس ہے ؟اشعر نے ایک دم دروازہ کھولا اور اس نے اتنے ہی زور سے دروزے کو بند کیا۔۔۔ایمن جو طبیعت کی خرابی کی وجہ سے غنودگی میں تھی ایک دم ہڑبڑا کر اٹھی۔۔۔۔

کیا؟اس نے وہ دم ہڑبڑا کر اٹھی دروازے کے زور سے بجنے پر وہ ایک دم ڈر گئی تھی۔۔۔

یہی جو ممی کہہ رہی ہیں" اشعر نے اسکے پاس بیڈ پر بیٹھتے اس کے پاس بیٹھے غصے سے پوچھا۔۔وہ" بے انتہا غصے میں لگ رہا تھا۔۔۔غصے سے اسکا پورا چہرہ سرخ ہو رہا تھا۔۔۔۔

کیا کہہ رہے ہو؟ایمن سوئی جاگی کیفیت میں اسکے غصے سے گھبر ائے پوچھنے لگی۔۔۔

تم پریگنٹ ہو"اشعر نے دانت پیستے کہا۔۔ "

یہ کیا بکواس ہے"وہ الٹا اس پر غصہ ہونے لگی۔۔۔"

بکواس میں کر رہا ہوں؟اشعر نے اپنی طرف انگلی سے اشارہ کئے پوچھا۔۔۔

پھوپھو کو غلط فہمی ہوئی ہے میں نے انہیں سمجھانے کی کوشش بھی پر وہ سمجھنے کو تیار نہیں" ہیں"ایمن نے پوری بات بتاتے غصے سے کہا۔۔۔۔

اچھا!اشعر اسکی بات سن کر قدرے ریلکس ہوئے بیڈ سے اٹھا۔۔۔

تم مجھ پر تہمت لگا رہے تھے ؟ تم مجھے بد کردار سمجھ رہے تھے میں کیسے پریگننٹ ہو سکتی ہوں ؟ایمن بیڈ سے اٹھتی اسے گریبان سے پکڑے پوچھنے لگی۔۔۔۔

نہیں ایسا نہیں ہے "اپنے گریبان کو اس سے چھڑواتے اس نے نگاہیں پھیرے کہا۔۔۔۔۔"

ایسا ہی ہے اشعر علی خان تم مجھے بد کردار سمجھ رہے تھے یا خدا "وہ اسے جھٹکتے سے چھوڑے " پیچھے کو ہوئی۔۔۔۔۔۔اور منہ پر ہاتھ رکھے رونے لگی جس سے اسکی رونے کی آواز نہیں آرہی تھی۔۔۔۔۔

"

نہیں ایسی بات نہیں ہے ایمن "وہ اسکے قریب ہوئے کہنے کی کوشش کرنے لگا۔۔۔۔۔"

دور رہو پاس مت آؤ میرے "وہ اس سے مزید دور ہوتی وہی بیٹھ گئی اور زور زور سے رونے " لگی۔۔۔۔۔

پاس آنے کب دیتی ہو پاس آؤں گا تو ممی کی بات سچ تو ہو گی نہ "اسکے مزید قریب آنے لگا وہ" آج تمام تر دوریاں مٹا دینا چاہتا تھا۔۔۔وہ اپنی دیوانگی اس پر عیاں کرنا چاہتا تھا۔۔۔

تم جھوٹ بول رہے ہو تم "ایمن اب بھی اسی بات پر اٹکی ہوئی تھی۔۔۔"

یار کوئی بھی مرد اپنی بیوی کے متعلق ایسی بات سن کر ایسا ہی ریکٹ کرے گا ایمن جب اسے یہ پتہ ہو کہ اس نے کبھی اپنی بیوی کو ہاتھ تک نہیں لگایا۔۔۔۔ تمہیں ممی کو سمجھانا چاہیئے تھا ۔۔۔وہ اب اسکی غلط فہمی کو دور کرنا چاہ رہا تھا۔۔۔۔

جھوٹ تمہیں شک تھا مجھ پر' اسی لئے تم مجھ سے پوچھنے آ گئے کہ میں پریگننٹ کیسے ہوئی؟ ایمن " نے اشعر کو ایک مرتبہ پھر گریبان سے پکڑے کہا۔۔۔۔۔

بکواس مت کرو ایمن کچھ بھی بولے چلے جا رہی ہو" ایمن کے ہاتھوں کو تھامے وہ اس پر غصہ " کرتا کہنے لگا۔۔۔۔ ایمن کو ایک دم چکر آئے اور وہ اس کی باہوں میں جھول گئی۔۔۔

ڈائیریا کی وجہ سے انہیں ویکینس ہے آپ ان کا جتنا ہو خیال رکھیں اور ویسے بھی یہ کافی ویک " ہیں" اشعر اسے ایک پرائیویٹ کلینک لے آیا تھا می کو ایمن کی حالت کے متعلق اسنے آگاہ نہیں کیا تھا۔۔۔۔ ڈاکٹر نے اسے ڈرپ لگائی اور کچھ انجکشن ایمن ان ہی کے زیر اثر تھی۔۔۔

جی بہتر" ڈاکٹر اسے ایمن کی طبیعت کے بارے میں آگاہ کر رہی تھی جسے اشعر سن رہا" تھا۔۔۔۔ ایمن شروع سے ہی چھوئی موئی تھی پر آجکل وہ اپنا واقعی خیال نہیں رکھتی تھی۔۔۔

آپ کی شادی کو کتنا وقت ہوا ہے؟" ڈاکٹر نے اسے دیکھتے اس سوال کیا۔۔۔ "

گیارہ ماہ" اشعر نے آرام سے بتایا۔۔۔ "

اچھا! ٹھیک کچھ دوائیاں لکھ دے رہی ہوں انہیں۔ دیتے رہے ٹھیک ہو جائیں گی "ڈاکٹر نے " ادوایات لکھی سلپ اسکی طرف بڑھاتے کہا۔۔۔

ایک مخلصانہ مشورہ ہے آپکے لیے ابھی کچھ عرصہ کوشش کیجیے گا آپکی وائف کنسیو نہ " کریں "ڈاکٹر عمر رسیدہ خاتون تھیں انہوں نے اشعر کو ایمن کی حالت کو پیشے نظر رکھے۔۔۔ ایڈوائس دی۔۔۔

یہ ہاتھ لگانے دے گی تو کنسیو کرے گی نہ "اشعر نے دھیمی آواز نظر یہ لہجے میں خود میں " بڑبڑاتے کہا۔۔۔

کیا کہا آپ نے ؟ڈاکٹر نے اسکی بڑبڑاتی سنتے فوراً پوچھا۔۔۔

کچھ نہیں "اوکے شکریہ "اشعر نے فوراً کان کھجاتے کہا۔۔۔ "

وہ اسے اتنے آرام سے واپس گھر لے آیا جتنے آرام سے لے کر گیا تھا تاکہ اسکے آنے کی خبر کسی کو نہ ہو۔۔۔ آرام سے اسے بیڈ پر لٹائے اس کے پاس ہی بیٹھ گیا۔۔۔

تم نہ ایمن مجھے بہت بری طرح آزمائش میں ڈالے ہوئے ہو اب تم سے دور رہنا مشکل ہو گیا ہے" یار۔۔۔"اشعر اسکے سراپے سے نظر چراتا کہہ رہا تھا۔۔۔اسے دیکھ کر اس کا ایمان ڈانوول ڈول ہو گیا تھا۔۔۔بڑی مشکل سے اسنے خود کو سنبھالا ہوا تھا۔۔۔وہ اب اس سے نظر چراتا واشروم میں گھس گیا۔۔۔۔دبیر راحیلہ بیگم کے پاس ہی تھا جبکہ ایمن بھی مکمل غنودگی میں تھی۔۔۔

©©©©©©©~~~~©©©©©~~~~~©©©©©

ایمن کی طبیعت کافی سنبھل گئی تھی وہی ایمن پھوپھو سے نظریں چرا رہی تھی پر اشعر نے ممی کی غلط فہمی کو دور کر دیا تھا جس پر راحیلہ بیگم کا منہ اتر سا گیا۔۔۔پر ایک سمجھدار خاتون ہیں تو انہوں نے کوئی واویلا نہیں کیا۔۔۔

اسی طرح ایک ہفتہ گزر گیا ایمن بھی اشعر سے نظریں چرا چرا گھومنے لگی پتہ نہیں کیوں جب سے اسے پتہ چلا تھا اشعر اسے لے کر گیا تھا ڈاکٹر کے پاس وہ عجیب محسوس کر رہی تھی۔نہ اشعر

کے ساتھ اسکی کوئی تکرار ہو رہی تھی نہ کوئی بحث و مباحثہ۔۔۔وہ دبیر کے ساتھ ہی مگن تھی۔۔۔۔

تمہاری طبیعت کیسی ہے اب؟ اشعر اپنی اپنے کلائی پر رسٹ واچ باندھے، آئینے میں نظر آتے ایمن کے عکس کو دیکھے ہی مخاطب ہوا۔۔۔جب سے اسکی طبیعت خراب ہوئی وہ اسکے سامنے آنے سے کتراتی پھر رہی تھی۔۔۔وہ روم میں بھی جب آتی جب اشعر سو چکا ہوتا، آج بھی وہ دبیر کے ٹوائز کو سمیٹنے مگن اسے مکمل نظر انداز کئے ہوئے تھی۔۔۔

ٹھیک ہوں! اس نے بس کسی بھی احساس سے عاری لہجے میں کہا۔۔۔

تم اتنا ڈر کیوں رہی ہو مجھ سے؟ اشعر اب اسکی جانب آتا، اسکے ہاتھ پکڑ چکا تھا۔۔۔اسے تھوڑی سے پکڑے اسکا چہرا اونچا کرتے اسکی آنکھوں میں اپنی آنکھیں گاڑھے کہا۔۔۔

میں کیوں ڈرنے لگی تم سے ؟ایمن نے بھی بغور اسکی آنکھوں میں دیکھے نڈر سی ہو کر ہو بہو"
کہا۔۔۔۔۔

پھر پچھلے ایک ہفتے سے مجھ سے چھپ کیوں رہی ہو ؟اشعر نے بھی اسے لاجواب کرنا چاہا۔۔۔۔۔

تمہاری غلط فہمی ہے"اس سے اپنے ہاتھ چھڑواتے کہا۔۔جو اسنے اپنے ایک ہی ہاتھ میں تھام"
رکھے تھے۔۔

چلو میری غلط فہمی کو دور کر دو آج رات مجھے یقین دلا دو"اشعر نے معنی خیزی سے اسے اس کے"
ہمزاحمت کرتے ہاتھوں کو تھامے بولا۔۔۔۔

تمہیں شرم نہیں آتی"اسکی بات پر لہجے کو سخت رکھتے ایمن نے اسے رافیہ کے حوالے سے"
شرم دلانے چاہی۔۔۔

مجھے شرم کیوں آئے گی بیوی ہو تم میری اور ویسے بھی تم بہت وقت لے چکی ہو ایمن، تم نے " مجھے پچھلے بارہ ماہ سے میرے حق سے محروم رکھا ہوا ہے "اشعر نے اسکی پیشانی سے اپنی پیشانی آرام سے ٹکراتے دلربائی انداز میں کہا۔۔۔

رافیہ کا حق ہے یہ سب "ایمن نے نظریں چراتے رافیہ ذکر چھیڑا۔۔۔"

میری بیوی تم ہو'تم جانتی ہو تم کتنی گناہگار ہو رہی ہو مجھے ریویوز کر کے "اشعر نے رافیہ کے ذکر" کو نظر انداز کرتے اسکی کمر کو زور سے جکڑے کہا۔۔۔

اشعر !اب اسنے اپنی کمر پر اشعر کے لمس کو محسوس کرتے، مزاحمت کرنی چاہی پر اشعر اسے مضبوطی سے تھامے ہوا تھا۔۔۔۔

تم اسکے ساتھ کتنے کلوز تھے کیا میں نہیں جانتی "ایمن نے اسے لاجواب کرنا چاہا۔۔۔"

تمہارے گریز کی اگر یہ وجہ ہے تو اس دن ایسا کچھ نہیں ہوا تھا" اشعر نے بھی مکمل پر اعتمادی سے جواب دیا۔۔۔۔

بابا! دبیر کی آواز پر اشعر نے اسکے گرد باندھا اپنا حصار توڑا۔۔۔۔

جی بابا کی جان" اشعر ایمن کو چھوڑتا دروازے کی طرف دبیر کو لینے لپکا۔۔۔۔۔"

بابا۔۔۔ڈول۔۔۔ڈول لینی" دبیر نے اسے اپنی ہاتھوں میں اٹھایا تو وہ اسکے منہ پر دونوں ہاتھ رکھے مکمل توجہ سے کہنے لگا۔۔۔۔

بابا آپ کو جلد ایک ڈول لادیں گے بس ماما کو مناؤ نہ بی بی" دبیر کی فرمائش پر اشعر نے ایمن کی جانب دیکھے آنکھ مارتے کہا۔۔۔۔ جس پر سلگ اٹھی۔۔۔۔

ایمن جلدی سے روم سے واک آؤٹ کر گئی وہ جانتی تھی'اب دونوں کی بے تکی باتیں چلنی" تھیں۔۔۔۔

بلیک شیفون کہ ساڑھی پہنے، وائٹ ڈائمنڈ نازک جیولری، ہلکا میک اپ کئے وہ حسین لگ رہی تھی ۔۔

ایمن میری رسٹ واچ کہاں ہے مل نہیں رہی؟ ابھی وہ آئینے میں خود کو دیکھ کر اپنے بال سیٹ کر رہی تھی۔۔۔ کہ اشعر، بلیک اینڈ وائٹ ڈنر سوٹ پہنے اسکے پیچھے کھڑا ہوتا اس سے کہنے لگا۔۔۔

اس نے نظر اٹھا کر آئینے میں نظر آتے ایمن کے عکس کو دیکھا تو دم بخود رہ گیا وہ انتہائی حسین لگ رہی تھی بلیک ساڑھی میں اسکا گورا سراپا الگ ہی غضب ڈھا رہا تھا۔۔۔ اشعر کا دل اسے دیکھ کسی اور ہی لے میں مچلا اسکا دل کیا وہ اس کانچ کی گڑیا کو چھوئے۔۔۔ پر جیسے ہی اسکی نظر ایمن کے بلاؤز کے پچھلے گلے پر گئی۔۔ اس کا چہرہ غصے سے سرخ ہوا۔۔۔۔ حالانکہ اس کا بلاؤز مکمل کور تھا پر اسکا پیچھلا گلا کافی گہرہ تھا۔۔۔ ایمن نے اشعر کے عکس کو نظر انداز کرتے بال باندھے۔۔۔۔

اشعر نے دو قدم کا فاصلہ طے کرتا اسکے بلکل پیچھے آن کھڑا ہوا۔۔۔ اسے کمر سے تھام کر یکدم اپنی جانب کھینچا جس پر وہ کٹی پتنگ کی طرح اسکے چوڑے سینے سے آ ٹکرائی۔۔۔۔ ساتھ اسکے

بندھے بالوں کو ایکدم کھول دیا اسکے بال کسی آبشار کی طرح ایمن کی پوری کمر کو ڈھک رہے تھے۔۔۔

چھوڑو! ایمن نے مزاحمت کرتے اسے پیچھے دھکیلا۔۔ جس پر وہ ٹس سے مس نہ ہوا۔۔۔۔

تمہاری یہ بے رخی واعتنائی مجھے تم سے اتنا دور کر دے گی نہ تم آواز بھی دو گی تو میں تمہیں نظر نہیں آؤں گا" اشعر نے اسکی طرف جھکتے اسکے کانوں میں اپنے الفاظ انڈیلے۔۔۔۔ وہ مکمل اشعر کی پناہوں میں تھی۔ جہاں وہ بن پانی کی مچھلی کی طرح مچلنے لگی۔۔۔۔

ہٹو! مجھے پرواہ نہیں" اس نے لاپرواہی سے کہا۔۔ ایمن دوبارہ اسے پیچھے کرنے لگی جس پر اشعر نے ایک دم اسے چھوڑا اسکی بات سن کر ایمن کے دل میں عجیب سی بے چینی ہوئی جس پر وہ خود کو بظاہر مطمئن

ظاہر کرنے لگی۔۔۔ ساتھ اسنے اپنے بال دوبارہ باندھنے شروع کر دیئے۔۔۔

بالوں کو کھلا رہنے دو۔۔۔"اس نے قدرے دھیمی آواز میں اسکے ہاتھوں کو پکڑے کہا۔۔۔۔"

ہاتھ چھوڑو مجھے میرا جیسے دل چاہے ویسے ہی بناؤں گی بال"ایمن نے اسکے ہاتھ کو جھٹکتے کہا پر وہ بھی اشعر تھا اسکے ہاتھ جھٹکنے پر اسکے ہاتھوں کو مزید مضبوطی سے تھامہ۔۔۔۔۔

ہر وقت بکواس مت کیا کرو جو کہا ہے وہ کرو گلا دیکھا ہے کتنا گہرہ ہے"اشعر نے جارحانہ انداز " میں اسکے ہاتھ کو تھامے اسے کبڈ کے ساتھ لگایا ایک ہاتھ سے اسکا ہاتھ شوز سے پکڑے دوسرا ہاتھ کبڈ پر رکھ کر اسے اپنی پناہ میں لیا

جس پر ایمن نظر جھکا کر رہ گئی اسکے کلون کہ مہک ایمن کے نتھنوں سے ٹکرا گئی۔۔۔وہ بھول ہی گئی تھی کہ اسکا گلا کافی گہرہ ہے ایمن کو ایک دم شرمندگی نے آن گھیرا وہ تو یہ فراموش ہی کر چکی تھی۔۔۔۔

جلدی آجاؤ گاڑی میں ویٹ کر رہا ہوں" اسے چھوڑتا، دھیمے لہجے میں کہتا روم سے نکل" گیا۔۔۔۔

ایمن کی اٹکی سانس کچھ بحال ہوئی تو وہ جلدی سے اپنی ساڑھی سیٹ کرتی روم سے نکلی۔۔۔

~~~©©©©~~~~©©©©~~~~~

وہ دونوں آج دعا لاشاری کے والد کی طرف سے دی گئی پارٹی میں جا رہے تھے۔۔۔ جسے دعا ہی ہوسٹ کر رہی تھی وہاں تقریباً لاہور کے تمام مشہور اور کچھ باہر سے بھی بزنس ٹائیکون آنے والے تھے اشعر نے بارہا انکار کرنا چاہا پر بلال لاشاری نے اسے ہر صورت اپنی بیگم کے ساتھ آنے پر اصرار کیا جس پر وہ نہ چاہتے ہوئے تیار ہوا وہی ایمن کو ساتھ لے جانا بھی کسی مشکل مرحلے سے کم نہ تھا ایمن کو منانا اسکے لئے مشکل تھا پر اس نے ممی کے سامنے اس سے جانے کو کہا جس پر ایمن انکار ہی نہ کر سکی اور جانے کے لیے منہ بنائے تیار ہونے لگی۔۔۔ لیکن ایمن پھر بھی مکمل تیار تھی اشعر کا اسکو دیکھ دل بے ایمان ہو رہا تھا جسے بامشکل سنبھالتا وہ ہوٹل پہنچا۔۔۔ جہاں تقریب منعقد تھی۔
~~~

ہیلو مسٹر اشعر "ہوٹل کے اندر انٹر ہوتے ہی سب سے پہلے دعا لاشاری کی نظر ان پر پڑی جس" پر وہ دوڑتی ہوئی انکے قریب آئی۔۔۔۔ ایمن کو دیکھ کر دعا کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئی وہ واقعی مکمل حسن کا شاہکار تھی وہ دل ہی دل میں ایمن کو دیکھ اسے جیلسی ہوئی آخر کیوں نہ ہوتی اسکا سب سے پسندیدہ انسان جو اسکے پاس تھا۔۔۔۔ پر وہ دل ہی دل میں اسے اس سے چھیننے کے تمام تر منصوبے تیار کرنے لگی۔

ہیلو! مس دعا" شی از مائی بیوٹیفل وائف "اشعر نے ایمن کی کمر کے گرد اپنا بازو حمائل کئے" قدرے محبت بھرے انداز میں کہا جس پر دعا لاشاری جل بھن سی گئی پر بظاہر خود کو نارمل رکھا۔۔۔

ایمن نے اشعر کا لمس اپنی کمر پر محسوس کیا تو نا جانے کیوں آج اسے اس لمس سے تحافظ کا احساس ہوا اسے بلکل برا نہ لگا اشعر کا ہاتھ آج اسے اپنا عظیم سرمایہ محسوس ہوا۔۔۔۔ وہاں تقریباً ہر دوسری عورت بے ہودہ لباس زیب تن کئے ہوئے تھی جنہیں دیکھ کر ایمن کو جھرجھری سی آئی

یس شی از" دعا نے نا چاہتے بھی ایمن کی تعریف پر حامی بھری۔۔۔۔"

اشعر ایمن کو ساتھ لئے ایک ٹیبل پر آبیٹھا ایمن کا چہرہ بلکل انٹرس کی طرف تھا۔۔۔جہاں سے لوگ آجارہے تھے وہی اشعر اسے بیٹھا کر خود اپنے کچھ فرینڈز کے ساتھ باتوں میں مشغول ہو گیا۔۔جہاں مختلف عورتیں بھی تھیں اور مرد بھی اشعر کے ساتھ بلکل دعا کھڑی تھی۔۔۔ایمن کی ایک بیٹ مس ہوئی پتہ نہیں کیوں اسے یہ منظر دیکھ جیلسی فیل ہونے لگی۔۔۔جس پر وہ اپنے ہاتھوں کی انگلیوں کو آپس میں پیوست کئے بے چین ہونے لگی۔۔۔

کچھ کھایا؟اشعر نے قدرے جھک کر اسکے پاس آئے پوچھا۔۔۔۔۔

نہیں!ایمن نے اپنہ چیئر پر رکھے اسکے ہاتھوں کو دیکھے کہا جب کہ اسکے چہرے کی طرف دیکھنے سے مکمل گریز برتا۔۔وہ جب سے آیا تھا اپنے بزنس مین فرینڈز کے ساتھ ہی لگا ہوا تھا ایمن کو وہ یکسر فراموش کر بیٹھا تھا ایمن کو اشعر پر انتہائی غصہ آنے لگا۔۔۔۔

کیوں!اشعر نے اب کے اسکے سامنے رکھی چیئر پر بیٹھے دیکھا۔۔۔۔

مرضی میری "اس نے دوک ٹوک کہا۔۔۔"

تمہاری ہی مرضی رہتی ہے ہر کہیں میں کونسا کہہ رہا ہوں میری مرضی ہے "اسنے شانے اچکائے اسے جتایا۔۔۔۔

تم مجھے فضول یہاں لے آئے جب کہ خود اپنے فضول دوستوں کے ساتھ لگے ہوئے ہو "ایمن نے ناک چڑھاتے کہا۔۔۔۔

جنہیں تم فضول کہہ رہی ہو وہ دنیا بھر کے جانے مانے بزنس ٹائیکون ہیں "ویسے تم جیلس ہو رہی ہو، ویسے تمہیں میرا ساتھ پسند نہیں اب تمہیں میرا ساتھ چاہیئے "اشعر نے بات کو لمبا کرتے اسے جتانے والے انداز میں کہا۔۔۔ جب کہ آخری بات پر اسکی طرف جھکتے اسکے گال نرمی سے اپنے ہاتھوں کی بس تین انگلیوں سے چھوئے۔۔۔۔

اشعر !تمہاری غلط فہمی ہے "ایمن نے اسکی حرکت پر گھورتے کہا۔۔۔اور قدرے پیچھے کو" ہوئی۔۔۔۔

مسٹر اشعر پلیز یہاں آئیں گے آپ کو کسی سے ملانا ہے "اشعر ایمن کو زچ کرنے میں مگن تھا کہ" پیچھے سے اپنے نام کی پکار اپر مڑا یہاں دعا اسے انتہائی پیار بھرے لب و لہجے میں پکار رہی تھی ساتھ اسنے ایمن کو مکمل نظر انداز کیا جو ایمن کو اچھا خاصا محسوس ہوا۔۔۔۔

بس ابھی آیا "اشعر نے ایمن کے ہاتھ کو تھامے کہا جب کہ وہ دعا کو یہ منظر دکھا کر بہت کچھ جتا" رہا تھا۔۔۔۔

جی !اشعر کی حرکت پر ایمن کو ایک دم اچھا لگا جس پر وہ فوراً بولی۔۔۔۔پتہ نہیں کیوں ایمن کو وہ دعا انتہائی بری لگ رہی تھی ایک تو اسکا لباس وہ سلیو لیس نیوی بلیو ویسٹن میکسی میں تھی۔۔۔وہ جب سے آئی تھی دیکھ رہی تھی وہ اشعر کے ساتھ بہت زیادہ بے تکلف ہونے کی کوشش میں تھی۔۔۔۔۔

ایمن نے اشعر کو خود سے دور جاتے دیکھا۔۔اب دعا اسے کسی سے ملوا رہی تھی وہی ایمن نے اپنی نظروں کا زاویہ بدلا۔۔۔ایمن اب انٹرس کی طرف نگاہیں دوڑائے ہوئی تھی کہ ایک دم اسے حیرت کا جھٹکا لگا۔۔۔۔۔۔

ایک کپل انٹرس میں ابھی داخل ہوا تھا جہاں ایک مرد اپنی بیوی کا ہاتھ انتہائی نرمی سے پکڑے اسے ہوٹل کے اندر کا رہا تھا اس لڑکی کے چہرے پر مسکان تھی جس سے ثابت ہو رہا تھا وہ اپنے شوہر سے کتنی محبت کرتی ہے۔۔۔۔اس لڑکی کا وجود قدرے بھاری تھا۔۔۔۔۔

رافیہ !ایمن کے منہ بے ساختہ نکلا، آج دس ماہ بعد وہ رافیہ کو دیکھ رہی تھی وہ کسی مرد کے ساتھ۔۔۔اسے حیرت کا شدید جھٹکا لگا وہی اسے خوشی کا احساس ہوا وہ کب سے اس پل کے انتظار میں تھی۔۔۔

ایمن اپنی جگہ سے اٹھی، دھیرے دھیرے قدم بڑھاتی وہ رافیہ کے پاس جانے لگی۔۔۔۔وہیں رافیہ بھی اپنے شوہر کے ساتھ قدم بڑھاتی اندر کی جانب بڑھ رہی تھی اس نے ایمن کو نہیں دیکھا

تھا وہ اپنے شوہر کے ساتھ باتوں میں مشغول تھی۔۔۔۔۔۔ایمن اندر ہی اندر ڈر رہی تھی لیکن رافیہ اسے ایک مرتبہ پھر جھڑک نہ دے، یہ نہ ہو وہ پھر اس سے ناراض ہو جائے۔۔۔۔۔۔پھر بھی وہ ہمت کرتی اسکی جانب بڑھ رہی تھی۔۔۔۔۔

رافیہ !ایمن نے ایک دم پکارا وہ جو اپنے ہسبنڈ کے ساتھ باتوں میں مگن تھی اسکی آواز پر وہ اسکی طرف دیکھا ایک سیکنڈ لگا اسے ایمن کو پہچاننے میں وہی رافیہ نے اپنے ہسبنڈ کا ہاتھ چھڑایا اور اسے گلے لگایا۔۔۔۔۔ایمن۔۔۔اب وہ دونوں محبت سے ایک دوسرے کو گلے لگائے ہوئی تھیں۔۔۔۔۔۔جب کہ اسکا ہسبنڈ ہونق بنا دونوں کو دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔۔

کیسی ہو رافی ؟ایمن نے نم آنکھوں سے پوچھا۔وہی رافیہ کی آنکھیں بھی نم تھیں۔۔۔۔

URDUNovelians

میں ٹھیک ہوں تم کیسی ہو؟رافیہ بھی اتنی ہی ایکسائیٹڈ ہو رہی تھی اس سے مل کر۔۔۔۔

ہمم ہمم !شامیر رافیہ کے ہسبنڈ جب دیکھا رافیہ اسے بلکل نظر انداز کیئے ہوئے ہے تو گلہ کنھگارتے اس نے دونوں کی توجہ اپنی جانب مبذول کروائی۔۔۔۔۔

اوہ سوری !شامیر یہ ایمن ہے میری بیسٹ فرینڈ "اس نے شامیر سے ایمن کا تعارف کروایا وہی" ایمن کی آنکھوں میں سوال تھا شامیر کو لے کر.....

یہ شامیر ہیں ایمن میرے ہسبنڈ "رافیہ نے اب کے شامیر کے ہاتھ کو تھامے فخر سے بتایا جس" ایمن مسکرائی اسے رافیہ کو اس طرح خوش دیکھ کر سکون مل رہا تھا....

کیسی ہیں آپ سسٹر ؟شامیر نے انتہائی مؤدبانہ طریقے سے اسے سلام کرتے اس کا حال پوچھا اسکی لب و لہجے میں اسکے لئے عزت تھی۔۔۔۔۔

میں ٹھیک ہوں "ایمن نے قدرے جھجکتے کہا وہ بہت کم مردوں سے مخاطب ہوتی تھی۔۔۔۔"

ایمن تم یہاں کیسے ؟رافیہ نے اس نے یہاں آنے کی وجہ پوچھی۔۔۔۔

وہ میں۔۔۔ایمن نے نروس ہوتے اسے بتانا چاہا پر اشعر جانام اسکے سامنے لینے کی ہمت نہیں کر پارہی تھی۔۔۔۔

میرے ساتھ "اشعر نے پیچھے سے آکر اسکے کاندھوں پر ہاتھ رکھے کہا۔۔۔۔اشعر کو دیکھ " رافیہ حیران ہوئی۔۔۔۔

اشعر تم "رافیہ نے اشعر کو دیکھ بلکل نارمل ریکٹ کیا اس کا مطلب تھا وہ اشعر کو بھول چکی " تھی۔۔۔۔۔

جی !اشعر نے بس اتنا ہی کہا۔۔۔۔جب ایمن ایک دم پسینہ پسینہ ہوئی وہ ڈرنے لگی پتہ نہیں اب کیا ہوگا وہی رافیہ کو نارمل ریکٹ کرتے دیکھ اسے کچھ حوصلہ ہوا۔۔۔۔

رافیہ نے اشعر کو شامیر سے ملایا اور اس کا تعارف بھی کروایا اس کا تعارف کرواتے اشعر کو ایمن کا شوہر بتایا

۔۔۔جس ہر ایمن اور اشعر نے ایک دوسرے کو دیکھ نظر چرائی۔۔۔

اشعر نے اس ٹیبل کے تعاقب میں دیکھا جہاں وہ ایمن کو چھوڑ کر آیا تھا تو ایمن وہاں نہیں تھی۔۔۔اشعر یکدم گھبرا گیا آخر ایمن کہاں گئی؟ کیونکہ وہ تو یہاں کسی کو خاص جانتی بھی نہیں تھی۔۔۔۔اردگرد نظر دوڑائے اشعر نے تو ایمن کو سامنے کسی مرد کے ساتھ مخاطب دیکھا۔۔ایمن کی پیٹھ اشعر کی طرف تھی تو رافیہ کھڑی نظر نہ آئی وہی رافیہ کا شوہر تھا اس منظر کو دیکھ اشعر کی بھنویں سکڑیں۔۔۔۔

وہ بڑے بڑے قدم رکھتا اس جگہ پہنچا تو رافیہ کو دیکھ حیران ہوا رافیہ اکیلی نہیں تھی بلکہ اسکے ساتھ ایک مرد بھی تھا۔۔۔وہی رافیہ ایمن سے اسکی یہاں آمد کا پوچھ رہی تھی۔۔۔

وہ اسے بتانے سے گریز کر رہی جس پر اشعر نے بڑھ کر اسے بتایا کہ اسکے ساتھ آئی ہیں وہی اشعر کی بات اسکے ہسبنڈ سے بھی ہوئی شامیر بھی کافی اچھا انسان تھا وہ خوش اخلاقی سے ان سے ملا پھر

ایمن اور رافیہ ایک سائیڈ پر ٹیبل پر جا کر بیٹھ گئے وہی اشعر اور شامیر بزنس کے متعلق ڈسکس کرنے لگے۔۔۔۔۔۔

©©©~~~~©©©~~~©©©©~~~~

تم خوش ہو رافی ؟ ایمن نے تجسس بھرے لہجے میں رافیہ کے ہاتھ تھامے پوچھا۔۔۔وہ دونوں اس وقت الگ سے بیٹھے تھے۔۔۔۔۔

ہاں بہت خوش ہوں ایمن "ایمن کی بات پر اسنے چہک کر کہا۔۔۔اسکی خوشی اسکے انگ انگ" سے جھلک رہی تھی۔۔۔جس پر ایمن کو اطمینان سا ہوا۔۔۔۔

تم خوش ہو ایمن ؟ رافیہ نے اب کے اسکی جھکی نظروں کو دیکھے پوچھا۔۔۔۔

کسی کی خوشیوں پر ڈاکہ ڈال کر میں کیسے خوش رہ سکتی ہوں ؟ ایمن نگاہیں اسکی طرف کیے اپنے آپ کو اسکا مجرم تصور کر رہی تھی۔۔۔۔

ایمن !رافیہ نے اسکی طرف دیکھا اسکی آنکھیں نم تھی اسکی بات پر رافیہ کو جھٹکا لگا تو کیا ایمن اب تک اسی وقت کے زیرِ اثر تھی جب کہ رافیہ تو اس وقت سے نکل کر آگے بڑھ رہی تھی۔۔۔۔۔۔

ایمن تم آگے نہیں بڑھی؟اس نے تجسس بھرے لہجہ اپناتے پوچھا۔۔۔۔۔

نہیں رافی میں آج بھی وہی کھڑی ہوں جہاں تم مجھے چھوڑ کر گئی تھی میں تمہاری گناہگار ہوں"ایمن کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے جسے وہ ٹشو سے صاف کرتے۔۔۔۔ لڑکھڑائی زبان میں کہہ رہی تھی۔۔۔۔۔

تم اس گلٹ سے نکل آؤ ایمن میں سب کچھ بھلا چکی ہوں مجھے اشعر کے بدلے ایک اچھا اور محبت کرنے والا ہمسفر ملا ہے میں بہت خوش ہوں میں کچھ بھول چکی ہوں مجھے شامیر نے اپنی محبت سے سب کچھ بھلا دیا ہے۔۔۔ وہ اپنی زندگی کا بہت خوبصورت اظہار کر رہی تھی جہاں اسکی بات سے ایمن خوش تھی وہی حیران بھی۔۔۔

میں تم سے اس دن کے لیے معافی مانگتی ہوں میں نے تمہارے گھر آ کر تم سے بہت بدتمیزی کی تھی ایمن جب کہ میرا کوئی حق نہیں بنتا۔۔۔۔ تم جانتی ہو نہ شادی نصیب سے ہوتی ہے جس کے ساتھ آپ کا نصیب

جڑا ہے اسی کے ساتھ ہو گی۔۔۔ میں سمجھ چکی ہوں ایمن تم بھی سب بھول آگے بڑھو اشعر تم سے محبت کرتا ہے۔۔۔ رافیہ نے اس سے اپنی غلطی کی معافی بھی اور ساتھ اس پر ایک دھماکہ کیا۔۔۔۔

کیا؟ نہیں رافی وہ تم سے محبت کرتا تھا میں تم دونوں کے بیچ آگئی تھی "ایمن اسکی بات پر حیران" ہوئی پر ساتھ اسے اسکی غلط فہمی تصور کیا۔۔۔۔

نہیں ایمن وہ شروع سے تم سے محبت کرتا تھا۔۔۔ یونی میں بھی جب کسی کو بچانے کی باری" آتی تھی وہ تمہیں بچاتا تھا۔۔۔۔ پر تم اسکے بھائی کی منگیتر تھی تو یہ بات وہ کہہ نہیں پایا تھا یہ بات وہ خود سے چھپاتا تھا شاید وہ خود سے بھی اس بات کا اقرار کرنے سے ڈرتا تھا۔۔۔۔ پر

ایمن وہ تم سے محبت کرتا ہے تم آگے بڑھو میں آگے بڑھ چکی ہوں میں اب تو پریگنٹ ہوں جلد ہی میری خوشی کا مزید سامان میرے پاس ہو گا" رافیہ پر اس پر مزید انکشافات کرتی اپنے پیٹ پر ہاتھ رکھے نئی خوشی کا بھی اسے بتانے لگی۔۔۔۔

ایمن اسکی باتوں میں الجھ چکی تھی وہی اسکی گڈ نیوز سن کر خوش ہوتے اسے گلے لگا کر مبارکباد دینے لگی۔۔۔۔

،

رافی تم نے غلط قیاس کیا ہے وہ تم سے محبت کرتا تھا، اگر تم سے محبت نہ کرتا تو کبھی وہ تمہاری ممی پاپا سے شادی کی بات نہ کرتا۔۔۔بس میں تم دونوں کے درمیان آگئی تھی وہ پھوپھو کہ وجہ سے مجبور ہو کر مجھے چھوڑ بھی نہیں سکتا تھا" وہ اسکے ہاتھ تھامے نرمی و محبت سے اسے اشعر کی محبت کا یقین دلانے لگی وہ اس سے زیادہ خود کو یقین دلا رہی تھی کہ ایسا کچھ نہیں ہے۔۔۔۔۔

ہاں سچ کہہ رہی ہو' وہ آیا تھا ممی پاپا سے بات بھی کی تھی پر بس پاپا کہ شرط پر فوراً پیچھے ہٹ گیا تھا، رافیہ لمحے بھر کو رکی شاید اسکے حلق میں آنسوؤں کا گولہ اٹکا تھا۔۔۔ جسے اسنے حلق سے نیچے

اتارا۔۔پر وہ پاپا کی شرط سن کر فوراً ہمارے گھر سے نکل گیا، میں نے کہا میں پاپا کو منالوں گی پر اس نے ایک منٹ ضائع کئے بنا مجھے خود سے دور کیا اور کہا تو بس اتنا۔۔۔رافی تمہارے ممی پاپا ٹھیک کہہ رہے ہیں۔۔۔ایمن اسے مجھ سے کبھی محبت نہیں تھی وہ بس مجھ سے گلٹ میں شادی کرنا چاہتا تھا۔۔۔ایمن ہونق بنی اسکی باتیں سن رہی تھی وہ بلکل سن ہو چکی تھی۔۔۔اسے کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا وہ اب کیا کہے کیا کرے۔۔

ایسا کچھ نہیں تھا۔۔ہمت کرتے اس نے رافیہ کے ہاتھ پر ہاتھ رکھے کہا۔۔۔

رہنے دیتے ہیں نہ ایمن میں خوش ہوں اپنی زندگی میں تم بھی آگے بڑھو اسکا ہاتھ مضبوطی سے تھامو یہ سب نصیب کی بات ہے شادی ہمارے نصیب میں لکھی ہو جس سے اس سے ہی ہوتی ہے ہم چاہے لاکھ کوشش کرلیں۔۔وہ اب خود کو کمپوز کرتی ایمن سے کہنے لگی۔۔۔پر وہ واقعی دلی طور پر شامیر کے ساتھ خوش تھی بس وہ سب باتیں کرتے اسے تکلیف ہوئی تھی کیونکہ اس کے بعد اس نے بہت برا وقت گزارہ تھا اگر شامیر اسے نہ تھامتا تو وہ بکھر جاتی۔۔۔

ایک اور بات ایمن "ایمن ابھی تک اسکی کہی باتوں کے زیر اثر تھی جب رافیہ کے ہاتھ پکڑنے "

پر حواس میں لوٹی۔۔۔۔۔

کیا؟ ایمن نے فوراً ہڑبڑاتے توجہ اسکی جانب مبذول کیئے پوچھا۔۔۔

تم ٹھیک کہتی تھی ایمن، لڑکی کو اپنے منگیتر سے بھی کلوز نہیں ہونا چاہیئے کیونکہ وقت کا کچھ پتہ

نہیں ہوتا کب کہاں لا پٹخے۔۔۔۔۔۔ عورت کو کلوز بس اپنے محرم کے ساتھ ہونا

چاہیئے۔۔۔۔۔رافیہ نے پراعتمادی سے یہ بات کہی تھی۔۔۔

ایمن نے اسکی طرف دیکھا وہ یقیناً اشعر اور اپنی کلوزنس کا کہہ رہی تھی جو ماضی میں ہوا تھا۔۔۔

پر تم غلط مت سوچنا، ایسا کچھ نہیں ہوا تھا تم بروقت آگئی تھی اور وہ سب اشعر نہیں چاہتا تھا میں "

اسے فورس کر رہی تھی تم اس پر بھی شک مت کرنا۔۔۔۔ میں اس بات کو لے کر شرمندہ

ہوں اور تمہاری شکر گزار بھی جو تم نے اس دن مجھے کوئی گناہ کرنے سے بچا لیا

تھا۔۔۔۔۔"رافیہ بات کرتے ایک دم شرمندہ سی ہوئی اور ساتھ اشعر کی بھی پوزیشن کلیئر کی۔۔۔۔۔

رافیہ چھوڑو سب باتیں۔۔۔"ایمن نے اشعر کو اپنی طرف آتے دیکھا جہاں اسکے ساتھ شامیر" بھی تھا۔۔۔۔۔

وہ چاروں ایک ہی ٹیبل پر بیٹھے ہلکے پھلکے انداز میں باتیں کر رہے تھے۔اشعر ایمن کے بلکل سامنے بیٹھا تھا گاہے بگاہے وہ اس پر نظر ڈال رہا تھا ایمن اسے کچھ گم سم سی لگ رہی تھی جبکہ اسکے برعکس رافیہ اپنے ہسبنڈ کے ساتھ کھل کر باتیں کرنے میں مصروف تھی۔۔۔

پھر وہ چاروں ڈنر کر کے نکل گئے رافیہ کو ایمن نے گھر آنے کا کہا جس پر شامیر نے بھی دعوت کو قبول کیا۔۔۔وہ دونوں جا چکے تھے۔۔۔۔اشعر بھی ایمن کو کئے گاڑی کی طرف آگیا©©©©~~~~©©©©

گاڑی میں مسلسل خاموشی تھی،ایمن کے کانوں میں اب تک رافیہ کی کہی باتیں گونج رہی تھیں۔۔وہ ان باتوں پر چاہ کر بھی ایمان نہیں لانا چاہتی تھی وہ اسکی ہر بات کو دل ہی دل میں جھٹلا رہی تھی۔۔۔۔۔

رافیہ سے مل کر کیسا لگا" اشعر نے ہی پہل کر کے ان کے بیچ کی خاموشی کو توڑا۔۔۔۔۔

بہت اچھا! ایمن نے قدرے جتاتے ہوئے کہا۔۔۔

کافی چینج ہو گئی ہے رافیہ پہلے تو ایسی نہیں تھی" اشعر نے اس میں ٹھہراؤ دیکھتے کہا تھا۔۔پہلے وہ" بہت جذباتی قسم کی لڑکی ہوا کرتی تھی۔۔۔۔۔۔

اب وہ محفوظ ہاتھوں میں ہے نہ اسلئے "ایمن کے لہجے میں طنز تھا۔۔۔۔۔جسے اشعر نے باآسانی" محسوس کیا۔۔۔۔

ہاں میرے ہاتھوں میں فضول لوگ جو آنے تھے "اشعر نے اسکے طنز کو سمجھتے ہلکا سا مسکرا کر" کہا۔۔۔

کیونکہ تم خود بہت فضول ہو" ایمن نے بھی دوبدو کہا۔۔۔"

تم نے جاناہی کہاں ہے ابھی جب جانو گی تو پتہ چلے گا نہ ہیرا آیا ہے تمہارے ہاتھ "اشعر نے" ایمن کی بات پر اسکی طرف قدرے جھکے رومانٹک میں انداز میں کہا۔۔۔

ہنہہ !ایمن نے اسکی بات کا کوئی بھی جواب نہیں دیا ایک مرتبہ پھر گاڑی میں گہرا سکوت چھا گیا۔۔۔باقی کا سفر انہوں نے خاموشی سے طے کیا۔۔۔

~~~~©©©~~~©©©~~~~

پھوپھو دبیر سو گیا؟ جس وقت گھر میں داخل ہوئے گیارہ بج رہے تھے وہ ڈریس چینج کیئے بنا۔۔ سب سے پہلے وہ راحیلہ بیگم کے کمرے میں گئی جہاں لائٹ جل رہی تھی جس کا مطلب تھا وہ
~~~~

جاگ رہی ہیں۔۔۔دبیر انہی کے پاس تھا ایمن اسے لینے کی غرض سے سیدھا انہی کے روم میں چلی گئی۔۔۔

ہاں بیٹا نو بجے سویا ہے "راحیلہ بیگم نے قدرے آرام سے جواب دیا انہیں ڈر تھا کہیں دبیر اٹھ نہ جائے۔۔۔

میں اسے روم میں لے جاتی ہوں" دبیر کو سوئے ہوئے دیکھے وہ اسے اٹھانے لگی۔۔۔"

رہنے دو ڈسٹرب ہو جائے گا تم چینج کر لو اور سو جاؤ آج میرے پاس ہی رہنے دو اکیلی ہوتی ہوں دل اداس ہو جاتا ہے "راحیلہ بیگم اسے منع کرتی، اپنے اکیلے پن کی روداد سناتے اداس سی لگی۔۔۔

او کے! تھوڑی دیر سوچنے پر اس نے پھو پھو سے کہا وہ خود روم میں اکیلے نہیں جانا چاہتی تھی آج کل اشعر کی بے باک نظریں اسے ڈراتی تھیں اور رافیہ کی کہی باتیں اسکے ذہن میں اب تک

گردش کررہی تھیں۔۔۔۔۔پر پھوپھو کی بات نہ ٹالتے دبیر کو سوئے ہوئے پیار کرتے وہ روم سے نکل گئی۔۔۔۔۔

روم میں جاتے اسکے قدم من من کے ہورہے تھے اسے اشعر سے عجیب سا خوف آنے لگا تھا اسکی بے باک نظریں ہر وقت اسکے سراپے کے گرد گھومتی تھیں۔۔۔۔

چینج کرکے ڈرائینگ روم میں آکر سو جاؤں گی "خود سے مخاطب ہوتے وہ کہنے " لگی۔۔۔۔ساڑھی اسوقت اسے شدید کوفت میں مبتلا کررہی تھی۔۔۔۔

دبیر کہاں ہے، اسے لائی نہیں؟ وہ جیسے ہی روم میں انٹر ہوئی، اشعر شاور لے کر واشروم سے نکلے اس سے پوچھنے لگا۔۔۔۔وہ ایک ڈھیلے ڈھالے ٹراؤزر میںمس مقید تھا گردن میں ٹاول ڈالے بالوں کو خشک کرنے لگا۔۔۔۔اسکے آدھے بال چوڑی پیشانی پر پڑے تھے۔۔۔۔۔

وہ پھوپھو کے پاس ہی سو گیا تو انھوں نے کہا یہی رہنے دو" اشعر کے رف سے حلیے کو دیکھے ایمن" کو ایک دم شرم نے آن گھیرا۔۔۔۔جسے وہ نظر انداز کرتی ادھر ادھر دیکھنے لگی۔۔۔۔۔

بہت خوبصورت لگ رہی ہو" ایمن کبڈ میں جھکی اپنے لئے سوٹ نکالنے لگی تھی کہ اشعر کی آواز" میں اپنے کانوں کے بلکل پاس سنائی دی۔۔۔۔۔

ک۔۔کیا؟اشعر کی بات ہڑبڑاتے وہ فوراً پیچھے ہوتے اشعر کے چوڑے سینے سے جا ٹکرائی۔۔۔۔۔

میں نے کہا بہت خوبصورت لگ رہی ہو ہنی "اشعر اسکے کانوں میں میٹھے لفظ انڈیلنے لگا ایمن ان" الفاظ کر کو سن کر اسکے دل نے ایک بیٹ مس کی۔۔۔۔۔

مجھے چینج کرنے جانا ہے "اسے اپنے راہ حائل دیکھ اسنے نظر چراتے اسکے الفاظوں کو اگنور کیئے" وہاں سے جانا چاہا۔۔۔۔

اتنی کیا جلدی ہے ابھی تو پوری رات ہے "اشعر اسکی کمر کو تھامے جھٹکے سے اسے اپنے قریب" اسکے کان میں سرگوشی کرتا کہنے لگا۔۔۔۔اسکی سانسوں کی تپش اسکے منہ پر واضح تھی جس سے اسکا گورا سراپا سرخ ہونے لگا وہ شرم یا حیا تھی وہ سمجھ نہ سکا۔۔۔۔

URDUNovelians

اشعر !ایمن نے اپنی سی کوشش کرتے اشعر کے اپنی کمر کے گرد حمائل بازؤں کو ہٹانا چاہا۔۔۔اشعر کا لمس اسے پاگل کرنے لگا۔۔۔۔۔

ششششش! آج کچھ مت کہنا اب اور صبر کرنا میرے بس میں نہیں ہے ہنی" اشعر اسکے ہونٹوں" پر اپنی شہادت کی انگلی رکھے اسے خاموش کرواتا، خماد آلود لہجے میں گویا ہوا۔۔۔۔

اشعر! ایمن نے ایک مرتبہ پھر خود کو چھڑانے کی کوشش کی۔ جس پر اشعر اسکے گرد مضبوط حصار باندھے۔۔۔اسے اپنی باہوں میں بھرے بیڈ پر لے جانے لگا۔۔۔۔

اشعر جس پر جھک کر اپنے تمام تر شدتیں اس پر لٹانے لگا اس نے اس لمحے کا انتظار ایک سال سے کیا تھا جس کا اجر اسے خوبصورت مل رہا تھا۔۔۔۔

اشعر کے ایک ایک عمل میں محبت ہی محبت تھی جسے محسوس کرتے ایمن نے بھی خود کو اسکے رحم و کرم پر چھوڑ دیا۔۔۔۔خود سپردگی کا یہ عالم اشعر کو دیوانہ کیئے جا رہا تھا یہ مہکتی رات بھی انکے ملن کے لیے کم تھی۔

آج کی صبح بہت خوشگوار تھی، ایمن جب اٹھی تو اشعر اب تک اسی کے پہلو میں خواب و خرگوش کے مزے لے رہا تھا۔۔۔۔ایمن نے سوئے ہوئے اشعر کو دیکھا تو رات کے تمام مناظر اسکی نظروں میں گھوم گئے جس پر وہ خود سے بھی شرماتی ی اٹھ کر شاور لینے چلی گئی۔۔۔۔

شاور لے کر نکلی تو ایک مرتبہ پھر اسکی نظر مدہوش سوئے اشعر پر جا ٹکی۔۔۔وہ مکمل مردانہ وجاہت کا شاہکار مرد تھا جس پر کوئی بھی لڑکی آسانی سے فدا ہو سکتی تھی۔۔۔ایمن کو آج دل میں عجیب سا سکون محسوس ہوا شاید وہ اشعر کو اسکا حق دے کر پر سکون ہو چکی تھی اشعر نے اس سب کے لیے بہت صبر کیا تھا اس لئے کل رات وہ اشعر کے خود کی جانب بڑھے ہوئے ہاتھوں کو جھٹک نہیں پائی تھی اور مکمل خود کو اسکے سپرد کر دیا تھا۔۔۔اس سے نظر چراتے وہ فوراََ نیچے کو دبیر کی طرف ڈوری۔۔۔۔

URDUNovelians

ما۔۔ما! دبیر راحیلہ کی بیگم کی گود میں بیٹھا اسے دیکھ کر خوش ہوتے، قلقاریاں مارنے لگا ساتھ اسکی طرف آنے کو مچل رہا تھا۔۔۔۔

دبیر کب اٹھا پھوپھو اور آپ کو رات تنگ تو نہیں کیا" دبیر کو راحیلہ بیگم کہ گود سے لیتے ایمن" نے استفسار کیا۔۔۔۔

نہیں تنگ تو بلکل نہیں کیا۔'دو گھنٹے سے اٹھا ہوا ہے میں نے فیڈر پلا دیا تھا"راحیلہ بیگم اسکی" طرف دیکھے بتانے لگی۔۔۔۔

تو آپ مجھے بلا لیتی "ایمن انکی بات سنتی، دبیر کے ساتھ مگن ان سے کہنے لگی۔۔۔۔"

مجھے لگا تم لیٹ سوئی ہو گی تو بس "راحیلہ بیگم اسکے نم بالوں کو دیکھے ،اپنی بات کو ادھورا چھوڑ چکی" تھیں۔۔۔۔

میں ابھی آتی ہوں" پھوپھو کی کہی بات پر وہ شرمندہ ہوتی وہاں سے جانے لگی گود میں دبیر کو" اٹھائے وہ کچن میں ملازمہ کو اشعر کے ناشتہ کا کہنے لگی۔۔۔۔

ہاہاہا!اپنے پیچھے اسے راحیلہ بیگم کا جاندار قہقہہ سننے کو ملا۔۔۔

~~~©©©©~~~~©©©©~~~~

اشعر ناشتہ کرنے میں مگن تھا،ناشتے کے دوران وہ ایمن کو گاہے بگاہے دیکھ رہا تھا جس پر وہ اس سے نظریں نہیں ملا رہی تھی۔

ایمن میں نے کل کبڈ میں فائل رکھی تھی پر مل نہیں تم چلو مجھے ڈھونڈ دو" اشعر نے ناشتے سے " ہاتھ صاف کرتے،چیئر سے اٹھتے ایمن کی طرف دیکھ کر اسے مخاطب کیا۔۔۔

اچھ۔ا!!ایمن نے گڑبڑاتے کہا وہ صبح سے اس سے دور بھاگ رہی تھی پر اشعر کے کہنے پر اسے اٹھنا پڑا تو وہ اس کے پیچھے چل دی۔۔۔۔۔راحیلہ بیگم دبیر کو بریڈ کھلانے میں مگن تھیں۔۔۔

کہاں ہے مجھے تو نہیں مل رہی" ایمن نے پوری کبڈ پر طائرانہ نظر دوڑاتے کہا۔۔۔جب کہ " اشعر بیڈ پر اطمینان سے بیٹھا اسکی ایک ایک حرکت کو ملاحظہ کر رہا تھا۔۔۔
~~~

یہاں ہے "اشعر بیڈ سے دبے قدم اٹھتا اسکے پیچھے کھڑا ہو کر اپنی جانب اشارہ کئے کہنے لگا۔۔۔۔

کہاں! ایمن نے اچانک مڑتے پوچھا جس پر وہ اسکے چوڑے سینے سے جا لگی۔۔۔۔اشعر موقعے کا فائدہ اٹھاتا اسکی کمر پر اپنا مضبوط حصار باندھ چکا تھا۔۔۔۔۔

چھوڑو مجھے کیا کر رہے ہو" ایمن نے بامشکل اسکی حرکت پر نظریں ادھر ادھر کئے کہا۔۔۔۔"

صبح سے مجھ سے چھپ کیوں رہی ہو" اشعر اسکی ایک لٹ کو اپنی انگلی پر مڑور تا شریں لہجے میں بولا۔۔۔۔۔

نہیں نہیں تو" ایمن نے اٹک اٹک کر اپنے الفاظ ادا کئے۔۔۔"

اچھا یہ تو اچھی بات ہے "اشعر اسکی بات کو سنتا اس پر جھکنے لگا۔۔اس کا فوکس اسکے لب تھے۔۔۔۔

"جانے دو مجھے "ایمن نے قدرے شرماتے اسکی نظروں کا مفہوم سمجھتے پیچھے کو دھکیلا۔۔

"بارہ ماہ بعد ہاتھ آئی ہو اتنی جلدی کیسے جانے دوں "اشعر نے بھی شرم و لحاظ کئے بغیر کہتے اس پر جھکا۔۔۔۔۔

"اشعر پوری رات تنگ کر کے دل نہیں بھرا تمہارا "اسے بامشکل دور کرتے ایمن نے گھورتے کہا۔۔۔۔

"ایک سال کا فراق ہے، ہنی اتنی جلدی کیسے ختم ہو گا ابھی تو شروعات ہوئی ہے "اشعر پھر سے اسے باہوں میں بھرے دلنشین لہجے میں کہتا اسکی پیشانی پر لب رکھ گیا۔۔۔

تم بہت بد تمیز ہو ابھی جاؤ آفس لیٹ ہو رہے ہو" ایمن نے اسکے سینے پر ہاتھ رکھے اسے پش" کیا۔۔۔

ہاں لیٹ تو ہو رہا ہوں پر تمہیں چھوڑ کر جانے کو دل نہیں کر رہا" اشعر اب بھی اسی موڈ میں" تھا۔۔۔

اشعر !ایمن نے گھوری سے اسے نوازہ جس پر وہ ڈرنے کی ایکٹنگ کرتا آفس کے لیے نکل گیا۔۔۔انہی خوبصورت دنوں میں ایک ماہ کیسے گزرا اسے پتہ ہی نہ چلا۔۔۔ایمن خوش تھی اسے عجیب سا سرور چھا رہا تھا اس نے ساری زندگی محرومیاں دیکھی تھیں۔۔۔شادی کے بعد وہ اتنی کم عمری میں بیوہ ہو گئی پھر دوسرا نکاح اسے یہ سب بہت اچھا لگنے لگا اسکا شوہر اس سے محبت کرتا تھا جو وہ اسے ہر عمل سے جتا رہا تھا۔۔۔دل ہی دل میں اب وہ خود کو خوشنصیب تصور کرنے لگی۔۔۔کیا اب اسکی زندگی کے امتحان ختم ہو چکے تھے؟؟

~~~~©©©~~~~©©©©~~~~©©©~~~~
~~~~

سر مس دعا آپ کا آپ کے آفس میں ویٹ کر رہی ہیں" ابھی وہ آفس کی طرف جا ہی رہا تھا کہ " مینجر نے دعا کی آمد کا اشعر کو بتایا۔۔۔

اوکے !اشعر سن کر آفس کی طرف بڑھ گیا جب کہ اس کا چہرہ کسی بھی تاثر سے عاری تھا۔۔۔

اسلام علیکم !اس نے اندر آتے ہی سلام کیا۔۔۔

وعلیکم اسلام !دعالاشاری ہاتھ میں میگزین تھامے صوفے پر بیٹھی تھی اس نے ریڈ شرٹ اور بلیک کیپری پہن رکھی تھی کیپری اسکی آدھی پنڈلیوں کو برہنہ کر رہی تھی،ریڈ قمیض بھی سلیولیس تھی جس سے اسکی گورے بازوں الگ ہی رعنائیاں سمیٹے ہوئے تھے

ساتھ ڈارک ریڈ لپسٹک لگائے،لائٹ میک اپ،بلاشبہ وہ بہت حسین تھی۔۔۔۔۔ماڈل بنی اشعر کے آفس میں بیٹھی اسکا ویٹ کر رہی تھی۔۔۔۔جب اسکے سلام پر جواب دیتے فوراً صوفے سے اٹھ کر اسکی طرف بڑھی۔۔۔

اشعر اس وقت ٹو پیس ڈریس میں اپنی سحر انگیز پرسینلٹی کے ساتھ دعا کے حواسوں پر چھا رہا تھا کف کہنیوں تک موڑے وہ مکمل مردانہ وجاہت کا شاہکار تھا۔۔۔

ایم سوسوری اشعر !اشعر کی طرف بڑھتے دعا لڑکھڑانے لگی جب اشعر نے اسے اپنے ایک ہاتھ کی مدد سے تھامہ وہی دعا کے ہونٹ اشعر کی لائٹ پرپل شرٹ پر لگے اور ریڈ کلر کی لپسٹک کا نشان اسکی شرٹ پر چھوڑ دیا۔۔۔

مس دعا" اشعر نے اسے ہاتھ کی مدد سے پیچھے کئے قدرے سخت لہجے میں اسکا نام پکارا۔۔۔"

ایم سوسوری آپ پلیز یہ نشان صاف کرلیں" دعا بظاہر شرمندہ ہوتی اس سے دور ہوئے اسکی" شرٹ پر لگے لپسٹک کے نشان کو دیکھتے کہنے لگی۔۔۔

آپ کہیئے !کس وجہ سے آنا ہوا؟ اشعر اس کی بات کو نظر انداز کرتا جلدی سے مدعے کی بات پر آتا اسکا نام پوچھنے لگا۔۔۔

وہ میری ایک فائل لاسٹ ٹائم ادھر رہ گئی تھی" دعا نے بہانہ بناتے کہا۔۔۔"

مل گئی؟اشعر نے دوبدو پوچھا لہجہ قدرے خفت لئے تھا۔۔

نہیں ایکچوئیلی وہ یہاں بھی نہیں ملی" دعا نے اسکے لہجے کو محسوس کرتے اپنی پوزیشن کلیئر کرنی" چاہی۔۔۔

اوکے !اشعر یک لفظ کہتا اپنی چیئر سنبھال چکا تھا۔۔۔ایمن کو اس کا رویے قدرے ناگوار گزرا وہ فوراًآفس سے نکل آئی۔۔۔۔

آخر یہ لڑکی چاہتی کیا ہے؟اشعر اسکے جاتے ہی اپنی شرٹ پر لگے لپسٹک کے نشان کو ٹشو کی مدد سے صاف کرتا کہنے لگا۔۔۔۔لپسٹک کا کلر ریڈ تھا،لپسٹک بھی شاید میٹ تھی جو مٹنے کا نام نہیں لے رہی تھی۔۔۔کافی رگڑنے کے بعد نشان قدرے ہلکا ہو چکا تھا۔۔۔پر مکمل مٹا نہیں تھا۔۔۔

~~~©©©©~~~©©©©~~~

۔گرے پرنٹڈ برینڈڈ سوٹ پہنے کانوں میں ڈائمنڈ کے ٹاپس جو وہ ہمہ وقت پہنے رکھتی تھی اور لائٹ لپسٹک، آنکھوں میں ایک لائن کا جل کی جو اسکی جھیل سی آنکھوں کو مزید خوبصورت بنا رہی تھیں ساتھ ہلکا پیچ کلر میں بلش اون لگائے وہ مکمل تیار بیٹھی اشعر کی راہ تک رہی تھی۔۔۔اشعر نے اسے کال کر کے تیار رہنے کو کہا تھا وہ دونوں ڈنر پر جا رہے تھے پر اشعر ابھی تک آیا نہیں تھا وہ دبیر کو کھانا کھلا کر سلا چکی تھی جو اب راحیلہ بیگم کے پاس تھا۔۔۔

۔ایمن کو زندگی اب بہت خوبصورت لگنے لگی تھی۔۔اب اسے سب کا اشعر کے ساتھ نکاح کا فیصلہ بلکل ٹھیک لگ رہا تھا اشعر دبیر کو بلکل باپ جیسی شفقت دیتا تھا۔۔ایمن بس سوچ کے رہ جاتی اگر وہ اشعر سے نکاح نہ کرتی تو اسکا بیٹا باپ کی محبت سے محروم رہ جاتا۔۔۔

URDUNovelians

اتنی دیر لگا دی تم نے؟ اشعر جیسے روم میں آیا ایمن نے سلام کرتے فوراً شکوہ کر ڈالا۔۔۔
~~~

سوری ہنی آج تھوڑا کام تھا" اشعر اسکی طرف آتا معذرت کرتا اسکے گال کو پیار سے سہلاتا کہنے لگا۔۔۔اسے دیکھ اشعر کے دل کی دھڑکن تیز ہونے لگی تھی وہ ایک کانچ سی گڑیا لگ تھی۔۔۔

ویسے تمہیں دیکھ کر دل نہیں چاہ رہا کہیں کر جاؤں" اشعر معنی خیزی سے کہتا اس پر جھکے کہنے لگا۔۔۔۔

افف! اشعر پھر مت شروع ہو جانا ہم چل رہے ہیں مجھے بھوک لگی ہے ایک تو تمہاری وجہ سے" میں نے کچھ نہیں کھایا" ایمن نے اسکی بات کو سنتے رونہ صورت بنائے اسے پش کئے کہا۔۔۔

پھر سے کہو؟ اشعر نے اسکے الفاظ کو اچک کر کہا۔۔۔

کیا؟ ایمن نے اسکی طرف منہ بنائے پوچھا۔۔۔

میری وجہ سے؟ اشعر نے اسکی بات پر کہا وہ اسکی بات سن کر پر سکون ہوا تھا اسے ایک دم خوشگوار احساس ہونے لگا کہ آخر ایمن کے دل میں بھی اسکے لئے محبت بڑھنے لگی تھی۔۔۔۔

"

""توبہ ہے اشعر جاؤ جلدی چینج کر کے آؤ" ایمن نے اسکی چھچھوری حرکت سے تنگ ہوتے اسے ایک مرتبہ پھر خود سے پرے دھکیلے کہا۔۔۔۔۔

"اچھا نہ جا رہا ہوں" اسکی بات سن کر وہ بظاہر منہ بنائے کہتا واشروم کی طرف جانے لگا کہ اچانک ایمن کی پکار پر رکا۔۔۔۔۔

رکو! ایمن نے اس کے رخ کو اپنی طرف کئے اسکی شرٹ کو بغور دیکھا جہاں بٹنز کی لائن میں ایک سرخ رنگ کا دھبہ تھا جو کچھ کچھ ہونٹ کی شیپ دے رہا تھا پر دھبہ واضح نہیں تھا۔۔۔۔۔

کیا ہوا؟ اشعر نے اسے خود کو بغور دیکھے پوچھا۔۔۔

یہ کیا ہے؟ اشعر کی شرٹ کی طرف اشارہ کئے ایمن نے اس کی آنکھوں میں دیکھے پوچھا۔۔۔۔۔

پتہ نہیں کچھ لگ گیا ہو گا" اشعر پہلے تو ہڑبڑایا پر جلدی سے خود کو کمپوز کرتا، اسے اطمینان سے" کہتا واشروم کی طرف بڑھ گیا پر ایمن کی سوچ اسی دھبے پر اٹکی تھی۔۔۔اسے ایکدم اشعر کے چہرے پر آئے رنگ کا خیال سمجھ نہیں آیا۔۔۔۔

~~~©©©©~~~©©©~~~~©©©©

" اشعر علی خان تم میرے ہو میں تمہیں کسی اور کے لائق چھوڑوں گی ہی نہیں تمہاری وہ بیوی تمہیں خود دھتکارے گی تم بھاگے بھاگے دعالاشاری کی طرف آؤ گے میں حالات ہی ایسے پیدا کر دوں گی کہ تمہیں میری جانب آنا ہی ہو گا ہاہاہا" دعا اپنے ویل فرشنڈ روم میں بیٹھی خیالوں میں اشعر سے مخاطب تھی وہ اشعر کے لیے جنونی ہو چکی تھی وہ ہر حالت میں اشعر کو پانا چاہتی تھی۔۔۔۔چاہے اسکے لئے اسے کچھ بھی کرنا پڑے۔۔۔

URDUNovelians

"آج ایک چال تو چل دی ہے مسٹر اشعر' تمہیں اپنی بیوی پر بھروسہ ہے، تمہیں بے وقوف بنانا آسان نہیں ہے پر تمہاری دبو سی بیوی سے ملی ہوں اسے میں جو جو دکھاؤں گی وہ اسی پر ایمان لاتی چلی جائے گی آخر کو بے وقوف عورت جو ٹھہری" اپنے پلان کو ترتیب دیتی دعا خود کو بہت بڑی
~~~

پلانز سمجھنے لگی تھی۔۔۔ آج بھی وہ جان کر اشعر سے ٹکرائی تھی تاکہ اس پر لپسٹک کا نشان لگا سکے پرمنٹ لپسٹک بھی اس نے جان کر لگائی تھی تاکہ وہ جلدی چھوٹے نہیں۔۔۔ جس پر اسکی بیوی شک میں مبتلا ہو۔۔۔ وہ جانتی تھی اشعر مضبوط اعصاب کا مالک ہے اسے بے وقف بنانا آسان نہیں۔۔۔ پر عورت کتنی جلدی باتوں میں آتی وہ خود ہونے کی وجہ سے عورت کی فطرت سے بخوبی واقف تھی۔۔۔۔

"ایم سوسوری ایمن پر اشعر میرا ہے میں اسے تمہیں نہیں دے سکتی مجھے تم سے ہمدردی ہے ہاہاہاہا" اب کے وہ شیشے میں اپنے ہی عکس کو دیکھتی بظاہر ایمن سے مخاطب تھی۔۔۔

"میں نے آج تک جو چاہا ہے وہ مجھے ملا ہے تم تو پھر ایک جیتے جاگتے انسان ہو، مجھے عشق ہے تم مسٹر اشعر علی خان میں تمہیں حاصل کر کے رہوں گی" وہ جنونی انداز میں خود ہی بڑبڑا رہی تھی۔۔۔ وہ عہد کر چکی تھی وہ ہر حالت میں اشعر کو پا کر رہے گی۔۔۔ اسکی سوچ کے ارتکاز کو فون کی گھنٹی نے توڑا۔۔۔

ہیلوہاں کس ریسٹورنٹ؟دعا نے دوسری طرف کہے جملے پر پوچھا۔۔۔۔

"ہاں بس میں پانچ منٹ میں پہنچ رہی ہوں"

سنو!تم نے آج کا کام ٹھیک سے کر دیا تھا وہ تصاویر مجھے سینڈ کرو"دوسری طرف سے کچھ کہا گیا" تھا جس پر آج کی کاروائی کا پوچھا دوسری جانب سے کام ہو جانے کی دلیل پر وہ فریش ہونے چلی گئی۔۔۔۔

وہ فریش ہو کر آئی تو اس نے دوبارہ وہ ڈریس پہن لیا تھا جو آج وہ اشعر کے آفس پہن کر گئی تھی ساتھ پرمینٹ وہی ڈارک ریڈ لپسٹک لگائی آخر کسی کے شک پر یقین کی مہر بھی لگانی تھی۔۔۔۔

©©©~~~©©©~~~~©©©

تم جانتی ہو جب سے تم میری زندگی میں آئی ہو میں پرسکون ہو گیا ہوں"وہ اس وقت شہر کے " مشہور ریستوران میں بیٹھے ڈنر کر رہے تھے جب اشعر نے دلربائی انداز میں ایمن کا ہاتھ تھام کر اسے اپنے احساسات سے آگاہ کیا۔۔۔

جھوٹے !ایمن نے اسکے یخ بستہ ہاتھ میں اپنے ہاتھ کو دیکھے کہا۔۔۔اسکا ہاتھ اب بھی اشعر کے ہاتھ میں تھا۔۔۔

تمہیں میں جھوٹا ہی لگوں گا ہمیشہ "اشعر نے خفگی سے اسے گھورتے کہا۔۔۔"

ہاہاہا میں نے ایسا بھی نہیں کہا" ایمن اسکی بات پر ہلکا سا قہقہ لگائے گویا ہوئی۔۔۔"

پر مطلب تو وہی تھا" اشعر نے اب کے اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں دباتے کہا۔۔۔"

افف !ایمن نے اسے گھورے کہا۔۔۔

پتہ ہے اب زندگی، زندگی لگنے لگی ہے ورنہ پچھلے ایک سال سے بھٹک رہا تھا" اشعر اب اس پر" اپنے جذبات لٹا رہا تھا۔۔۔کہ اچانک کسی آواز پر ان دونوں اس شخص کے تعاقب میں دیکھا۔۔۔

ہیلو! مس ایمن" اشعر کے بلکل بیک پر دعا لاشاری کھڑی اسے مخاطب کرتی اسکی طرف آئی" اب اشعر بھی اسے با آسانی دیکھ سکتا تھا۔۔۔۔

ہیلو! مس دعا۔۔۔سوری میں آپ کی بات کاٹ رہی ہوں 'مس نہیں مسسز ایمن "ایمن نے اس سے ہاتھ ملاتے، اسے مس کہنے پر بری طرح جھاڑ پلاتے کہا ساتھ اسکے لباس پر غور کیا وہ اسوقت سلیو لیس ریڈ اینڈ بلیک ڈریس میں ملبوس تھی کیپری بھی پنڈلیوں تک تھی۔۔۔اسے وہ لڑکی پہلی نظر میں ہی پسند نہیں آئی تھی۔۔۔۔۔۔

اوہ! سوری "ایمن کی بات سنتی دعا جلدی سے معذرت کرنے لگی۔۔۔جب کہ اشعر کو یہاں" دعا کو دیکھ بے حد غصہ آرہا تھا کیونکہ دن بدن دعا اسے مزید پریشان کرنے لگی تھی۔۔۔۔

سوری چلتی ہوں میں " آپ اپنی ڈنر ڈیٹ انجوائے کریں" وہ اشعر کا خود کو منہ نہ لگانا دیکھ چکی تھی جس پر ان سے ایکیوز کرتی وہاں سے چل دی۔۔۔۔ایمن نے مروتاً بھی اسے روکنا ضروری نہیں سمجھا۔۔۔۔

تم اس لڑکی کے ساتھ کام کیسے کر لیتے ہو؟ایمن نے قدرے غصے سے اشعر سے کہا۔۔۔۔

کیوں اچھی خاصی خوبصورت ہے ""اشعر نے ایمن کی جیلس صورت کو دیکھے اسے چڑھانے کی" خاطر کہا۔۔۔

تمہارا میں گلہ دبا دوں گی اشعر اگر تم نے اسکی طرف غلط نظر سے دیکھا بھی "ایمن نے اشعر کی" بات پر دانت پیستے کہا۔۔۔اشعر کے منہ سے اسکی تعریف سن کر اسے مزید غصہ چڑھنے لگا تھا۔۔۔۔

افف! کچھ زیادہ محبت نہیں ہو گئی شوہر سے "اشعر اسکل خالصتاً بیویوں والا رویے دیکھے جوش سے بولا۔۔۔

یہ آفس بھی ایسے ہی تیار ہو کر آتی ہے؟ اب کے ایمن نے مزید پوچھنا چاہا۔۔۔

چھوڑو یار تم کس کو لے کر بیٹھ گئی یہاں ہم اپنے لئے آئے ہیں" اشعر نے اسکی بات کو یکسر فراموش کرتے اسکا ہاتھ دوبارہ تھام لیا۔۔۔ وہ گھر آئے تو ایک اور خوبصورت رات ان کی منتظر تھی ایمن کی زندگی کا سب سے خوبصورت و دلکش ماہ تھا۔۔۔

~~~~©©©©~~~©©©~~~~

سر! دعالاشاری کا میسج آیا تھا آپ کو انکی نیو کمپنی کے ساتھ کی گئی کمٹمنٹ کے مطابق دبئی ایک میٹنگ کے لیے جانا ہے" اشعر سر جھکائے، اپنے ٹیبل پر رکھی فائل پر جھکا مسلسل مطالعہ کرنے میں مگن تھا جب مینجر نے اسکے سامنے کھڑے اسے تمام تر تفصیل سے آگاہ کیا۔۔۔
~~~~

کب ؟اشعر نے سوال کیا۔۔۔

سر کل!مینجر نے فٹافٹ جواباً کہا۔۔۔۔

اور اگر نہ گئے تو؟اشعر ابھی کہیں نہیں جانا چاہتا اب وہ تمام تر وقت ایمن کے ساتھ گزارنا چاہتا پر وقت کو شاید کچھ ہی منظور تھا اسلئے وہ کسی طرح گنجائش نکالنا چاہتا تھا کہ وہ دبئی نہ جائے۔۔۔۔۔

توہمیں کافی لاس ہو سکتا ہے سر ہر جانہ بھی بھرنا پڑ سکتا ہے"مینجر نے قدرے پریشان ہوتے" تفصیلاً اسے بتایا۔۔۔۔

لاس کی پرواہ نہیں!اشعر نے لاپرواہی سے کندھے اچکاتے کہا۔۔۔۔

سر پر لاشاری صاحب ناراض بھی ہو سکتے ہیں؟مینجر نے اور تمہید باندھی۔۔۔۔

کون ساتھ جائے گا ان کی کمپنی سے ؟اشعر نے بلال لاشاری کے ذکر پر اگلا سوال کیا۔۔وہ بلال لاشاری کو ناراض نہیں کر سکتا تھا کیونکہ وہ اسکے والد کے بہت اچھے دوست تھے جس کی وجہ سے وہ ہمیشہ انکی عزت واحترام کرتا تھا۔۔۔۔

مس لاشاری "مینجر نے اطمینان بھرے لہجے میں بتایا۔۔"

اُفف !دعا کا نام سن کر اسکا حلق تک کڑوا ہو گیا وہ لڑکی اسکا پیچھا چھوڑنے کو تیار ہی نہیں تھی۔۔۔وہ جتنا اس سے دور ہونا چاہتا تھا وہ اسکے اتنے ہی قریب آجاتی تھی۔۔۔

کیا ہوا !سر ؟مینجر نے قدرے پریشان ہوتے پوچھا وہ اشعر کے چہرے کے بگڑے زاویے دیکھ چکا تھا۔۔۔

نتھنگ'کل کتنے بجے کی فلائٹ ہے ؟بد دل ہو کر فلائٹ کی ڈیٹیلز پوچھیں۔۔۔"

صبح گیارہ بجے کی سر۔۔۔۔ مینجر بتا کر جا چکا تھا۔۔ جب کے وہ فائل بند کرتا۔۔۔ کیز اٹھائے گھر کے لیے نکلنے لگا کیونکہ وہ آج کا سارا وقت ایمن کے ساتھ گزارنا چاہتا تھا۔۔

~~~©©©~~~~©©©©~~~~~

اشعر نے گھر میں ممی اور ایمن کو اپنے دبئی جانے کا بتایا۔۔ ممی تو نارمل تھیں البتہ ایمن کا موڈ تھوڑا عجیب ہونے لگا پتہ نہیں کیوں اس کے دل کو کچھ غلط ہونے کا اندیشہ ہونے لگا۔۔ اسکی چھٹی حس اسے غلط ہونے کا اندیشہ دے رہی تھی۔ وہ بددل سی ہو کر اپنے روم میں آئی جہاں دبیر اور اشعر اپنا اچھا وقت گزار رہے تھے۔۔۔

تمہاری پیکنگ کر دوں بتاؤ کون سے ڈریس رکھنے ہیں "ایمن کبڈ کی جانب بڑھتی اس سے پوچھنے " لگی وہ دبیر کے پاس نیچے کارپٹ پر بیٹھا اسکی شرارتوں کو انجوائے کر رہا تھا۔۔۔۔

صرف دو دن کے لیے جانا ہے، کتنے ڈریس رکھنے ہیں ؟ اشعر دبیر کو ٹوائز میں مصروف کرتا اسکے پیچھے آن کھڑا کہنے لگا۔۔۔
~~~

جاناتو ہے نہ "یمن نے پیچھے مڑتے اسے دیکھے کہاان دونوں کے پیچھے ایک قدم کا فاصلہ تھا۔۔"

تم کہتی ہو تو نہیں جاتا ہنی "اشعر نے اپنے اور اسکے بیچ کے فاصلے کو مٹاتے، دلربائی انداز اپناتے" کہاساتھ اسکے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں تھامہ۔۔۔

میں کیوں کہوں گی ایسا"؟ایمن نے لاپرواہی سے کندھے اچکاتے اسے جتایا کہ اسے اسکے جانے" سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔۔۔۔

اب ایسا کہہ کر دل تو مت توڑو اپنے معصوم شوہر کا" اب کے اشعر نے معصومانہ انداز میں کہتے" اسکے کمر کے گرد اپنے بازو حائل کئے کہا۔۔۔

تم اور معصوم ہنہہہ !ایمن نے اسکی آنکھوں میں دیکھے، اسکے کشادہ سینے پر اپنا سر ٹکاتے کہا۔۔۔

اس طرح کرو گی تو کبھی نہیں جاؤں گا" اشعر اسکی اس حرکت پر مسرور ہوتا کہنے لگا ایمن کا یہ "
انداز اسے اندر تک سرشار کر رہا تھا۔۔۔۔

جھوٹے! ایمن اس سے دور ہوتی اسکے سینے پر اپنے ہاتھ سے ہلکا سا مکہ رسید کرتی کہنے لگی۔۔ "

کبھی نہیں" اشعر اسے دور ہوتا دیکھ مزید قریب کرتا اسکی بات پر نفی میں سر ہلاتے کہنے "
لگا۔۔۔ ساتھ اسکے لبوں پر جھکنے لگا۔۔۔۔

اشعر بد تمیز دبیر ہے روم میں" اسکی حرکت کو محسوس کرتے 'ایمن قدرے پیچھے ہٹے اسے یاد "
دلانے لگی۔۔۔۔

وہ اپنے کھیل میں مصروف ہے اور چاہتا ہے بابا اپنے کھیل میں مصروف رہیں" اشعر شرارت "
بھرے لہجے میں سے کہتا اسکے لبوں پر جھک چکا تھا پر جلد ہی وہ اس سے دور ہوا۔۔۔ کیونکہ دبیر جو

روم میں موجود تھا۔ ایمن موقع کا فائدہ اٹھاتے جلدی سے دھکا دیتی روم سے باہر نکل گئی دبیر جبکہ دبیر اب تک اپنے ٹوائز میں مگن تھا۔۔۔

©©©~~~©©©~~~©©©

اشعر کیا کر رہے ہو تم بہت بد تمیز ہو "ایمن دبیر کو کاٹ میں سلا کر بیڈ پر آکر لیٹی تھی کہ بظاہر " سوئے ہوئے اشعر نے اپنے ہاتھ کو بڑھا کر اسے اپنی جانب کھینچا وہ اس اچانک افتاد پر کیا سنبھلتی، اسکے چوڑے سینے سے جا لگی۔۔۔ اسکی حرکت پر اسے دور کرتے کہنے لگی۔۔۔ جب سے ان دونوں کے بیچ دوریاں ختم ہوئی تھیں۔۔،

کوئی ایسا دن نہیں ہوتا تھا جب اشعر اس سے اپنی والہانہ محبت کا اظہار نہ کرتا، وہ الفاظ سے زیادہ اپنے عمل سے اسے معتبر کرتا تھا۔۔۔۔ اسکی اتنی محبت پر ایمن کا دل کبھی کبھی ڈرنے لگتا اسکے ساتھ جو ماضی میں ہوتا آیا تھا وہ اب کچھ اچھا ہونے کا تصور بھی نہیں کر سکتی تھی پر اشعر نے اسکے تمام خدشات کو اپنے محبت بھرے عمل سے دور کر دیا تھا۔۔۔

کل چلا جاؤں گا پھر دو دن تم سے دور رہوں گا" پھر خوش رہنا میرے بنا" اشعر ماتھے پر تیوری" چڑھائے اسے کہہ رہا تھا۔۔۔

اشعر تم پچھلے ایک ماہ سے مجھے تنگ کر رہے ہو" اور کونسا ہمیشہ کے لیے جا رہے ہو آ جاؤ گے" صرف دو دن کے بعد" ایمن اسکی ایمشنل بلیک میلنگ پر اسے دیکھتی کہنے لگی۔۔۔

تمہیں یہ صرف دو دن لگ رہے ہیں سنگ دل لڑکی" اشعر نے اسکے صرف دو دن کو کھینچ کر" کہا۔۔۔۔

تو اور کیا؟ ایمن نے لاپرواہی سے کہتے اسے جتایا کہ اسے اس کے جانے سے کوئی فرق نہیں پڑنے والا۔۔۔

اشعر چھوڑو" ایمن اسکی سخت ہوتی گرفت کو دیکھ اسے پیچھے کرتی کہنے لگی کیونکہ وہ جانتی تھی" اب اشعر اپنی، محبت کو عملی جامہ پہنانے میں مگن ہو جائے گا۔۔۔

"پاگل نہیں ہوں آج کی رات دور ہو جاؤں دو دن پتہ نہیں کیسے گزاروں گا تمہارے بغیر ویسے تم تو چاہتی ہی نہیں ہو دبیر کی بہن آئے پر مجھے شدت سے اپنی بیٹی کی کمی محسوس ہوتی ہے"اشعر اسکے کانوں میں کہتا بتی گل کر چکا تھا۔۔۔پھر اشعر تھا اور اسکی محبت بھری شرارتیں وہ اسے اپنے ہر عمل سے ایمن کو جتاتا تھا کہ،،،ایمن اسکے لئے کتنی اہم ہے۔۔۔پر وقت نے شاید کچھ اور ہی سوچ رکھا تھا۔۔۔۔

انہیں دبئی آئے دو دن ہو چکے تھے پر اچانک دعا نے کہا کہ میٹنگ کا ایک دن اور بڑھ گیا ہے جس پر اشعر کو دعا کی میٹنگ کے ڈیز بڑھانے پر بے تحاشا غصہ آیا تھا کیونکہ وہ جلد از جلد گھر جانا چاہتا تھا۔۔۔جہاں ایمن اس کا بے صبری سے انتظار کر رہی تھی۔۔۔وہ اس وقت دبئی کے مشہور سیون اسٹار ہوٹل میں قیام پذیر تھے۔۔۔۔اس میٹنگ میں آفس کے اسٹاف کے چند لوگ بھی تھے سب مختلف رومز میں تھے جبکہ دعا اور اشعر کے رومز بلکل برابر تھے۔۔۔۔۔۔

او! سوری میں نے لگتا ہے آپ کو ڈسٹرب کر دیا۔۔۔دعا لاشاری اشعر کے روم میں آئی۔۔۔جہاں اشعر اپنے موبائل کو کان سے لگائے معظرب سا روم میں مسلسل چکر کاٹ رہا تھا۔۔۔

نو نو اٹس اوکے مس دعا" اشعر نے اسکے لہجے میں موجود شرمندگی کو محسوس کرتے کہا۔۔"

آپ اتنے پریشان کیوں ہو رہے ہیں؟ میں بیٹھ جاؤں؟ اس سے سوال کرتی ساتھ بیٹھنے کی اجازت مانگتی ایمن نے پوچھا۔۔۔

نہیں پریشان نہیں ہوں دراصل ایمن کو کال کر رہا تھا لگتا ہے سو گئی ہو گی" اشعر اسے بتاتا اسے بیٹھنے کا کہتا خود بھی، اسکے سامنے ہی رکھی چیئر پر بیٹھے کہنے لگا۔۔۔پر دعا کی طرف اشعر کی نظر اٹھی تو وہ فوراً جھکا گیا وہ اسکے سامنے نائیٹی میں ملبوس بیٹھی تھی۔۔۔اسکی نائیٹی کے سلیو نہ ہونے کے برابر تھے جسے دیکھ اشعر کو کافی آکورڈ سا لگا۔۔۔

آپ کی وائف کو آپ کی کال کا انتظار کرنا چاہئیے تھا" دعا نے منہ کے زاویے کو بگاڑتے "
کہا۔۔۔

غلطی میری ہے، میں نے ہی میٹنگ کے چکر میں لیٹ کر دیا وہ بچاری تو ویٹ کرتی رہی "
تھی" اشعر نے فوراً ایمن کا دفاع کرتے کہا۔۔۔اسکے لہجے میں ایمن کے لئے جیلسی کا عنصر
صاف شامل تھا جسے اشعر محسوس کر سکتا تھا۔۔

مجھے آپ سے کچھ کہنا ہے؟ دعا نے فوراً بات بدلتے اس سے اپنے سوال کی اجازت
چاہی۔۔۔ساتھ اشعر کے حلیہ پر نگاہ دوڑاتے اسکے دل کی دھڑکن تیز ہونے لگی۔۔۔اشعر
ڈھیلا ڈھالا، ٹراؤزر پر ہاف سلیو شرٹ پہنے ہوئے تھا اسکے گیلے بال ماتھے پر پڑے تھے جس سے
صاف پتہ چل رہا تھا اشعر ابھی شاور لے کر نکلا ہے۔۔اسکا دل اشعر کو دیکھ مچلنے لگا وہ اشعر کو ہر
قیمت پر حاصل کرنے کا سوچ چکی تھی۔۔۔

جی ضرور !اشعر کو کہیں دل میں دعا کے اس طرح بات کرنے پر دھڑکا بھی لگا پھر بھی خود نارمل" ظاہر کرتا اجازت دینے لگا۔۔۔

پلیز مجھے غلط مت سمجھئے گا" دعا فوراً چیئر سے اٹھتے کہنے لگی۔۔۔اشعر بھی اسکی پیروی کرتا چیئر" سے اٹھا اور اسے ہونق بنے دیکھنے لگا۔۔۔

میں آپ سے بہت محبت کرتی ہوں اشعر 'مجھے خود پر اختیار نہیں ہے 'پلیز مجھ سے شادی کر" لیں" دعا اشعر اور اپنے بیچ تمام تر فاصلے کو مٹاتی اس کا گریبان تھام کر جنونی انداز میں کہنے لگی۔۔۔

یہ کیا کر رہی ہیں آپ ؛آپ کا دماغ تو درست ہے مس دعا" دعا کی اتنی جرات پر اشعر تو حیران" ہی رہ گیا اپنے گریبان سے دعا کے ہاتھ ہٹائے غصے سے کہا۔۔۔۔

دماغ درست نہیں رہا نہ جب سے آپ سے ملی ہوں" دعا نے دوبارہ اشعر کے گریبان کو تھام کر" اب اسکے سینے لگ گئی۔۔۔۔

دور رہیئے مس دعا آپ ہوش میں نہیں؛ آپ ایک شادی شدہ مرد سے اس طرح کیسے بات کر سکتی ہیں؟" اشعر نے اب کے قدرے غصے سے دعا کو اپنے دور دھکیلا پھنکارتے لہجے میں کہا۔۔۔۔۔۔

جانتی ہوں 'وہ شادی آپ کی زور زبردستی کی شادی تھی 'آپ کو اپنے بھیجے کی وجہ سے وہ شادی کرنا پڑی" دعا نے مزید قریب ہوتے کہا۔۔۔۔

آپ کو غلط فہمی ہے میں ہمیشہ سے ایمن سے محبت کرتا تھا 'آپ کا علم ناقص ہے آئندہ کے مجھ سے اس طرح کی بات بھی نہ کرنا دعا ورنہ میں بھول جاؤں گا کہ آپ لڑکی ہو" اشعر نے اس کے ہاتھوں کو بے دردی سے جھٹکے خود سے پرے دھکیلا اور روم سے نکلنے لگا۔۔۔۔

پلیز آپ میری محبت کو سمجھے نہ میں مر جاؤں گی آپ کے بغیر "اشعر کو پیچھے سے گلے لگائے "
دلربائی انداز میں کہا۔۔۔۔

آپ کا دماغ خراب ہو چکا ہے "اپنا علاج کروائیں "اشعر اسے ایک مرتبہ پھر دھکا دیتا روم سے "
باہر نکل گیا۔۔۔

ہیلو! ہاں کام کر دیا؟ اشعر کے روم سے نکلتے ہی دعا نے اپنی موبائل سے کسی کو کال کی۔۔۔۔

ہر اینگل سے بنائی نہ؟ مخالف نے شاید کام ہونے کا عندیہ دیا تھا جس پر وہ مزید سوال کرنے
لگی۔۔۔

ہاہاہا! مسٹر اشعر علی خان اب تمہیں دعا کا ہونے سے کوئی نہیں بچا سکتا۔۔۔

~©©~~~~©©©~~~~©©©~

اسکی نظروں کے سامنے ایک کے بعد ایک تصاویر سلائیڈ کی صورت میں چل رہی تھی۔۔۔جسے دیکھ کر ایمن کی آنکھوں سے موتیوں کی صورت آنسو بہنے لگے۔ان تصاویر میں کیا کچھ نہیں تھا؟ایمن کا ٹوٹا مان، آس، حوصلہ، اعتماد، حاصل، سب کچھ چند تصاویر میں تھا۔۔۔وہ بے تحاشہ گندی تصاویر تھیں ایک لڑکی نے اشعر کے گریبان کو تھام رکھا تھا اور وہ لڑکی اور کوئی نہیں بلکہ دعا لاشاری تھی ایمن کو ایک سیکنڈ لگا تھا اسے پہچاننے میں 'ایک جگہ دعا نے وہی ڈریس پہن رکھا تھا جو اس نے اس دن ریسٹورنٹ میں پہنا ہوا تھا 'اس کا دل ایک دم کرچی کرچی ہوا تھا تو یہ کرنے گئے ہو دبئ تم 'دل کو سنبھالے بامشکل اس کے منہ سے الفاظ نکلے۔۔۔

اسے دیکھ کر جھجری سے محسوس ہوئی وہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی اشعر اسکے ساتھ یہ سب کر سکتا تھا۔۔۔

URDUNovelians

نہیں اشعر تم میرے ساتھ ایسا نہیں کر سکتے "وہ ہذیانی انداز میں چلانے لگی، اپنے روم میں " کھڑی وہ بیٹھتی چلی گئی اسکے پاس اسوقت کوئی نہیں تھا،

اشعر میں نے تو تمہیں اپنا آپ بھی سونپ دیا تھا پھر بھی تم نے میرے ساتھ دھوکہ کیا آخر کیوں اشعر؟ آخر کیوں؟ وہ خود سے بولتی اشعر سے خیالوں میں شکوے کرنے لگی۔۔۔ آنسو ظاروقطار اب بھی بہہ رہے تھے ان آنسو میں اسکا اعتماد، بھروسہ سب کچھ بہہ کر جا رہا تھا۔۔۔

بس! تمہیں میرے ساتھ کئے دھوکہ کا جواب دینا ہوگا اشعر دینا ہوگا۔۔۔ آنسو اپنے ہاتھ کی پشت سے صاف کئے وہ اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔ اپنے ساتھ کئے گئے دھوکہ پر وہ اشعر سے جواب جاننا چاہتی تھی اسلئے حوصلہ کرتی اٹھی۔۔۔

مجھے خوشیاں کیوں راس نہیں آتی میں ساری زندگی انہی کی جستجو میں رہتی ہوں جب کوئی خوشی نصیب ہوتی ہے تو بھی چند دن کی آخر کیوں میرے ساتھ ہی ایسا ہوتا ہے۔۔۔

اس اک سر درد سے پھٹنے لگا تھا اشعر کی تصاویر اسکی آنکھوں کے سامنے آنے لگی۔۔۔

زندگی ایک مرتبہ پھر اسے نئے موڑ پر لے آئی تھی۔۔۔

~~©©~~~~©©©~~~~©©~~

ممی! کیسی ہیں آپ؟ آج وہ تیسرے دن پہنچا تھا۔ جب ممی اسے ڈرائنگ روم میں بیٹھے نظر "
آئیں' وہ ممی کو گلے لگا استفسار کرنے لگا۔۔۔

آ گیا میرا بیٹا" راحیلہ بیگم نے اشعر کا منہ چومتے پیار ولاڈ سے گلے لگایا۔۔۔۔"

جی ممی! دبیر، ایمن کہاں ہیں؟ اشعر نے ارد گرد نظر دوڑائے ایمن اور دبیر کے متعلق پوچھا
کیونکہ وہ دونوں اسے کہیں بھی نظر نہیں آرہے تھے۔۔۔۔

وہ روم میں ہے دبیر کو سلا رہی تھی" راحیلہ بیگم نے دیکھا اشعر ایمن کو کیسے بے چین نظروں "
سے ڈھونڈ رہا تھا۔۔۔

تم جاؤ اپنے روم میں " اپنے بیٹے کی بے چینی کو دیکھے راحیلہ بیگم نے فوراََ کہا۔۔۔ شعر کا" سامان ڈرائیور کے آیا تھا۔۔۔

"I missed you so much "

ایمن جو الماری میں نہ جانے کیا تلاش کر رہی تھی اشعر کے اچانک اسے پیٹھ سے تھام کر' گلے لگائے اپنی جانب کرتے کہا۔۔۔

دور رہو مجھ سے گھٹیا انسان "ایمن نے اسے دیکھ ایک دھکہ دیتے کہا اچانک حملے کے لئے وہ تیار " نہ تھا اس لئے لڑکھڑا گیا۔۔۔

ایمن !اشعر نے بے یقینی سے اسکی طرف دیکھے کہا آنکھوں میں سوال تھا۔۔۔

کیا ہوا ایمن تم اس طرح کیوں ریکٹ کر رہی ہو ایمن سو سوری مجھے ایک دن لیٹ ہو گیا اس" کے لئے اتنی شدید ناراضگی کیوں یار"اشعر کو ایمن اس کے ایک دن لیٹ آنے کی وجہ سے ناراض ہے

میری طرف سے تم بے شک کبھی واپس نہ آتے' دیکھ چکی ہوں تمہاری وہاں کی" مصروفیات"اس کی بات پر طنزیہ مسکراتے ایمن نے کہا۔۔۔

کیا مطلب!اشعر نے حیران ہوتے سوال کیا۔۔۔

یہ دیکھو یہ سب تمہاری مصروفیات کی کہانیاں سنا رہے ہیں"اس نے جلدی سے اپنے بیڈ کے" سائیڈ ٹیبل پر رکھے موبائل کی طرف ہاتھ بڑھایا اپنے موبائل کو اسکے سامنے لہراتے اسکے سامنے کیا۔۔۔

یہ سب ؟اشعر ایک ان تصاویر کو دیکھ کر ہڑبڑایا یہ سب تو دعا اور اسکی تصاویر تھیں یہ کیسے ایمن کے پاس آگئی.....

ہاں یہ سب تمہاری اور تمہاری دعا کی محبت بھری شاموں کی کہانیاں سنا رہی ہیں "ایمن نے" ایک دم اسکے گریبان کو جھنجھوڑ کر کہا۔۔

یہ سب جھوٹ ہے "اس نے صدمے سے چور لہجے میں اپنا دفاع کرنا چاہا۔۔۔"

"

تو کہہ دو یہ سب فوٹوشاپ کا کمال ہے اور یہ تم نہیں ہو "ایمن نے چلاتے ہوئے کہا۔۔۔۔"

نہیں یہ فوٹوشاپ نہیں ہے "اس نے صاف گوئی سے کہا۔۔"

تو کہہ دو نہ سچ ہے یہ سب جب اپنے منہ سے اعتراف کر کے ہو تم "ایمن نے اسکی اتنی صاف" گوئی پر سلگتے ہوئے کہا۔۔۔

"

پر یہ سب سچ نہیں جیسا تمہیں دکھایا جا رہا ہے ویسا کچھ نہیں ہے "اشعر نے اب کے اسے شانوں" سے تھامے اپنا دفاع کیا۔۔۔

واہ واہ بہت خوب یہ فوٹو شاپ کا کمال بھی نہیں ہے اور ایسا کچھ بھی نہیں کمال ہے "اسکے ہاتھوں" کو اپنے کندھے سے جھٹکے 'ہلکی تالیاں بجاتے کہا۔۔۔ دبیر اس شور بھی اپنی نیند پوری کرنے میں مگن تھا۔۔۔۔

ایسا کچھ نہیں ہوا یار تم مجھ پر بھروسہ تو کرو "اشعر نے اس کے اس قدر ریکشن پر اسے سمجھانا" چاہا۔۔۔

دور رہو! ہاتھ مت لگانا مجھے "اسکے تھامتے ہاتھوں کو پرے جھٹکتے وہ دو قدم اس سے دور" ہوئی۔۔۔۔۔

ایمن پلیز! اشعر نے ایک مرتبہ پھر اسے سمجھانا چاہا۔۔۔۔

تم نے بیوہ بھابھی سے شادی جو زور زبردستی کی بنا پر کی تھی تمہیں تو یہ سب قبول نہیں" تھا۔۔۔بس میرے جسم تک رسائی حاصل کرنا چاہتے تھے وہ کرلی اب نئی راہ میں نکل پڑے "وہ زارو قطار روتے بامشکل الفاظ ادا کر رہی تھی۔۔۔

کیا بکواس کر رہی ہو تمہارا دماغ خراب ہے "اشعر نے اسے ایک مرتبہ پھر شانوں سے تھامے" زور دیتے کہا اسکی قدر' بے اعتباری پر اس کا دل کیا وہ دو چار تھپڑ اسکے منہ پر جڑ دے۔۔۔۔

یہ کیا کر رہی ہو؟ اشعر نے خود کو چھڑواتے وہ الماری کی جانب بڑھی۔۔۔۔۔

میں ابھی اور اسی وقت یہ گھر چھوڑ کر جا رہی ہوں، تم رہو اپنی اس دعالاشاری کے ساتھ جس کے ساتھ دبئی میں تین راتیں گزار کر آئے ہو۔۔۔۔۔

فضول بکواس مت کرو، دماغ تو درست ہے نہ تمہارا پاگل تو نہیں ہو گئی ؟اشعر نے اسکی اتنی بڑی بات پر اسے اپنی جانب کھینچے اس کا ایک ہاتھ زور سے دبایا جس پر وہ کراہ کر رہ گئی۔۔۔۔

ہاں اب ہی تو دماغ درست ہوا ہے میرا "۔۔اس نے بلا جھجک دوٹوک کہا۔۔ "

راستہ دو مجھے دیر ہو رہی ہے تمہیں مبارک ہو تمہاری نئی دنیا اور نئے لوگ "،بیگ کو گھسیٹے وہ" اپنے سامنے کھڑے اشعر سے مخاطب ہوئی،

اپنی بکواس بند کرو ایمن اور بیگ واپس رکھو، اس کے چہرے پر کوئی شرمندگی کا احساس نہیں تھا،اس نے غصے سے چلاتے ہوئے ایمن سے کہا اور اس کے ہاتھ سے بیگ چھپٹ لیا، مجھے جانے دو، مجھے تم جیسے بے وفا، بے مروت، بے ضمیر، ہر جائی شخص کے ساتھ نہیں رہنا، ایمن نے بھی

اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہا اور اپنا بیگ واپس لینا چاہا جسے وہ الماری کے ساتھ لگا چکا تھا۔۔

وہ ایک سائیڈ ہو گیا جس سے صاف ظاہر تھا اس نے ایمن کو جانے کا راستہ دیا ہے۔۔وہ کاٹ کی جانب بڑھی سوئے ہوئے دبیر کو گود میں اٹھائے دروازے سے نکلنے لگی جب اشعر کی آواز اپنے عقب میں سنائی دی

"سوچ کر جاؤ ایمن اپنی مرضی سے جا رہی ہو اگر آنا ہو تو بھی اپنی مرضی سے آ جانا میں نہ آج لینے آؤں گا نہ اگلے بیس سالوں تک،" دروازے کی سمت بڑھتے ایمن کے قدم تھمے تھے،مجھے کوئی خواہش بھی نہیں کہ ایک بے وفا شخص مجھے آج یا اگلے بیس سالوں تک بھی لینے آئے،اب میں مر کر بھی یہاں کبھی نہیں آنا چاہوں گی،سارے لحاظ بلائے طاق رکھ کر اسنے پنا پلٹے کہا،

وہ ایک پل کو حیران ہوا۔۔۔اشعر علی دروازے کو تکتا رہ گیا تھا جہاں سے ابھی وہ گئی تھی۔۔۔۔

~~~©©~~~©©©~~~©©©

ایمن کو گئے پندرہ دن ہو چکیں تم جا کر منا لاؤ اسے "راحیلہ بیگم نے اپنے بیٹے کو اپنے پاس بیٹھے" دیکھ کر جو ابھی ہی آفس سے آیا تھا۔۔۔

وہ خود گئی ہے خود ہی آئے گی ممی "اشعر نے لاپرواہی سے شانے اچکاتے کہا۔۔۔"

غلطی تمہاری تھی اشعر 'میرا دل نہیں لگتا دبیر اور ایمن کے بغیر "انہوں نے اپنے بیٹے غلطی کا" احساس دلاتے اپنے بھی دل کی حالت بیان کی۔۔۔

ممی !کم از کم آپ تو مجھے غلط مت کہیں 'کیا غلطی کی تھی میں نے وہ خود سب کچھ اخذ کر کے بیٹھی تھی اس نے میری کوئی بات نہیں سنی اسے میرا بھروسہ کرنا چاہئے تھا 'ویسے بھی آپ تو ہر دوسرے دن جا کر مل آتی ہیں ان سے میں ہی ہوں جو اپنے بیٹے کے لیے ترستا ہوں "ممی کی طرف افسوس بھرے لہجے میں شکوہ کرتے کہنے لگا۔۔۔
~~~

تم معافی مانگ لو اس سے' بے شک تمہاری غلطی نہیں پر معافی مانگنے سے کیا جاتا ہے" راحیلہ " بیگم نے ایک مرتبہ پھر اشعر کی جانب دیکھتے اسے مشورہ دیئے کہا وہ نہیں چاہتی تھیں کہ بات آگے بڑھے ایمن کو گئے پورا ایک ماہ ہو چکا تھا وہ جا کر مل لیتی تھیں پر پھر بھی گھر میں عجیب خاموش سی پھیلی تھی جو انہیں کاٹنے کو دوڑتی تھی۔۔۔۔

میں ایسا ہر گز نہیں کروں گا' میں کیوں معافی مانگوں جب میرا کوئی قصور ہی نہیں "اس نے بھی " ممی سے دوٹوک کہا اور اپنے روم کی جانب چل دیا۔۔۔۔

اشعر بات تو سنو! راحیلہ بیگم نے اسے پیچھے سے مخاطب کرتے روکنا چاہا۔۔۔۔

URDUNovelians

پلیز! ممی اس مرتبہ نہیں آپ کی بات ہمیشہ میں مانتا آیا ہوں پر یہ نہیں ہو گا مجھ سے' اسے اپنے شوہر پر اتنا بھی۔ بھروسہ نہیں تھا کہ کسی نے کچھ بھی دیکھا یا اس نے اسے سچ مان لیا۔۔۔۔ افسوس بھرے لہجے میں کہتا اپنے روم کی جانب چل دیا۔۔۔۔

وہ بیڈ پر چت لیٹی پنکھے کو گھور رہی تھی' دبیر کو اس نے ابھی ابھی سلایا تھا۔۔وہ اسکے برابر میں ہی بیڈ پر لیٹا ہوا تھا۔۔وہ جس وقت یہاں آئی تھی سب اس کے ہاتھ میں بریف کیس دیکھ کر پریشان ہوئے تھے پر اس نے بات کو بناتے ہوئے کہا کہ۔۔ریان کی شادی کی تیاریاں چل رہی ہیں تو میں اسی لئے آئی ہوں ان سب کا ہاتھ بٹانے آئی ہوں کیونکہ ایمن ہی تو ان سب کے قریب رہتی تھی۔۔۔رمشا اور انوشے دوسرے شہر تھیں۔۔۔اسکی بات سن کر سب نے مان لیا تھا۔۔۔۔اور اس کے اتنے احساس کرنے پر خوش تھے۔۔۔۔

جب سے یہاں آئی تھی ہر وقت آنکھوں کے سامنے وہی تصاویر کسی فلم کی صورت چلتے محسوس ہوتی تھیں۔۔۔آنکھیں بند کرتی تو وہی تصاویر اس کا پیچھا کرتی' بھولنا چاہتی تو بھول نہ پاتی اشعر کی بے وفائی پر۔وہ اندر ہی اندر خون کے گھونٹ پی رہی تھی پر اپنی ظاہری حالت سے کسی کو بھی اپنی اذیت کا پتہ نہ چلنے دیتی تھی۔۔۔

تم نے بہت غلط کیا اشعر بہت بڑا گناہ کیا ہے تمہیں اسکی سزا ضرور ملے گی وہ اسے دل ہی دل میں بد دعائیں دے رہی تھی۔۔۔آنکھوں آنسو ایک تواتر سے بہہ رہے تھے کسی پل اسے سکون

میسر نہیں آرہا تھا اشعر کے ساتھ گزرے پچھلے ماہ کے تمام اچھے دن یاد آتے تو مزید اذیت سے دوچار ہونے لگتی۔۔۔۔

اسی تگ و دو میں اس نے سائیڈ ٹیبل پر پڑے اپنا موبائل فون اٹھایا، واٹس ایپ آن کیا جہاں سامنے ہی "اشعر علی خان (جس کے آگے دل کا ایموجی بنا)" لکھا اس کا منہ چھڑا رہا تھا۔۔ اس نے اشعر کا کونٹیکٹ دیکھا وہاں آن لائن شو ہو رہا تھا۔۔۔ اسکے دل میں ٹھیسیں اٹھنے لگیں۔۔۔

یقیناً اس چڑیل کے ساتھ لگا ہو گا" قدرے لہجے میں حقارت لئے اس نے دعا کا ذکر کیا۔۔"

ایک مرتبہ بھی اس نے مجھے کال کر کے معذرت کرنے کی کوشش بھی نہیں کی گھٹیا انسان کتنا ڈھیٹ ہے یہ میں ایسے ہی اسکے لئے دل میں نرم گوشہ رکھنے لگی تھی اپنے موبائل کو آف کئے اب وہ سائیڈ پر رکھ چکی تھی۔۔۔۔

انہیں سب باتوں کو سوچتے وہ نیند کی وادیوں میں کھو گئی۔۔۔۔

~~~©©~~~©©©~~~~©©©~~~"

اشعر بڑی بھابھی کی کال آئی تھی ریان کی شادی کی ڈیٹ فکس ہوگئی ہے نیکسٹ ویک میں اسکی" شادی ہے"اشعر آفس جانے کے لیے ریڈی 'ناشتہ کرنے میں مصروف تھا جب راحیلہ بیگم نے اسے بتایا

یہ تو بہت اچھی بات ہے 'ممی "اشعر نے ٹوسٹ کھاتے 'ساتھ چائے کا گھونٹ بھرے اطمینان" سے کہا۔۔۔

اچھی بات تو اسوقت ہوگی جب تم ایمن کو لے کر آؤ گے "انہوں نے اپنے بیٹے کے اس قدر" اطمینان دے جواب پر کہا۔۔۔

ممی پھر وہی باتیں مت کریں وہ اپنی مرضی سے گئی ہے تو اپنی مرضی سے آئے گی "اشعر نے قدرے چڑتے ہوئے ممی کو جواب دیا۔۔۔
~~~

اشعر پر سمجھنے کی کوشش کرو" ابھی وہاں کسی کو علم نہیں۔ ایمن ناراض ہو گئی ہے "جس دن" سب کو معلوم ہوا سب بہت ناراض ہونگے "راحیلہ بیگم نے آنے والے وقت کو سوچ پریشان سی ہو کر اشعر کو سمجھانا چاہا۔۔۔

جو یہاں سے گئی ہے وہ خود سنبھال لے گی اپنی فیملی کو مجھے اس سے کوئی سروکار نہیں "اشعر اب" ناشتہ کر چکا تھا نیپکن سے ہاتھ صاف کرتے اس نے شانے اچکائے۔۔۔۔

اشعر سمجھنے کی کوشش کرو۔ "انہوں نے ایک مرتبہ پھر پریشانی سے کہا۔۔۔"

پلیز ممی نو مور! اس نے ہاتھ کے اشارے سے ممی کو روکا۔۔۔ اور خود آفس کے لیے نکل گیا۔۔۔

کیا بنے گا ان دونوں کا؟ راحیلہ بیگم نے پریشان ہوتے سر تھام کر اشعر کو جاتے دیکھنے لگیں

~~~©©©~~~©©©~~~©©©~~~

آپ یہاں کیوں آئی ہیں؟ اپنے آفس میں اپنے انتظار میں بیٹھی دعا کو دیکھ اس کے اگر تن گئے' اسکی ہنستی بستی زندگی میں آگ لگا کر وہ اس کے سامنے بیٹھی تھی۔۔۔

آپ غلط سمجھ رہے ہیں مجھے "میں نے اس دن جو کہا وہ الگ بات تھی۔۔۔۔ دعا نے کھڑے" ہوتے اسے سمجھانا چاہا۔۔۔۔

میں کچھ بھی نہیں سننا چاہتا' اس سے پہلے کے میں آپ کے ساتھ کسی قسم کی بدتمیزی کروں آپ یہاں سے نکل جائیں ابھی اور اسی وقت "وہ جانتا تھا ایمن کو تمام تر تصاویر غلط رنگ میں دعا نے ہی بھیجی تھیں اس کے علاوہ کوئی اور ایسی حرکت نہیں کر سکتا تھا پر وہ یہ بات ماننے کو تیار ہی نہ تھی۔۔۔۔

آپ بات تو سن لیں میری" دعا نے قدرے اسکے پاس ہوتے کہنا چاہا۔۔"
~~~

شٹ اپ مس دعا گیٹ آؤٹ ناؤ" وہ ایک دم ڈھاڑا' جس سے دعا ایک دم دہل سی گئی اور کچھ " بھی کہے بنا اسکے آفس سے نکلتی چلی گئی۔۔۔۔

ایمن تم نے میرے ساتھ بہت غلط کیا ہے تمہیں اپنے شوہر پر بھروسہ نہیں تھا البتہ 'باہر کے " لوگوں پر تھا مجھے ہر جائی کہا تھا نہ 'اب میں تمہیں ہر جائی بن کر دکھاؤں گا ترس جاؤ گی اس اشعر کے لیے جو تم سے بے پناہ محبت کرتا تھا۔۔۔ دعا کو آفس سے نکلتے دیکھ وہ دل ہی دل میں ایمن سے مخاطب تھا اسے واقعی ایمن پر بے تحاشا غصہ تھا......

~~©©©~~~©©©~~~©©©©~~©©~~©©©~~

کمرے میں سگریٹ کا دھواں پھیل چکا تھا وہ جب سے آفس آیا تھا مسلسل سگریٹ پیئے جا رہا تھا، وہ کبھی بھی چین سموکر نہیں رہا تھا کبھی کسی ٹینشن میں یا موڈ میں سگریٹ پی لیا کرتا تھا۔۔۔ مگر ابھی وہ کئی پندرہواں سگریٹ کے گہرے کش لے رہا تھا۔۔۔ اسکے سینے میں عجیب سی تکلیف ہو رہی تھی ایمن کی باتیں اسکے ذہن پر ہتھوڑے برسا رہی تھیں وہ اسے جتنا غلط سمجھ

چکی تھی یہ جان کر اشعر کو مزید تکلیف ہو رہی تھی پر وہ اب خود سے وعدہ کر چکا تھا وہ ایمن کو کبھی بھی خود سے نہیں لینے جائے گا۔۔۔

تمہیں اب میں بتاؤں گا ہرجائی کیسے ہوتے ہیں ایمن بی بی۔۔۔۔ تم پر زندگی اس قدر تنگ کر دوں گا کہ تم سوچ بھی نہیں سکتی کیا حشر کروں گا تمہارا بد کردار کہا تھا نہ مجھے، تمہیں استعمال کیا ہے نہ میرے اب بتاؤں گا استعمال کرنا کسے کہتے ہیں۔۔۔۔ لبوں پر بھنیچے، تنے ابرو لئے اس کا چہرہ سرخ ہو رہا تھا وہ اسوقت شدید ترین غصے میں تھا اسے لگا اگر اسوقت ایمن اسکے قریب ہوتی تو وہ اسے ضرور دو تھپڑ جڑ دیتا۔۔۔۔ انہی سوچوں میں گم تھا کہ اس کا ایک فون وائیبریٹ کرنے لگا۔۔۔

ہیلو! نمبر دیکھے بغیر اسنے کان سے لگایا۔۔۔

اشعر بھائی آپ آئیں نہ آج ریان بھائی کہ ڈھولک ہے "عون کی آواز اسپیکر سے ابھر کر آئی"

عون میرا آنا مشکل ہے "اشعر نے قدرے تحمل سے جواب دیا"

پلیز اشعر بھائی سب آئے ہیں آپ بھی ضرور آئے "اب وہ منت بھرے لہجے میں کہنے لگا۔۔"

اوکے !اشعر کے چہرے پر پراسرار مسکراہٹ آکر معدوم ہوگئی

ایمن ڈارلنگ اب وقت ہوا جاتا ہے تمہیں سبق سیکھانے کا"کال کاٹ کر وہ اب زیرلب" بڑبڑاتے کہنے لگا۔۔۔

~~~©©©~~©©©©~~~©©©©

ایمن آپی چلیں باہر آئیں ڈھولک بجائیں "اس کی کی چھوٹی کزن اسے بلانے روم میں آئی جس" پر وہ اپنا چہرہ صاف کئے باہر جانے کے لیے تیار ہونے لگی۔۔۔ دبیر اس۔وقت اسکی ماما یعنی اپنی نانو کے پاس تھا۔۔ آج ان سب نے ڈھولک رکھی ہوئی تھی تاکہ تھوڑا ماحول خوشگوار ہو
~~~

جائے۔۔۔اپنے ہی گھر کے تمام افراد تھے اشعر کے متعلق اس نے سوچا بھی نہیں تھا کہ وہ آئے گا۔۔۔

ایمن موبائل کو سائیڈ پر رکھتے فریش ہونے چلی گئی اس نے دھانی رنگ کا سوٹ پہنا ساتھ لال ڈوپٹہ تھا ہلکا پھلکا میک اپ کیئے وہ بہت پیاری لگ رہی تھی ایمن تھی ہی بہت حسین کسی کی بھی نظر اس پر ٹک جایا کرتی تھی۔۔۔جب آئی تو سیل فون کو اٹھا کر باہر نکلی یہاں گھر کے سب افراد اسی کا ویٹ کر رہے تھے۔۔۔دبیر کبھی کس کی ساتھ تو کبھی کس کی ساتھ کھیل رہا تھا۔۔۔اس کی شادی شدہ کزنز ابھی نہیں آئی تھیں۔۔۔انوشے اور رمشا بھی ابھی نہیں پہنچی تھی وہ ایک دو دن تک پہنچنے والی تھیں۔۔۔۔

ایمن نے ڈھولک تھامے اور ساتھ گانے بھی گانے لگی ایمن کو ڈھولک بجانا بہت اچھی آتی تھی اور اس کی آواز بھی بہت پیاری تھی اسی نے گانے گانا شروع کیئے۔۔۔۔اسرا اپنے سیل فون سے اس کی ویڈیو بنانے لگی تا کہ وہ اسٹیٹس پر لگا سکے۔۔۔۔

عجیب داستان ہے یہ

کہاں شروع کہاں ختم

یہ منزلیں ہیں کونسی

نہ وہ سمجھ سکے نہ ہم

سب اسکی آواز میں کھو سے گئے تھے وہ اپنے دل کا درد گانے کے ذریعے بیان کر رہی تھی دل کی تکلیف بڑھ رہی تھی۔اس نے۔ آنسوؤں کو پلکوں کی باڑ پر لانے سے روکے رکھا

مبارکیں تمہیں کہ تم

کسی کے نور ہو گئے

کسی کے اتنے پاس ہو

کہ سب سے دور ہو گئے۔۔۔

واہ واہ۔سب نے تالیوں کے ساتھ شور شروع کر دیا۔۔۔

ایمن کی نظر اٹھی تو وہ حیران ہوئی اشعر ڈرائنگ روم میں داخل ہو رہا تھا اشعر اور ایمن کی نظریں ملیں۔۔اشعر نے چہرے پر مبہم سی مسکان سجاتے اسے دیکھ آنکھ ماری۔۔۔اس سے نظر ملنے اور اسکی حرکت پر ایمن نے فوراً اپنی نظروں کا زاویہ بدلا۔۔۔۔

گھٹیا شخص"زیر لب اس نے بڑبڑایا۔۔۔۔"

اشعر بھائی اشعر بھائی اسکی طرف دیکھے سب اسکی طرف لپکے جیسے کوئی بہت ہی خاص ہستی آئی ہو'ایمن کو یہ دیکھ مزید غصہ آیا اس کو کس نے بلایا دل ہی دل میں وہ اپنے کزنز کو خوب لعن طعن کرنے لگی۔۔۔

با۔۔با۔۔۔با۔۔با۔۔۔دبیر جو اپنی ریان کی گود میں بیٹھا تھا اشعر کو دیکھ کر تالیاں بجائے اسے پکارنے لگا'اشعر سب سے مل کر فوراً اسکی طرف لپکا اور اسے گود میں اٹھائے اوپر ہوا میں اچھالا جس سے مزید خوش ہونے لگا۔۔۔۔

جی بابا کی جان !وہ اب اسکے گالوں پر پیار کرتے کہنے لگا۔۔۔

آپ کو مس کیا؟سوال دبیر سے کر رہا تھا پر نظروں میں ایمن کو رکھا ہوا تھا۔۔۔

ایمن اپنے اوپر اسکی نظروں کی تپش محسوس کر سکتی تھی پر اگنور کرنے لگی۔۔۔۔

جی۔۔۔دبیر اب کافی کلیئر باتیں کرنے لگا تھا۔۔۔۔پھر سب نے اشعر سے ڈھیر باتیں کی ایمن نے دوبارہ کوئی گانا گانے کی کوشش نہیں کی پر سب اس سے اصرار کرنے لگے۔۔۔

پتہ ہے اشعر بھائی ایمن آپی نے ابھی بہت پیارا گانا گایا"اب عون اسے ایمن کے گانے کا بتانے لگا۔۔۔

ہاں عون سنا میں نے تمہاری ایمن آپی گانا واقعی بہت اچھا گا رہی تھی"اشعر نے ایمن کے نام" قدرے کھینچا۔۔۔

کیسا لگا آپ کو؟ اب کے ریان نے پوچھا۔۔۔۔

بہت اچھا بھئی میری بیوی اتنی ٹیلنٹڈ ہے۔ یہ کوئی عام بات ہے "اسے اپنی نظروں کے حصار" میں لئے اب بھی وہ کہہ رہا تھا۔۔۔۔ جب کہ ایمن کو اشعر کی نظریں اپنا ایکسرے کرتی لگیں۔۔۔۔

ویسے آپ کو یہ ہر وقت سناتی ہو گی "ریان نے قدرے رازدانہ انداز میں اشعر جانب دیکھے" استفسار کیا۔۔۔ اسکی بات سن کر ایمن پزل سے ہوئی۔۔۔

کہاں یار تمہاری ایمن آپی ہمیں منہ ہی نہیں لگاتی' ان کے منہ سے گانا سننے کے نصیب کہاں ؟اشعر نے آہیں بھرے انداز میں کہا جس پر سب کا قہقہ پورے ڈرائینگ روم میں گونجا جب کہ ایمن نے اسے پھاڑ کھانے والی نظروں سے دیکھا۔۔۔

~

گھر میں خوشیوں کی شہنائیاں بج رہی تھیں، شادی کا دن قریب آچکا تھا۔۔ آج مہندی کی تقریب شام میں رکھی گئی تھی سب مہمان آچکے تھے۔۔۔ راحیلہ بیگم اور ریحا بھی اپنی پوری فیملی کے ساتھ آگئی تھی۔۔۔

ایمن کی ماما، تائی، چھوٹی چاچی سب شادی کی تیاریوں میں مصروف تھیں ایمن بھی شادی کی تیاریوں میں ان کا بھرپور ساتھ دے رہی تھی، دبیر اس کے پاس اسی قت آتا تھا جب اسے بھوک لگتی تھی کیونکہ وہ ہر کسی نہ کسی کے پاس ہوتا جب سے اس کی دادو آئی تھیں وہ ان کے ساتھ ہی چپکا ہوا تھا۔۔۔ اشعر کا پوچھنے پر راحیلہ بیگم نے سب کو بتایا تھا کہ وہ شام تک آجائے گا۔۔ اشعر ڈھولکی والی رات کو چائے وغیرہ پی کر گیا تھا اس نے بھی ایمن کو نظر انداز کیا تو ایمن نے بھی یہی کیا اتنے لوگوں میں کسی نے نوٹ ہی نہ کیا کہ اشعر اور ایمن بات نہیں کر رہے جس پر ایمن نے شکر ادا کیا۔۔۔

رسم حنا کا وقت ہو گیا تھا۔۔ مہندی کی رسم گھر کے گارڈن میں رکھی گئی تھی، گھر کو برقی قمقموں اور گیندے کے پھولوں سے سجایا گیا تھا۔۔، ایمن نے دبیر کو پہلے ہی تیار کر کے راحیلہ بیگم کو تھما دیا تھا۔۔ ایمن نے خود کامدار بوٹل گرین لہنگا زیب تن کیا ہوا تھا، سلیقے سے میک اپ کئے گلے میں گولڈن موتیوں سے مزین نیکلس اور کانوں میں آویزے پہنے ہوئے تھے، ماتھے پر بڑا

سا گول ٹیکہ لگائے ہاتھوں میں گیندے کے پھولوں کے گجرے پہنے وہ نظر لگ جانے کی حد تک خوبصورت لگ رہی تھی۔۔۔وہ سہج سہج کر اپنے لہنگے کو سنبھالتی زینے اترتی مسکرا رہی تھی کہ ہر آنکھ اسے دیکھنے لگی، پر دو آنکھوں کو اس کی طرف دیکھتا ہر شخص زہر لگا، اشعر تھوڑی دیر پہلے ہی وہاں پہنچا تھا۔۔۔دیر سے آنے پر اس نے سب سے معذرت کی تھی، ایمن ابھی اشعر کی آمد سے لاعلم تھی، اشعر لان میں کچھ لوگوں کے ساتھ مصروف تھا، جب ایمن زینے اتر رہی تھی احمر نے ایمن کو دیکھا تو دیکھتا رہ گیا کوئی آسمان سے اتری پری لگ رہی تھی، پر جب اس نے ارد گرد کا منظر دیکھا تو گویا اس کے تن بدن میں برق سی ڈوری، ہر کوئی بڑے انہاک سے ایمن کو دیکھ رہا تھا، وہ فوراََ زینے کی طرف لپکا پر اشعر کے ابھی دس قدم کی دوری پر تھا جب قاسم نے اپنا ہاتھ ایمن کے سامنے کیا جس پر وہ ہاتھ رکھ کر بڑے احتیاط سے اتری، ہیل والے سینڈل پہنے اسے چلنے میں دقت پیش آرہی تھی اسی لیے ایمن نے قاسم کے ہاتھ غنیمت جانے اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر نیچے اترنا چاہا۔۔۔اشعر کا یہ منظر دیکھ کر خون کھول اٹھا، اس نے ایک ابرو اچکا کر قاسم اور ایمن کو دیکھا، اشعر ایک سیکنڈ میں دس قدم کا فاصلہ طے کرتا اس تک پہنچا

۔۔۔ایکسکیوز می! اشعر نے اس کا ہاتھ جھٹکتے اس سے تیز آواز میں کہا۔۔۔

یس شیور! قاسم فوراََ پیچھے ہٹا۔۔۔اشعر نے قاسم کو مکمل نظر انداز کیا۔۔۔

اپنے ہاتھ کے ساتھ اس قدر برے سلوک پر ایمن نے جیسے ہی نظر اٹھا کر اس کی طرف دیکھا وہ، سیاہ شلوار قمیض پہنے آستینوں کو کہنیوں تک موڑے، پاؤں میں پشاوری چپل پہنے کافی ڈیشنگ لگ رہا تھا جبکہ، وہ بھی ایمن کو ہی دیکھ رہا تھا، اس کی آنکھوں میں ایمن کو ایک تنبیہہ نظر آئی پر ایمن اس کی نظروں کی تاب نہ لاتے ہوئے، اپنی نظریں جھکا گئی، اشعر اب اسے اپنے ساتھ تقریباً کھینچتا ہوا گارڈن کی طرف لے جانے لگا جہاں فنکشن شروع ہونے والا تھا۔۔۔

آرام سے چلو! ایمن نے اس کی ایک سو بیس کی سپیڈ کو دیکھے ٹوک کر کہا۔۔۔

تمہیں کس نے کہا تھا یہ ہائی ہیلز پہنو جب پہن نہیں سکتی۔۔۔ اشعر اسی رفتار سے چلتا اس کے ہاتھ کو دبائے اسے باتیں سنانے لگا۔۔۔

سی! ہاتھ چھوڑو میرا جنگلی انسان" ایمن نے اس کی مضبوط گرفت پر اسے برے القابات سے" پکارا۔۔۔۔

زبان کو قابو میں رکھو! اشعر نے اسکی بات سن کر اب زیادہ روز سے اس کا ہاتھ دبایا اور اسے گارڈن میں ایک ٹیبل پر لا کر بیٹھایا۔۔ دیکھنے والے انہیں رشک سے دیکھ رہے تھے کہ کس طرح اشعر ایمن کا خیال رکھتا ہے وہ سب کو آئیڈیل کپل لگ رہا تھا۔۔۔۔ اسے وہاں بٹھا کر وہ خود منظر سے غائب ہو چکا تھا

~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

مہندی کی تقریب عروج پر تھی، لڑکیاں ایک طرف ڈھولک لے کر بیٹھی گیت گانے میں مگن تھیں، ایمن ان سب میں زیادہ چہک رہی تھی، فنکشن گھر میں ہی ارینج کیا تھا اس لئے بس خاندان کے لوگ اور چند قریبی

لوگ تقریب میں شامل تھے، ااشعر بھی گاہے بگاہے ایمن کو ہی دیکھ رہا تھا، اب لڑکیاں ڈانس کر رہی تھی، ایمن کو اس کی ایک کزن نے اٹھایا پر وہ ڈانس نہیں کرنا چاہتی پر جب اس نے دیکھا اشعر بھی انہیں ہی دیکھ رہا ہے تو وہ فوراً اٹھی اور ڈانس شروع کر دیا کیونکہ وہ جانتی تھی ااشعر کو لڑکیوں کا ناچنا سخت ناپسند تھا، اشعر کے ایمن کو ڈانس کرتا دیکھ بھنویں سکڑی تھی ایک دم اس کے چہرے پر غصہ عود آیا تھا۔۔۔۔۔۔ جبکہ ایمن نے اسکے غصے کی پرواہ کئے بغیر سب کے ساتھ خوب ڈانس کیا۔۔۔۔ وہ جانتی تھی یہاں اشعر اسے کچھ نہیں کہہ سکتا تھا۔۔۔
~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

مہندی کا فنکشن اختتام پذیر ہو چکا تھا سب اپنے اپنے کمروں میں جا چکے تھے،۔۔۔ جنہیں کمرے میں جگہ نہیں مل رہی تھی وہ لاؤنج میں ہی لگے بستر پر سو چکے تھے۔۔۔

تم یہاں کیا کر رہے ہو؟ ایمن اپنے کمرے میں آئی وہ دبیر کو تھوڑی دیر پہلے فیڈ کرا چکی تھی راحیلہ نے دبیر کو اپنے پاس سلا لیا تھا۔۔۔ اس کے بعد وہ چینج کرنے کا سوچ کمرے میں آئی تو سامنے ہی صوفے پر اشعر بیٹھا سگریٹ سلگا کر اس کے دھوئیں کے مرغولے ہوا کے سپرد کر رہا تھا۔۔۔

کیا مطلب کیا کر رہا ہوں؟ اشعر نے الٹا اس سے سوال کیا۔۔

مطلب صاف ہے تم یہاں کیوں آئے ہو یہ میرا کمرا ہے۔۔۔ یہ کوئی تمہارا گھر نہیں جہاں جب چاہا منہ اٹھا کر آ جاؤ ایمن نے دوٹوک کہا۔۔۔

غالباً یہ میرا سسرال ہے اور یہاں میری بیوی ہے تو مجھے اسی گھر اور اسی کمرے میں ہونا چاہیے اس نے ایک ابرو اچکا کر ایمن کی آنکھوں میں۔ آنکھیں ڈالے کہا۔۔۔

نہ تو تم میرے کچھ لگتے ہو نہ میں تمہاری ابھی اور اسی وقت میرے کمرے سے نکل جاؤ۔ ایمن نے دروازے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے غصے سے کہا۔۔۔،

اپنی آواز کو دھیمار کھو ایمن، مجھے بلکل پسند نہیں کوئی مجھ سے اونچی آواز میں بات بھی کرے۔۔۔ ورنہ مجھے یہ آواز دبانا بھی آتی ہے۔۔۔ ایمن کی بات سن کر اشعر کے تو تلوؤں کو لگی تھی جس پر وہ ایک دم صوفے سے کھڑا ہو تا، ایمن کے بلکل پاس آکر کہنے لگا۔ انکے درمیان صرف ایک انچ کا فاصلہ تھا

ایمن ایک دم ڈری، اس نے اپنے قدم پیچھے کی جانب لئے،

ہاں تو مت سنو! میری اونچی آواز نکل جاؤ یہاں سے 'ورنہ میں واقعی میں شور مچادوں گی اور ہمارے گھر کی دیواریں ساؤنڈ پروف نہیں ہیں۔۔۔۔ ایمن نے اسے وارن کرتے کہا شادی والا گھر تھا جہاں مہمان تھے اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے ایمن نے اشعر کو بلا جھجک آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہا۔۔۔

ہاں بھئی ڈر گیا میں "اشعر اپنے ہاتھ اٹھاتے دروازے کی جانب بڑھا۔۔۔۔۔ "اور اسنے ڈور کو" لاک کر دیا جسے دیکھ ایمن کی اوپر کی سانس اوپر رہ گئی۔۔۔۔

یہ کیا کر رہے ہو؟ اس نے خشک حلق کو تر کرتے بامشکل پوچھا۔۔۔۔۔

"

کچھ نہیں کیا کرنا ہے میں نے" وہ اپنی قمیض کے بٹن کھولے آرام سے بولا۔۔۔۔ "

جب کہ ایمن اسے دیکھے روح تک کانپ رہ گئی۔۔۔۔۔ وہ جلدی سے دروازے کی جانب بڑھی جب اشعر نے اسے کمر سے تھامے پیچھے کی طرف دھکیلا۔۔۔۔ جس پر وہ لڑکھڑا گئی۔۔۔۔۔

میں چینج کر لوں"اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا وہ کیا کرے اشعر کے تیور اسے اس وقت خطرناک" لگ رہے تھے۔۔۔۔

میں کروا دیتا ہوں تم فکر کیوں کر رہی ہو"اسکی بے بس صورت دیکھے وہ معنی خیزی سے اسے" دیکھتا کہنے لگا۔۔۔۔

"

یہ کیا بد تمیزی ہے اشعر دور رہو مجھ سے"وہ اشعر کو اپنی طرف بڑھتا دیکھ غصے میں کہنے" لگی۔۔۔۔

تم نے خود ہی تو کہا تھا مجھے تمہارے جسم تک رسائی چاہیئے تھی وہی طلب پوری کرنے کی" کوشش کر رہا ہوں"اس کے غصے کو دیکھے اس نے اطمینان سے اسے اسکی کی گئی باتیں کروائی۔۔۔۔۔

تو وہ۔۔۔تم اس دعا سے پوری کرو میرے قریب مت آنا" بامشکل اپنے الفاظ مکمل کرتی وہ دو" قدم پیچھے ہوئے کہنے لگی' اپنے لہجے کو پوری کوشش کرتے اس نے معتدل رکھنے کی کوشش کی۔۔۔

تمہارے شوہر میں بہت انرجی ہے ایک ساتھ دو لڑکیاں اپنی طلب کے لئے استعمال کر سکتا ہے" جانِ من "وہ اسکے بلکل قریب پہنچ چکا تھا اور اسکے کانوں میں خمار آلود لہجے میں گویا ہوا۔ ایمن نے آنکھیں زور سے بند کر لی اسے لگا وہ چلا جائے گا۔۔۔۔اشعر نے دونوں کندھوں سے تھامہ کر اس کے بالوں میں اپنی انگلیاں پھنسا کر اسکے ہونٹوں پر جھکا اور اسکی سانسوں کو اپنی سانسوں سے سیر اب کرنے لگا ایمن مسلسل ہاتھ چلا کر اسے پیچھے کرنے لگی پر وہ اسکی کوئی بھی سننے کو تیار نہیں تھا اشعر کی مدہوشی کو دروازے پر ہوتی دستک نے توڑا۔۔۔۔

جس پر وہ فوراً ایمن سے دور ہوا، ایمن کو بے حد شرمندگی محسوس ہوئی وہ فوراً واشروم میں گھس گئی۔۔۔جب کہ دروازے پر اسرا پیغام لئے کھڑی تھی، جس پر اشعر فوراً روم سے نکل گیا۔۔۔

~~~~©©©©~~~~~©©©©~~~~~©©©©©
~~~~

آج ریان کی بارات کا دن تھا۔۔۔ صبح سے سب مصروف تھے اسکی طبیعت کچھ عجیب سی ہو رہی تھی دل متلا رہا تھا اور چکر آ رہے تھے۔۔۔۔ پھوپھو کی زبانی اسے پتہ چلا کہ اشعر رات کو ہی گھر چلا گیا تھا۔۔۔۔۔ وہ اس پر لعنت بھیجتی بارات کے لیے تیار ہونے لگی دبیر کو وہ تیار کر کے راحیلہ بیگم کے حوالے کر چکی تھی۔۔۔۔

ایمن نے شاکنگ پنک کلر کی انار کلی فراک پہنی ہوئی تھی، ساتھ کانوں میں چھوٹی چھوٹی جھمکیا پہنی تھی لائٹ میک اپ کے ساتھ ڈارک لپسٹک لگا رکھی تھی۔۔۔۔ وہ نظر لگ جانے کی حد تک حسین لگ رہی تھی پر اسکی آنکھیں بے رونق تھی جہاں تکلیف کے آثار نمایاں تھے۔۔۔۔ اندر کی تکلیف باہر سے انسان کو بس مردہ بنا دیتی ہے وہ یہ جان چکی تھی اشعر کو جتنا بھی ذہن کے پردوں سے جھٹکنے کی کوشش کرتی، ذہن پھر اسے انہیں سوچوں کی گرداب میں لے آتا تھا جہاں اچھی یادیں بری یادوں میں دب سی جاتیں' وہ اشعر کی بے وفائی کو بھول ہی نہ پا رہی تھی اوپر سے اشعر کی بے رخی اور ڈھیٹ پن اسے زیادہ تکلیف میں مبتلا کر دیتا۔۔۔۔

وہ جیسے ہی زینے اتر کر ڈرئیں ننگ روم میں آئی' وہاں سب کی نظر اس پر ٹھہر سی گئی۔۔۔ اسے جو بھی دیکھ رہا تھا تعریف کئے بنا نہیں رہ پا رہا تھا۔۔۔ اسکی ماما بار بار اسکی نظر اتار رہی

تھیں۔۔۔ جس پر وہ زخمی انداز میں مسکرا رہی تھی۔۔۔۔وہ اپنے اوپر بیتے لمحات کو فلحال کسی پر عیاں نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔۔راحیلہ بیگم نے بھی کسی یا ایمن سے اس متعلق کوئی بات نہیں کی تھی وہ چاہتی تھیں بچے اپنے معاملات خود ہی سلجھالیں بس وہ ان دونوں کے لئے دل سے دعا گو تھیں اور ماؤں کی دعائیں کہاں رائیگاں جاتی ہیں۔۔۔انہیں تو پروردگار قبول کرتا ہی ہے۔۔۔

چلو چلو جلدی نکلو لڑکیوں" تایا اور چھوٹے چاچو سب کو کہتے گاڑی کہ طرف کے جانے لگے وہ" بھی ہائی ہیلز پہنے بامشکل چل رہی تھی۔۔۔۔دبیر اب بھی اس کے پاس نہیں تھا وہ عون کے پاس تھا جس کے ساتھ اسکی کافی دوستی ہو چکی تھی اشعر اب تک نہیں آیا تھا اس کی بے تاب نظریں نہ جانے کیوں اسے تلاش کر رہی تھیں وہ چاہتی تھی اشعر آئے اور اسے دیکھیں' دل ہی خواہش پر لعنت بھیجتی وہ گھر سے باہر نکلی جہاں ایک لمبی قطار گاڑیوں کی تھی سب اپنی اپنی گاڑی کی طرف رواں تھی پر ایک وہ ہی تھی جو سب سے پیچھے تھی۔۔۔۔

آپی جلدی چلیں وہ سیکنڈ لاسٹ گاڑی میں چلنا ہے "عون نے اسے سہج سہج قدم دھرتے دیکھا" تو اسکے قریب آکر گاڑی کے متعلق بتایا۔۔۔۔

عون دبیر کدھر ہے ؟"عون کے ہاتھ میں دبیر کو نہ دیکھ اسے جھٹکا لگا' پریشانی سے اسکی طرف دیکھے بے صبر انداز میں پوچھا آخر کو وہ ماں جو تھی ماں میلے میں گم ہوئے بچے کے کتنی بے چین ہوتی ہے صرف وہ اور اس کا رب جانتا ہے۔۔۔۔۔

"وہ تو پھوپھو کے پاس ہے آپ فکر نہ کریں پھوپھو بھی گاڑی میں بیٹھ چکی ہیں "اسکی فکر جو دیکھتے عون۔نے جلدی سے تفصیلات اس کے گوشگوار کی۔۔۔۔

ایمن نے عون کی بتائی ہوئی گاڑی تک پہنچی' اسے وہ گاڑی دیکھ کر اشعر یاد آیا کیونکہ اشعر کی بھی سیم بلیک کرولا تھی جس کے اسی گاڑی جیسے بلیک ہی شیشے تھے.. اپنی سوچ کر جھٹکتے وہ گاڑی کے چیک ڈور پر ہاتھ رکھ کر کھولنے لگی پر وہ تو کھلنے ہی انکاری تھا۔۔ایمن با مشکل اپنی فروک کو سنبھالے ہوئی تھی۔۔۔جب دونوں طرف جدوجہد کے بعد بھی ڈور اوپن نہ ہوا تو اس نے فرنٹ ڈور اوپن کر دیا۔۔۔

آپ بیک ڈور اوپن کریں پلیز "اس نے دیکھے بناڈرائیور کو کہا کیونکہ وہ جو کوئی بھی سر جھکائے ہوئے تھا۔۔۔ پر جیسے ہی اس نے سر اٹھایا ایمن چونک گئی۔۔۔۔

"ہائے رے قسمت اتنے اچھے دن کیسے نصیب ہو گئے ہمیں کہ اپنی بیوی سے آپ سن سکیں "اشعر جو جان کر بیک ڈور لاک کر کے بیٹھا تھا ایمن کے آپ کہنے پر 'جی جان سے اسے چھڑ ایا۔۔۔۔

'تم یہاں بھی چھچھورپن سے باز مت نہ آنا "بغیر کوئی بحث کئے ایمن فرنٹ سیٹ پر اشعر کے ساتھ بیٹھ گئی جس پر اشعر فوراً گاڑی آگے نکال لے گیا۔۔۔

ابھی چھچھورپن شروع ہی کب کیا ہے ؟اس نے ابرو اچکا کر اسکی جانب دیکھا وہ بڑے انہماک سے سامنے ونڈ سکرین سے باہر دیکھنے میں مصروف تھی۔۔۔۔az

وہاں چھچھورپن دکھاؤں نہ جو تمہارا یہ چھچھورپن دیکھنا چاہتی ہے" ایمن نے اسکی جانب دیکھ کر' کہا۔۔۔دونوں کی نظریں ملیں پر ایمن فوراً نظریں پھیر گئی۔۔۔

وہاں چھچھورپن سے بات آگے نکل چکی ہے" وہ اس کا دل مزید جلا رہا تھا ہاتھ پر مضبوطی سے" اسٹرینگ پر تھے۔۔۔

تم مجھے کیوں پریشان کرنا چاہتے ہو؟"اس کی آنکھوں میں نمی تیری جسے بامشکل اس نے حلق" میں اتارا۔۔۔

اللہ نہ کرے میں تو چاہتا ہوں تم کبھی پریشاں نہ ہو"اس نے ایک ادا سے اسکے گال کو تھپکتے" کہا۔۔۔ایمن ایک دم ٹرانس کی کیفیت سے باہر نکلی۔۔۔

گاڑی روکو!اس کی پیشانی پر ننھے ننھے پسینے کے قطرے نمودار ہونے لگے اسے لگا اس کا دل بند ہو جائے گا۔۔۔

کیاہوا خیریت ہے'تمہاری طبیعت توٹھیک ہے ؟بے قرار لہجے میں کہتاوہ گاڑی سائیڈ پر لگا گیا۔۔۔پریشانی اسکے چہرے سے عیاں تھی۔۔۔

باہر آؤ!وہ ہنوز سر تھامے بیٹھی تھی جب وہ اسکی جانب آیااور اسکی سائیڈ کاڈور اوپن کرتے کہا۔۔۔

وہ اسکے بڑھے ہاتھ پرہاتھ رکھ باہر آئی'ٹھنڈی ہوا جھونکا اسکے چہرے پر پڑاتو کچھ سکون محسوس ہوا ورنہ اے سی کی ٹھنڈک میں اسکا سانس مزید بند ہورہا تھا۔۔۔

چلوڈاکٹر کے پاس چلتے ہیں"اسے کندھے سے تھامے محبت وپریشانی بھرے لہجے میں کہا۔۔۔'

نہیں میں ٹھیک ہوں"اس کی پریشانی کو دیکھتے وہ نرمی سے بولی۔۔۔"

میں پوچھ نہیں رہا' بتا رہا ہوں ہم ڈاکٹر کے پاس جا رہے ہیں" وہ اب بھی اسکے سر پر ہی کھڑا تھا" اسکے ماتھے کے پسینے کو اپنے ہاتھ میں موجود ٹشو سے صاف کرنے لگا۔۔۔وہ کہیں سے بھی لاپرواہ شعر نہ لگا ایمن کو'..

میں کہیں نہیں جا رہی' تم چلو بارات میں سب پریشان ہو رہے ہونگے "ایمن نے سب کے" بارے میں سوچ کہا وہ سب کافی آگے نکل چکے تھے وقت بھی بڑھ رہا تھا جب کہ وہ دونوں قدرے سنسان سڑک پر موجود تھے۔۔۔۔

میں کال کر کے بتا دوں گا"اسکی کمر کے گرد اپنا بازوں حمائل کئے اسکی پریشانی کو خاطر میں لائے" بنا وہ اسے اسکی سائیڈ پر بیٹھاتا اپنی سیٹ پر آ کر بیٹھ گیا گاڑی اسٹاٹ کر دی ایمن میں مزید ہمت نہیں تھی کہ وہ اسکی کسی بات پر بحث کرتی' سیٹ کی پشت سے ٹیک لگائے' آنکھیں موند گئی۔۔۔

©©©~~~®®®~~~®©©©~~~©©

34

آپ کون ہیں ان کے ؟اشعر اسے کئے ایک پرائیویٹ کلینک آگیا تھا جہاں ڈاکٹر ایمن کا چیک اپ کرنے کے بعد اس سے پوچھنے لگی۔۔۔۔

ہسبنڈ !اشعر نے یک لفظی جواب دیا۔۔۔

کوئی پریشانی والی بات نہیں ہے نہ ڈاکٹر ؟ڈاکٹر کے بولنے سے پہلے اشعر نے ایک مرتبہ پریشانی سے ایمن کی طبیعت کے متعلق سوال کیا۔۔۔

نہیں بلکہ گڈ نیوز ہے آپ کی وائف پریگنٹ ہیں "ڈاکٹر نے اس پر دھاکہ کیا۔۔۔"

کیا؟وہ حیران سا چیئر سے اٹھا اس وقت اسے کچھ سمجھ نہ آیا کیا کرے 'کیا کہے" اسکی خوشی اسکے" چہرے سے عیاں تھی۔۔۔۔۔

جی !ڈاکٹر اسکی خوشی و حیرت کو دیکھ چکی تھیں اس لئے اسے یقین دلایا۔۔۔۔

شکریہ ڈاکٹر !ڈاکٹر کا شکریہ ادا کرتے ایمن کی جانب جانے لگا جہاں اسے ڈرپ لگی ہوئی تھی۔۔۔۔

سنیں !ڈاکٹر نے اسے پکارا۔۔

جی !اشعر ڈاکٹر کی جانب متوجہ ہوئے استفسار کرنے لگا

۔۔۔

آپ کی وائف کافی ویک ہیں انہیں بہت خیال واحتیاط کی ضرورت ہے انہیں مینٹلی بھی سکون" کی ضرورت ہے ورنہ بچہ اور ماں دونوں کو نقصان ہو سکتا ہے"ڈاکٹر نے اشعر کو ایمن کی طبیعت کی متعلق تمام تر شک وشبہات بیان کیئے۔۔۔

جی ڈاکٹر میں وائف کا خیال رکھوں گا"اشعر نے مشکور ہوتے ڈاکٹر کا شکریہ ادا کیا اور ایمن کی" جانب بڑھا۔۔۔

چلو!اسکے سامنے اپنی چوڑی ہتھیلی پھیلائے اپنے ساتھ آنے کو کہا۔۔۔۔

ایمن نے فوراًاسکے پہلے ہاتھ کو دیکھا تو اسکے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھا'وہ بہت حساس ہو رہی تھی اب وہ تھک چکی تھی ان سب سے'وہ اس وقت سکون چاہتی تھی جو اسے اشعر ہی میسر کر سکتا تھا۔۔۔ڈاکٹر نے اسے بھی الگ سے اپنی صحت کو لے کر ہدایت کی تھیں اسے جب سے پتہ چلا تھا کہ وہ نئی جان کو دنیا میں لانے والی ہے اس وقت سے وہ بلکل سن تھی۔۔۔

اشعر احتیاط سے اسے گاڑی کی جانب لایا اور اسے فرنٹ ڈور اوپن کیئے بیٹھایا وہ بھی آج اسکی ہر بات مان رہی تھی'اس جے بیٹھتے اشعر اپنی جانب آکر گاڑی اسٹاٹ کر چکا تھا۔۔۔

یہ کہاں جارہے ہو؟اشعر کو شادی ہال کی جانب گاڑی نہ لے جاتے دیکھ ایمن نے سوال کیا۔۔۔

گھر!اشعر نے لب بھینچے جواب دیا۔۔۔

پر ہم تو بارات پر جارہے تھے"ایمن نے اسے کہا۔۔"

تھے اب نہیں!اشعر بھی مکمل اپنی توجہ ڈرائیونگ پر رکھے ہوئے تھا۔۔۔

پر کیوں؟ایمن نے استفسار کیا۔۔۔

تم بہتر جانتی ہو"وہ بھی مکمل یکسوئی سے ڈرائیونگ پر دھیان دیتے جواب دے رہا تھا۔۔"

....دبیر کا پتہ کرو"ایمن کو دبیر کی فکر ہوئی"

ممی کے پاس ہے میں ان سے بات کر چکا ہوں اور اطلاع بھی کر دی ہے کہ ہم گھر جا رہے ہیں"اشعر نے اسے دبیر کی فکر میں گھلتے دیکھا تو مکمل تفصیل سے آگاہ کیا۔۔۔

اشعر نے گاڑی گھر کے دروازے پر روکی۔۔۔وہ اسے اپنے گھر لے آیا تھا'اسکی سائیڈ کا ڈور اوپن کئے اس کے سامنے ہتھیلی پھیلایا کھڑا تھا۔۔۔۔

تم نے تو کہا تھا تم مجھے کبھی بھی اس گھر میں دوبارہ نہیں لاؤ گے"ایمن نے طائرانہ نظر گھر پر دوڑاتے اسے اسکی کہی بات یاد دلائی۔۔۔

کیونکہ میں الو کا پھٹہ تھا"اشعر نے اسکی بات پر اپنے سر پر چپت لگائے'سریس سے انداز میں" کہا۔۔۔

"

یہ کیوں نہیں کہتے اپنی اولاد کے لالچ میں مجھے بھی جھیلنا پڑرہا ہے"ایمن نے دوک ٹوک کہتے" اسکی ہتھیلی پر اپنا ہاتھ رکھے اس کے ساتھ اندر اپنے روم میں آگئی۔۔۔۔جب کہ اسکی بات سن کر'اشعر ہنوز خاموش تھا۔۔۔

تم دبیر سے محبت کم تو نہیں کردو گے"ایمن نے اشعر مڑتے دیکھا تو سوال کر بیٹھی'اسے جب" سے معلوم ہوا تھا وہ پریگنٹ ہے تب سے اسے دبیر کی بھی فکر ہونے لگی تھی۔۔۔۔

دبیر کون ہے؟کیا وہ میرا بیٹا نہیں ہے؟کیا میرا خون نہیں ہے؟اس کے فضول سے سوال پر اشعر نے غصہ ضبط کئے الٹا اس سے سوال کیا۔۔۔۔

پر!ایمن نے کچھ کہنا چاہا جس پر اشعر نے اسے فوراً چپ کروادیا۔۔۔

دبیر میرا کوئی سوتیلا بیٹا نہیں ہے ایمن' وہ میرا بھتیجا' میرے شہید بھائی کی نشانی اسکے لئے تو میں" خود مر سکتا ہوں' تم ایسی باتیں کر کے مجھے اذیت دیتی ہو" آج وہ ایمن کی تمام تر باتوں کے جواب دینے پر تُلا تھا' ایمن اسکی بات سن کر شرمندہ سی ہو گئی کیونکہ آج تک ہمیشہ اشعر نے دبیر سے ایک باپ سے بڑھ کر محبت کی تھی اسی لئے دبیر' اشعر سے اس سے بھی زیادہ اٹیچ تھا۔۔۔۔

اور وہ دعا" ایمن آج اسے تمام تر سوالوں کے جواب جاننا چاہتی تھی۔۔۔۔"

وہ دعا تو ہمارے بیچ کہیں ہے ہی نہیں ایمن' تم سے مجھے یہ شکوہ ہے' تم ایک غیر کی گئی شازش میں اسکے ساتھ شامل ہو گئی اور مجھ پر' اشعر نے اپنی جانب انگلی سے اشارہ کئے بات کرنی شروع کی' اپنے شوہر پر جسے تم بچپن سے جانتی ہو اس پر بھروسہ نہیں کیا۔۔۔۔ اشعر اسے شکوہ کناں نظروں سے دیکھنے لگا۔۔۔

پر وہ تصاویر "ایمن نے نم آنکھوں سے ان تصاویر کا قصہ چھیڑا اور اپنی آنکھوں کے نم گوشوں کو صاف کیا۔۔۔

"ایسا کچھ نہیں ہے وہ بس نظر کا دھوکہ وہ تمہاری کم عقل لڑکی" اشعر اسکے قریب بیٹھتے اسکے شانوں پر بازؤں حمائل کئے کہنے لگا۔۔۔

تم ساتھ تھے اسکے 'ہر تصویر میں 'کافی قریب "ایمن سے اپنے آنسو روکنا مشکل ہو گئے حلق میں آنسوؤں کے گولے کے ساتھ 'بامشکل لفظ ادا کرتی اسکے شانے پر اپنا سر ٹکا گئ' جس کی حرکت سے تکلیف ہوئی تھی اسکے شانے پر سر رکھے خاموش آنسو بہانے لگی۔۔۔

وہ یہی سب تو دکھا چاہتی تھی تمہیں میں تمہیں سب دکھاؤں گا اسکی تمام تر اصلیت کل تک تمہارے سامنے ہو گی بس تم میرا ساتھ دو اور خاموش ہو جاؤ تمہارے آنسو مجھے میرے دل پر گرتے محسوس ہوتے ہیں ایمن "اسکے آنسوؤں کو اپنی انگلیوں کی پوروں سے صاف کرتے اسکے

چہرے کو اپنے ہاتھوں کے پیالے میں لیا اور بڑی ہی عزت و مان کے ساتھ اسکی پیشانی پر اپنے نرم لبوں کی مہر ثبت کر دی۔۔۔۔۔

ایمن اسکے کندھے سے سر ٹکائے سو چکی تھی جسے اشعر نے آرام سے متاعِ جاں کی طرح سمیٹ کر بیڈ پر تکیہ درست کرتے کٹا دیا اور خود روم سے ملحق چھت پر آ گیا۔۔اب اسکی سوچوں کا مرکز دعالا شاری تھی جسے وہ ہر طرح سبق سیکھانا چاہتا تھا۔۔۔

اشعر ایمن کو اس کنڈیشن میں پریشان نہیں کرنا چاہتا تھا آخر کو وہ اسے اپنی اولاد دینے جا رہی تھی وہ ایمن سے اتنی محبت کرتا تھا کہ اس کے لئے اپنی ضد، انا سب داؤ پر لگا دینا چاہتا تھا اسکے لئے ایمن کے آگے کچھ نہیں تھا پر وہ سوچ چکا تھا دعالا شاری کو اس کے انجام تک پہنچانا بہت ضروری ہو گیا ہے۔۔اشعر نے اپنی جیب سے اپنا موبائل فون نکالا اور ایک نمبر ڈائل کرنے لگا۔۔۔

ہیلو! پہلی ہی بیل پر اسکی کال اٹھالی گئی تھی مانو کال سننے والا اسی کی کال کے انتظار میں تھا۔۔۔

آپ؟ آپ نے مجھے کیسے کال کرلی؟ فون اٹھاتے ہی دعانا قابلِ یقین حالت میں اشعر سے پوچھنے لگی اسے یقین نہیں آرہا تھا اشعر اسے خود بھی کبھی کال کرسکتا ہے۔۔۔

آپ سے بات کرنی ہے" اشعر نے فوراً مدعے کی بات کی' وہ اب اپنی زندگی سے دعا نام کا کانٹا ہمیشہ کے لئے نکال دینا چاہتا تھا۔۔۔

آپ کہیں میں ابھی آجاتی ہوں" دعا نے ایکسائیٹڈ ہوتے کہا۔۔۔۔ یہ اسکے لئے یہ نا قابل" یقین صوتحال تھی۔۔۔

ابھی نہیں' کل میرے آفس میں ملاقات ہوتی ہے" اشعر مقابل کی بات سنے بنا اپنی بات کہہ" کر موبائل آف کرچکا تھا تاکہ اب دوبارہ دعا لاشاری اسے کال کرکے پریشان نہ کرسکیں۔۔۔

وہ واپس روم میں آیا تو ایمن سوچکی تھی اشعر تھوڑی دیر اسے سوئے ہوئے دیکھتا رہا پھر دوسری سائیڈ پر آکر اس کے ہاتھ کو اپنے ہاتھ گرفت میں لیتا خود بھی نیند کی وادیوں میں کھو گیا۔۔۔

آپ کون ہیں ان کے ؟اشعر اسے کئی ایک پرائیویٹ کلینک آ گیا تھا جہاں ڈاکٹر ایمن کا چیک اپ کرنے کے بعد اس سے پوچھنے لگی۔۔۔۔

ہسبنڈ !اشعر نے یک لفظی جواب دیا۔۔۔

کوئی پریشانی والی بات نہیں ہے نہ ڈاکٹر ؟ڈاکٹر کے بولنے سے پہلے اشعر نے ایک مرتبہ پریشانی سے ایمن کی طبیعت کے متعلق سوال کیا۔۔۔

نہیں بلکہ گڈ نیوز ہے آپ کی وائف پریگنٹ ہیں "ڈاکٹر نے اس پر دھماکہ کیا۔۔۔۔"

کیا؟وہ حیران سا چیئر سے اٹھا اس وقت اسے کچھ سمجھ نہ آیا کیا کرے 'کیا کہے "اسکی خوشی اسکے" چہرے سے عیاں تھی۔۔۔۔۔

جی !ڈاکٹر اسکی خوشی و حیرت کو دیکھ چکی تھیں اس لئے اسے یقین دلایا۔۔۔۔

شکریہ ڈاکٹر !ڈاکٹر کا شکریہ ادا کرتے ایمن کی جانب جانے لگا جہاں اسے ڈرپ لگی ہوئی تھی۔۔۔۔

سنیں !ڈاکٹر نے اسے پکارا۔۔

جی !اشعر ڈاکٹر کی جانب متوجہ ہوئے استفسار کرنے لگا

۔۔۔

URDUNovelians

آپ کی وائف کافی ویک ہیں انہیں بہت خیال و احتیاط کی ضرورت ہے انہیں مینٹلی بھی سکون" کی ضرورت ہے ورنہ بچہ اور ماں دونوں کو نقصان ہو سکتا ہے"ڈاکٹر نے اشعر کو ایمن کی طبیعت کی متعلق تمام تر شک و شبہات بیان کیئے۔۔۔۔

جی ڈاکٹر میں وائف کا خیال رکھوں گا" اشعر نے مشکور ہوتے ڈاکٹر کا شکریہ ادا کیا اور ایمن کی" جانب بڑھا۔۔۔

چلو! اسکے سامنے اپنی چوڑی ہتھیلی پھیلائے اپنے ساتھ آنے کو کہا۔۔۔۔۔

ایمن نے فوراً اسکے پہلے ہاتھ کو دیکھا تو اسکے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھا' وہ بہت حساس ہو رہی تھی اب وہ تھک چکی تھی ان سب سے' وہ اس وقت سکون چاہتی تھی جو اسے اشعر ہی میسر کر سکتا تھا۔۔۔ڈاکٹر نے اسے بھی الگ سے اپنی صحت کو لے کر ہدایت کی تھیں اسے جب سے پتہ چلا تھا کہ وہ نئی جان کو دنیا میں لانے والی ہے اس وقت سے وہ بلکل سن تھی۔۔۔

اشعر احتیاط سے اسے گاڑی کی جانب لایا اور اسے فرنٹ ڈور اوپن کئیے بیٹھایا وہ بھی آج اسکی ہر بات مان رہی تھی' اس جے بیٹھتے اشعر اپنی جانب آکر گاڑی اسٹاٹ کر چکا تھا۔۔۔

یہ کہاں جا رہے ہو؟اشعر کو شادی ہال کی جانب گاڑی نہ لے جاتے دیکھ ایمن نے سوال کیا۔۔۔

گھر!اشعر نے لب بھینچے جواب دیا۔۔۔

پر ہم تو بارات پر جا رہے تھے "ایمن نے اسے کہا۔۔۔"

تھے اب نہیں!اشعر بھی مکمل اپنی توجہ ڈرائیونگ پر رکھے ہوئے تھا۔۔۔

پر کیوں؟ایمن نے استفسار کیا۔۔۔

تم بہتر جانتی ہو"وہ بھی مکمل یکسوئی سے ڈرائیونگ پر دھیان دیتے جواب دے رہا تھا۔۔۔"

....دبیر کا پتہ کرو"ایمن کو دبیر کی فکر ہوئی"

"ممی کے پاس ہے میں ان سے بات کر چکا ہوں اور اطلاع بھی کر دی ہے کہ ہم گھر جا رہے ہیں" اشعر نے اسے دبیر کی فکر میں گھلتے دیکھا تو مکمل تفصیل سے آگاہ کیا۔۔۔

اشعر نے گاڑی گھر کے دروازے پر روکی۔۔۔وہ اسے اپنے گھر لے آیا تھا' اسکی سائیڈ کا ڈور اوپن کئے اس کے سامنے ہتھیلی پھیلایا کھڑا تھا۔۔۔۔

"تم نے تو کہا تھا تم مجھے کبھی بھی اس گھر میں دوبارہ نہیں لاؤ گے" ایمن نے طائرانہ نظر گھر پر دوڑاتے اسے اسکی کہی بات یاد دلائی۔۔۔۔

"کیونکہ میں الو کا پٹھہ تھا" اشعر نے اسکی بات پر اپنے سر پر چت لگائے' سریس سے انداز میں کہا۔۔۔

"

یہ کیوں نہیں کہتے اپنی اولاد کے لالچ میں مجھے بھی جھیلنا پڑ رہا ہے" ایمن نے دوک ٹوک کہتے " اسکی ہتھیلی پر اپنا ہاتھ رکھے اس کے ساتھ اندر اپنے روم میں آگئی۔۔۔۔جب کہ اسکی بات سن کر'اشعر ہنوز خاموش تھا۔۔۔

تم دبیر سے محبت کم تو نہیں کر دو گے "ایمن نے اشعر مڑتے دیکھا تو سوال کر بیٹھی'اسے جب" سے معلوم ہوا تھا وہ پریگنٹ ہے تب سے اسے دبیر کی بھی فکر ہونے لگی تھی۔۔۔۔

دبیر کون ہے ؟کیا وہ میرا بیٹا نہیں ہے ؟کیا میرا خون نہیں ہے ؟اس کے فضول سے سوال پر اشعر نے غصہ ضبط کئے الٹا اس سے سوال کیا۔۔۔۔

پر!ایمن نے کچھ کہنا چاہا جس پر اشعر نے اسے فوراً چپ کروا دیا۔۔۔

دبیر میرا کوئی سوتیلا بیٹا نہیں ہے ایمن'وہ میرا بھتیجا'میرے شہید بھائی کی نشانی اسکے لئے تو میں " خود مر سکتا ہوں'تم ایسی باتیں کر کے مجھے اذیت دیتی ہو" آج وہ ایمن کی تمام تر باتوں کے جواب

دینے پر تُلا تھا'ایمن اسکی بات سن کر شرمندہ سی ہوگئی کیونکہ آج تک ہمیشہ اشعر نے دبیر سے ایک باپ سے بڑھ کر محبت کی تھی اسی لئے دبیر'اشعر سے اس سے بھی زیادہ اٹیچ تھا۔۔۔۔

اور وہ دعا"ایمن آج اسے تمام تر سوالوں کے جواب جاننا چاہتی تھی۔۔۔"

وہ دعا تو ہمارے بیچ کہیں ہے ہی نہیں ایمن'تم سے مجھے یہ شکوہ ہے'تم ایک غیر کی گئی شازش میں اسکے ساتھ شامل ہوگئی اور مجھ پر'اشعر نے اپنی جانب انگلی سے اشارہ کئے بات کرنی شروع کی'اپنے شوہر پر جسے تم بچپن سے جانتی ہو اس پر بھروسہ نہیں کیا۔۔۔۔اشعر اسے شکوہ کناں نظروں سے دیکھنے لگا۔۔۔

پر وہ تصاویر"ایمن نے نم آنکھوں سے ان تصاویر کا قصہ چھیڑا اور اپنی آنکھوں کے نم گوشوں" کو صاف کیا۔۔۔

ایسا کچھ نہیں ہے وہ بس نظر کا دھو کہ وہ تمہاری کم عقل لڑکی" اشعر اسکے قریب بیٹھتے اسکے " شانوں پر بازوؤں حمائل کئے کہنے لگا۔۔۔

تم ساتھ تھے اسکے' ہر تصویر میں 'کافی قریب" ایمن سے اپنے آنسو روکنا مشکل ہو گئے حلق میں آنسوؤں کے گولے کے ساتھ 'بامشکل لفظ ادا کرتی اسکے شانے پر اپنا سر ٹکا گئی' جس کی حرکت سے تکلیف ہوئی تھی اسکے شانے پر سر رکھے خاموش آنسو بہانے لگی۔۔۔

وہ یہی سب تو دکھانا چاہتی تھی تمہیں میں تمہیں سب دکھاؤں گا اسکی تمام تر اصلیت کل تک تمہارے سامنے ہو گی بس تم میرا ساتھ دو اور خاموش ہو جاؤ تمہارے آنسو مجھے میرے دل پر گرتے محسوس ہوتے ہیں ایمن" اسکے آنسوؤں کو اپنی انگلیوں کی پوروں سے صاف کرتے اسکے چہرے کو اپنے ہاتھوں کے پیالے میں لیا اور بڑی ہی عزت و مان کے ساتھ اسکی پیشانی پر اپنے نرم لبوں کی مہر ثبت کر دی۔۔۔۔۔

ایمن اسکے کندھے سے سر ٹکائے سو چکی تھی جسے اشعر نے آرام سے متاعِ جاں کی طرح سمیٹ کر بیڈ پر تکیہ درست کرتے کٹا دیا اور خود روم سے ملحق چھت پر آ گیا۔۔۔اب اسکی سوچوں کا مرکز دعا لاشاری تھی جسے وہ ہر طرح سبق سیکھانا چاہتا تھا۔۔۔

اشعر ایمن کو اس کنڈیشن میں پریشان نہیں کرنا چاہتا تھا آخر کو وہ اسے اپنی اولاد دینے جا رہی تھی وہ ایمن سے اتنی محبت کرتا تھا کہ اس کے لئے اپنی ضد، انا سب داؤ پر لگا دینا چاہتا تھا اسکے لئے ایمن کے آگے کچھ نہیں تھا پر وہ سوچ چکا تھا دعا لاشاری کو اس کے انجام تک پہنچانا بہت ضروری ہو گیا ہے۔۔اشعر نے اپنی جیب سے اپنا موبائل فون نکالا اور ایک نمبر ڈائل کرنے لگا۔۔۔

ہیلو! پہلی ہی بیل پر اسکی کال اٹھالی گئی تھی مانو کال سننے والا اسی کی کال کے انتظار میں تھا۔۔۔

آپ؟ آپ نے مجھے کیسے کال کر لی؟ فون اٹھاتے ہی دعا نا قابلِ یقین حالت میں اشعر سے پوچھنے لگی اسے یقین نہیں آ رہا تھا اشعر اسے خود بھی کبھی کال کر سکتا ہے۔۔

آپ سے بات کرنی ہے"اشعر نے فوراً مدعے کی بات کی'وہ اب اپنی زندگی سے دعانام کا کانٹا" ہمیشہ کے لئے نکال دینا چاہتا تھا۔۔۔

آپ کہیں میں ابھی آجاتی ہوں" دعانے ایکسائیٹڈ ہوتے کہا۔۔۔۔یہ اسکے لئے یہ ناقابل" یقین صوتحال تھی۔۔۔

ابھی نہیں'کل میرے آفس میں ملاقات ہوتی ہے"اشعر مقابل کی بات سنے بنااپنی بات کہہ" کر موبائل آف کر چکا تھا تاکہ اب دوبارہ دعالاشاری اسے کال کر کے پریشان نہ کر سکیں۔۔۔

وہ واپس روم میں آیا تو ایمن سو چکی تھی اشعر تھوڑی دیر اسے سوئے ہوئے دیکھتا رہا پھر دوسری سائیڈ پر آکر اس کے ہاتھ کو اپنے ہاتھ گرفت میں لیتا خود بھی نیند کی وادیوں میں کھو گیا۔۔۔

~~~~©©©~~~©©©~~~©©©~~~©©
~~~~

کہاں جارہے ہو؟ایمن نے اشعر کو آئینے کے سامنے نک سک س تیار دیکھا تو پوچھنے بنانہ رہ" سکی۔۔۔"وہ ابھی ہی سو کر اٹھی تھی رات دوائی لینے کی وجہ سے وہ پوری رات غنودگی میں تھی۔۔۔

آفس جانا ہے"اشعر نے آئینے میں سے ہی اس پر نظر ڈالے کہا۔۔"

مجھے مما کے گھر چھوڑ دو دبیر کو دیکھ آؤں ٹینشن ہو رہی ہے"ایمن نے دبیر کے متعلق پریشان" ہوتے اشعر سے گویا ہوئی۔۔

ہاں تم فریش ہو کر ناشتہ کر لو پھر چلتے ہیں"اشعر نے اسکے پاس آکر بیڈ پر بیٹھے کہا۔۔"

نہیں وہی ناشتہ کر لو میں گی"ایمن میں نفی میں سر ہلاتے اپنی بات منوانا چاہی۔۔۔"

طبیعت ٹھیک ہے اب؟ اشعر اسکی پیشانی کو فکر مندی سے چھوئے استفسار کرنے لگا۔۔

ہمم! ٹھیک ہوں "ایمن نے نروٹھے پن سے جواب دیا ان دونوں کے درمیان دوبارہ کوئی بھی" تلخ بات نہیں ہوئی تھی۔۔۔

ٹھیک ہے پھر آجاؤ تمہیں چھوڑتا ہوا جاؤں گا "اشعر اسے کہتا روم سے نکل گیا۔۔"

ایمن بھی تھوڑی دیر بعد فریش ہو کر آئی تو اشعر گاڑی کے ساتھ ٹیک لگائے اسی کا انتظار کر رہا تھا۔۔ اسے دیکھتا فوراً فرنٹ دروازہ اوپن کیا۔۔۔

URDUNovelians

دونوں گاڑی میں بیٹھے تو اشعر گاڑی بھگا لے گیا۔۔۔

تم ولیمے پر نہیں آؤ گے ؟ ایمن نے اس سے سوال کیا کیونکہ پہلے ہی وہ دونوں ریان کی بارات مسس کر چکے تھے۔۔۔

آجاؤں گا مین جلدی ہی "اسکی بات کا مطلب اخذ کرتے فوراً کہا۔۔۔"

تمہاری آج تمام تر غلط فہمیاں دور کر دوں گا ایمن 'مجھے اپنے بچوں کو ایسا ماحول نہیں دینا جہاں ہم دونوں کی ہی نہ بنے جس سے ہمارے بچے مینٹلی ڈسٹرب رہیں وہ ایمن کی گود میں رکھے اسکے ہاتھ کو اپنے ہاتھ میں لئے نرمی سے دبائے بات کر رہا تھا۔۔ ایمن اسکی تمام تر باتیں بڑے انہماک سے سن رہی تھی۔۔۔

میں انتظار کروں گی تمہارا "نہ چاہتے ہوئے بھی 'ایمن کہے بنا نہ رہ سکی جس پر اشعر اسکے ہاتھ کو' اپنے ہونٹوں سے لگا گیا۔۔۔ اب دونوں ہی خاموش تھے اشعر نے اسے مما ہے گھر اتارا اور خود آفس کے لیے نکل گیا جہاں آج اسے بہت ضروری کام نمبٹانہ تھا۔۔۔

~~~©©©~~~©©©~~©©©©~~©©©©~~~

سر کون سی فائل چاہئے ؟مینجر اسکے سر پر کھڑا اس سے فائل کے متعلق استفسار کرنے لگا۔۔۔

آج آپ سے فائل نہیں منگوانی بلکہ کوئی دوسرا کام ہے "اشعر نے اپنے مینجر کی طرف دیکھے " کہا۔۔۔

کیا سر !مینجر مؤدبانہ کھڑے استفسار کرنے لگے۔۔۔

بتاتا ہوں پر آپ کو یہ کام بہت ہوشیاری سے کرنا ہے "اشعر مینجر کو اپنی تمام تر کاروائی کا بتانے لگا" کیونکہ ایک وہی تھے جو اسکی مدد کرسکتے تھے۔۔۔۔

اوکے سر جیسا آپ نے کہا ویسا ہی ہو گا" مینجر اشعر کا پلان سنے اثبات میں سر ہلائے کہنے لگا۔۔۔ "
~~~

اب تمہارا گیم آور مس دعا جسٹ ویٹ اینڈ واچ مس دعا" اپنے ہی خیالوں میں ہی وہ دعا سے "
مخاطب تھا اب وہ ٹھان چکا تھا دعا کو سبق سکھا کر رہے گا۔۔۔

ہیلو! ابھی وہ اپنے ہی خیالوں میں تھا جب آفس کا گیٹ کھول کر دعا اندر چلی آئی۔۔

ہیلو! مس دعا آپ کا ہی انتظار ہو رہا تھا۔۔

اوہ! مجھے لگ رہا ہے میں خوشی سے فوت ہو جاؤں گی اشعر "اس کی بات سن کر دعا تو مانو ہواؤں "
میں اڑنے لگی۔۔۔

ارے نہیں دعا جی ابھی تو آپ کی زندگی کی شروعات ہوئی ہے "اشعر اپنی چیئر سے اٹھتا دعا کے "
قریب آنے لگا۔۔

مجھے بھی یہی لگ رہا ہے مسٹر اشعر" دعا نے اسے اپنی جانب بڑھتے دیکھا تو ایک دم جوش میں" بولی۔۔۔

آپ نے میری آنکھیں کھول دیں مس دعا" اشعر اس کے بلکل پاس آکر رکا' اور اس کے" ہاتھوں کو تھام کر ایک ادا سے بولا۔۔۔

کیا؟ کیا مطلب؟ دعا نے قدرے پریشان ہوتے کر سوال کیا۔۔

مطلب ایمن سے جان چھڑوا کر آپ نے بہت اچھا کیا" اشعر نے اس کے کان کے پاس جا کر" سرگوشی کی۔۔

واقعی؟ دعا کو یقین نہیں ہو رہا تھا اشعر اس سے یہ کہہ سکتا ہے اسی لئے قدرے حیران ہوتے پوچھا۔۔۔

جی ہاں واقعی آپ کی محبت نے میری آنکھوں سے ایمن کے پیار کی پٹی اتار دی ہے اور میں "
بہت خوش ہوں اور آپ کا نہایت احسان مند "اشعر اب اس کے ہاتھوں کو محبت و نرمی سے
دبائے کہنے لگا۔۔۔

شکریہ کی کوئی بات نہیں ہے اشعر میں تو آپ کی محبت میں ہر حد پار کر سکتی ہوں "وہ اسکی بات "
پر حیران ہوتی دعاب اسکے نہایت قریب ہوتے بولی۔۔۔

بہت شکریہ 'دعا آپ نے جو کام دبئی کے ہوٹل میں کیا وہ تو بہت اچھا کیا اسی وجہ سے تو میری "
جان چھوٹی ہے اپنی بیوی سے "اشعر اب اسے اپنی باتوں سے جال میں پھنسا رہا تھا۔۔۔

آئی لو یو اشعر "دعاب کے سینے سے جا لگی جس پر اشعر قدرے گڑبڑائے پر یہ وقت جوش سے "
کام لینے کا نہیں تھا بلکے ہوش کا وقت تھا۔۔۔

دعا کاش ایمن بھی مجھ سے محبت کرتی پر خیر کوئی بات نہیں اب میرے دل میں بھی اس کے "لئے کوئی خاص جذبات نہیں ہیں" اشعر اسے اپنے الفاظ سے آئینے میں اتار رہا تھا اور دعا سچے محبوب کی طرح اپنے محبوب کے منہ سے تمام تر جھوٹے الفاظ کو بھی حرفِ آخر کی طرح ایمان لا رہی تھی۔۔۔

"ارے چھوڑیں آپ اپنی بیوی کو میں ہوں نہ" دعا ایمن کے ذکر سے ناگواری سے اشعر کی جانب دیکھے گویا ہوئی۔۔۔

"ارے میری جان! دعا تم کتنی پیاری ہو" کاش تم میری پہلے آنکھیں کھول دیتی" اشعر اسے پوری طرح اپنے بس سے کر چکا تھا۔۔

"میری جان! اب کون سا دیر ہوئی ہے کاش مجھے پتہ ہوتا آپ اپنی بیوی سے اتنا تنگ ہیں تو وہ کھیل پہلے ہی کھیل لیتی' دعا اب خود ہی اسکے سامنے تمام راز افشاں کرنے لگی کیونکہ وہ اب اشعر پر مکمل بھروسہ کر چکی تھی۔۔۔

ہاں وہ تمام تر تصاویر پہلے ہی اسے دکھا دیتی وہ پہلے ہی میری جان چھوڑ دیتی "اشعر بھی اسی کے" لہجے میں کہہ رہا تھا۔۔۔۔

کیا واقعی اشعر تمہیں اچھا لگا یہ سب تم جان چھڑوانا چاہتے ہو اس سے؟ دعا نے اسکی طرف ناقابل یقین نظروں سے دیکھا اسے یقین کرنا مشکل ہو رہا تھا آخر اشعر اتنی جلدی کیسے اسکی محبت میں گرفتار ہو گیا پر وہ تو محبوب کے اقرار پر ہی دل و جان فدا کر بیٹھی تھی تو کیا اس کی کسی بات پر ایمان نہ لاتی؟ کون بے وقوف ہو گا جو اس پر یقین نہ لاتا اور وہ جس کی آنکھوں پر محبت کی پٹی بندھی ہو۔۔۔۔

اچھا سچی! وہ اسکی طرف دیکھے اقرار میں سر ہلا گیا جس پر وہ دل و جان سے اس پر فدا ہونے لگی۔۔۔

ویسے دعا تم نے یہ سب کر کیسے لیا اکیلے ہی؟ اشعر اب اسے کریدنا شروع کر چکا تھا۔۔۔

وہ کوئی مشکل کام تھوڑی ہے 'وہاں کے ہوٹل کے مینجر کو کچھ پیسوں کا لالچ دیا اور وہ مان گیا پھر ہماری نارمل تصاویر اس نے اس اینگل کے کھینچی کے کوئی بھی غلط گمان لے آتا 'اب وہ اپنے منہ سے اپنی تمام تر کاروائی بتانے لگی جسے سن کر اشعر کا خون کھولنے لگا اس کا دل کیا سامنے کھڑی خوبصورت لڑکی کا حلیہ بیگاڑ دے۔۔۔

پھر کیا تھا تمہاری بیوی کو تمام تر تصاویر سینڈ کر دی وہ انتہا کی بے وقوف کسی بھی بات کی تصدیق کیئے بنا تم سے خفا ہو گئی "اب وہ اسکی شرٹ کے بٹنوں کو ٹٹولے کہہ رہی تھی 'جب کہ مقابل کا چہرہ غصے کی زیادتی سے سرخ ہو چکا تھا اسے یقین نہیں ہو رہا تھا سامنے کھڑی اس قدر گھٹیا نکلے گی۔۔۔

واہ واہ مس دعا بہت زبردست "اب وہ سلو کلیپ کرتے اس سے دور ہوا 'جس پر دعا کے چہرے کا رنگ اڑا۔۔۔

کیا ہوا اشعر تم؟ دعا نے اشعر کو نئے روپ میں جو کچھ دیر پہلے کے بھیانک روپ سے یکسر مختلف تھا۔۔۔

"تم نے میری زندگی برباد کرنا چاہی 'نیری معصوم بیوی تم جیسی شاتر نہیں ہے نہ اسی لئے تمہارے بچھائے جال میں پھنس گئی مگر میں اپنی بیوی کی موبائل میں تمام تر تصاویر دیکھ کر سمجھ چکا تھا کہ یہ سب تمہارا کیا دھرا ہے" اشعر اسے غصے سے دیکھے چلاتے ہوئے کہہ رہا تھا اپنے ہاتھوں کی مٹھیوں کو بند کئے وہ اب بھی اپنا غصہ ضبط کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔

"اشعر 'وہ۔۔ میں تم سے محبت سے یہ سب کچھ کیا ہے میں تمہارے بغیر نہیں رہ سکتی" وہ اس کے قریب ہوتی اسکے تھامتے کہنے لگی پر مقابل اسکے ہاتھ فوراً جھٹک چکا تھا۔۔۔

"شٹ اپ! اپنی گندی ہوس کو محبت کا نام مت دو 'محبت میں ملنا اہم نہیں ہوتا 'محبت کا جذبہ ہی کافی ہوتا ہے پر تم جیسی گھٹیا لڑکی کیا جانے محبت کو نکل جاؤ ابھی میرے آفس سے" اشعر نے اسے آئینہ دکھائے چلاتے ہوئے دروازہ دکھایا۔۔۔

پلیز میری بات تو سمجھنے کی کوشش" دعا نے پھر سے کچھ کہنا چاہا پر وہ اسے بیچ میں ہی ٹوک چکا تھا۔۔۔

شٹ اپ! گیٹ آوٹ ناؤ اس سے پہلے کے گارڈز کو بلالوں" ایک دھاڑا۔۔۔ جس پر وہ ڈرتی ہوئی آفس کے دروازے کی گئی پر پھر پلٹی۔۔۔

یہ تم نے بہت برا کیا ہے میری محبت کو ٹھکرا کر میں تمہیں چھوڑوں گی نہیں" اسے دھمکی دیتے وہ اسکے آفس سے باہر نکل گئی۔۔۔

شکر سر کام ہو گیا" اس کے جاتے مینجر جو ونڈو کے پردے کے پیچھے سے ان تمام تر باتوں کی ریکارڈنگ کر رہا تھا شکر ادا کرتا نمودار ہوا۔۔۔

بہت شکریہ یہ آپ کا" اشعر نے اسے اپنا موبائل لیتے مشکور ہوتے ان سے ہاتھ ملایا۔۔۔"

سر یہ تو میرا فرض ہے آپ کو اس چڑیل سے بچانے کے لئے میں کچھ بھی کرنے کو تیار "
ہوں" مینجر کو بھی دعا کی حرکات وسکنات کا علم تھا جس وجہ سے وہ مسکراتے ہوئے بولا اور آفس
سے نکل گیا۔۔۔

اب یہ تمام ریکارڈنگ میرے معصوم زوجہ محترمہ کو جاتی ہے "ایمن کے نمبر سرچ کرتے جہاں "
"جان" لکھا تھا وہ تمام تر ویڈیو ریکارڈنگ اسے سینڈ کر چکا تھا اور اب شام ریان کے ولیمے پر جا کر
وہ ایمن کی شکل دیکھنا چاہتا تھا۔۔

زندگی نے اسے تھکا دیا تھا پر اب اسے لگا تھا سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا" وہ اللہ سے دعا کرتا اب "
آفس سے نکل کر گھر جانا چاہتا تھا۔۔۔اسی لئے گاڑی کی کیز اٹھائے وہ فوراً گھر کے لئے نکل گیا

~~~~©©©©~~~©©©~~~©©©~~
~~~~

آپی بڑی ماما بلا رہی ہیں آپکو" ایمن اپنے روم میں دبیر اشعر اور اپنے کپڑے ایک جگہ پر رکھ رہی جو شام فنکشن میں پہننے تھے کہ اسی وقت اسکی چھوٹی کزن کمرے میں آئی ماما کا پیغام دینے۔۔۔

بس آرہی ہوں "ایمن کپڑوں کو کبڈ میں رکھتی اسے آواز دینے لگی کہ اسی اثنا میں اسکے سیل کی" وائیبریشن ہوئی جس پر وہ اپنے سیل کی جانب متوجہ ہوئی۔۔۔وہاں اشعر کا میسج تھا۔۔۔اسرا روم سے جا چکی تھی۔۔۔

جیسے ہی اس نے میسج اوپن کیا کوئی ویڈیو جسے وہ ڈاؤنلوڈ پر لگا کر دیکھنے کے چکر میں تھی۔۔۔جیسے ہی اس وڈیو کی ڈاؤنلوڈنگ مکمل ہوئی ایمن نے ویڈیو اوپن کی اس میں اشعر اور دعا کافی قریب تھے 'ایمن سب کچھ چھوڑ کر بڑے دھیان میں وڈیو دیکھنے لگی دل کی دھڑکن بڑھنے لگی۔۔اسکے دل کی رفتار تیز ہو رہی تھی

اب وہ بڑے انہماک سے ویڈیو دیکھنے لگی۔۔۔اب ان دونوں کے بیچ کی گفتگو بھی واضح تھی وہی ایمن کے ہوش اڑنے لگے۔۔۔وہ ڈھ جانے کو تھی کہ اس نے دیوار کا سہارا لیا اور بیڈ پر ڈھ سی گئی۔۔۔

آپی بڑی ماما بلا رہی ہیں آپکو" ایمن اپنے روم میں دبیر اشعر اور اپنے کپڑے ایک جگہ پر رکھ رہی جو شام فنکشن میں پہننے تھے کہ اسی وقت اسکی چھوٹی کزن کمرے میں آئی ماما کا پیغام دینے۔۔۔

بس آرہی ہوں" ایمن کپڑوں کو کبڈ میں رکھتی اسے آواز دینے لگی کہ اسی اثنا میں اسکے سیل کی" وائیبریشن ہوئی جس پر وہ اپنے سیل کی جانب متوجہ ہوئی۔۔۔وہاں اشعر کا میسج تھا۔۔۔اسرا روم سے جا چکی تھی۔۔۔

جیسے ہی اس نے میسج اوپن کیا کوئی ویڈیو جسے وہ ڈاؤنلوڈ پر لگا کر دیکھنے کے چکر میں تھی۔۔۔جیسے ہی اس وڈیو کی ڈاؤنلوڈنگ مکمل ہوئی ایمن نے ویڈیو اوپن کی اس میں اشعر اور دعا کافی قریب

تھے 'ایمن سب کچھ چھوڑ کر بڑے دھیان میں وڈیو دیکھنے لگی دل کی دھڑکن بڑھنے لگی۔۔۔اسکے دل کی رفتار تیز ہو رہی تھی

اب وہ بڑے انہماک سے ویڈیو دیکھنے لگی۔۔۔اب ان دونوں کے بیچ کی گفتگو بھی واضح تھی وہی ایمن کے ہوش اڑنے لگے۔۔۔وہ ڈھ جانے کو تھی کہ اس نے دیوار کا سہارا لیا اور بیڈ پر ڈھ سی گئی۔۔۔

جیسے جیسے اسکے سامنے ویڈیو چل رہی تھی اسکی آنکھوں سے آنسو ظاروقطار بہہ رہے تھے تکلیف تھی کہ شدت اختیار کر رہی تھی اسکے ایک دم شرمندگی نے آن گھیرا۔۔۔اسے یقین کرنا مشکل ہو رہا تھا خود سے نظریں ملانے کے قابل نہیں رہی تھی وہ اب ویڈیو مکمل ہو چکی تھی ساتھ اس پر دعا کی اصلیت بھی واضح ہو چکی تھی۔۔۔

اشعر !اسکے لبوں سے بے ساختہ اس کا نام نکلا" وہ سر تھامے بیٹھ سی گئی اسے لگ رہا تھا جسے اسکے " جسم سے روح نکل رہی ہو اپنے ہی شوہر پر اس قدر بے اعتباری کی حالانکہ اشعر تو ہمیشہ اس پر اعتبار کرتا آیا تھا اسے ڈھیر ساری شرمندگی محسوس ہو رہی تھی دل میں ٹھیسیں اٹھنے لگی۔۔۔

آپی جلدی آئیں "اسرا ایک مرتبہ پھر کمرے میں آئی تو وہ ٹرانس کی کیفیت سے نکلی اپنے " آنسوؤں کو اپنے ہاتھوں کی پوروں سے پونچے 'سیل فون کو بند کئے اٹھ کر روم سے نکل گئی جہاں بڑی ماما اسکا ویٹ کر رہی تھی اسی بیچ وہ انہی سوچوں کے گردان میں تھی۔۔۔

تمہاری طبیعت تو ٹھیک ہے ؟اشعر نے بتایا تمہاری طبیعت اچانک خراب ہو گئی تھی "بڑی ماما" جب سے وہ آئی تھی کاموں میں مصروف تھیں آخر شادی والا گھر جو تھا جہاں بے شمار لوگ تھے تو انہیں اب موقع ملا تھا ایمن سے بات کرنے کا۔

جی ٹھیک ہوں بس وہ.. ایمن نے قدرے شرم سے سر جھکاتے اپنی بات ادھوری چھوڑی۔۔۔

کیا وہ ایمن کوئی ڈریس مسئلہ تو نہیں "بڑی ماما نے اب کے قدرے پریشانی سے اسکے ہاتھ تھامے "

پوچھا۔۔۔

کوئی مسئلہ نہیں آپ سمجھ جائیں نہ "ایمن نے مبہم سی مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔۔۔"

مطلب تم۔۔ ہمیں پھر سے نانی بانبنے والی ہو؟؟ بڑی ماما نے خوش ہوتے اپنی سوچ کو اس پر عیاں

کیئے سوال کیا۔۔

جی! ایمن نے یک لفظی میں جواب دیا۔۔۔

ماشاءاللہ مبارک ہو میری جان اللہ پاک تمہیں خوشیاں نصیب کرے "بڑی ماما نے اسے گلے "

سے لگائے پیار سے پچکارتے بولا۔۔۔

پھر پورے گھر میں یہ خبر پھیل چکی تھی راحیلہ بیگم الگ سکون سے ہو گئی تھیں کہ اب ان دونوں کے درمیان سب کچھ ٹھیک ہو چکا ہے سب ہی ایمن کو مبارکباد دینے لگے شام ہونے کو آئی تھی تمام تر لوگ ولیمہ کی تیاریوں میں جڑ چکے تھے۔۔۔

ایمن نے آج بلیک کلر کی ٹیل میکسی پہنی تھی۔۔۔ساتھ نازک ساڈائمنڈ سیٹ 'پارلر والی گھر میں ہی آئی ہوئی تھی اسی وہ بھی تیار ہو گئی پر اسکا میک اپ بہت سوبر ساتھا جس سے وہ کوئی پری ہی لگ رہی تھی اسے اشعر کا انتظار تھا اشعر اب تک نہیں آیا تھا دبیر کو ڈریس اپ کر کے راحیلہ بیگم کے حوالے کر چکی تھی...

اسکی طبیعت عجیب بوجھل پن تھا وہ اشعر سے بات کرنا چاہتی تھی پر ہمت نہیں متجمع کر پا رہی تھی کہ اسے کال ہی کر لیں ابھی وہ میکسی کے ساتھ ڈوپٹہ سیٹ کر رہی تھی جب رمشا کمرے میں آئی۔۔۔

"

ایمن جلدی چلو اب ویٹ کر رہے ہیں" رمشا نے اسکی تیاری کو دیکھتے کہا کیونکہ سب باہر" گاڑیوں میں ویٹ میں کر رہے تھے انہیں آدھا گھنٹہ میں ہال پہنچنا تھا۔۔

بس تیار ہوں آرہی ہوں دبیر کدھر ہے ؟ رمشا اپنا بتانے کے ساتھ دبیر کے متعلق بھی پوچھنے لگی ۔۔۔۔

وہ اشعر کے پاس ہے تم اسکی فکر مت کرو۔۔اور جلدی چلو" رمشا ایمن کو دبیر کے متعلق بتانے" کے ساتھ عجلت میں بولتی باہر نکل گئی۔۔۔

ایمن بھی دبے دبے قدم اٹھاتی باہر کی جانب لپکی ہر طرف نگاہ دوڑانے پر بھی اسے اشعر کہیں نہیں نظر آیا نہ ہی دبیر تھا جس پر ایمن کو کافی حیرت کے پریشانی ہوئی۔۔

عون دبیر اور تمہارے اشعر بھائی کہاں ہیں؟ عون جو وہی عجلت میں سب لیڈیز کو گاڑی میں بٹھا رہا تھا وہ اس سے پریشانی سے پوچھنے لگی۔۔۔

آپی وہ تو بینکوئٹ چلے گئے دبیر انہیں کے پاس تھا" وہ ایمن کی پریشان صورت دیکھے اطمینان" سے کہنے لگا۔۔ ایمن بھی اب مرے مرے قدم اٹھاتی گاڑی کی جانب بڑھنے لگی۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔ

وہ سب جیسے ہی بیکوئنٹ پہنچے 'انٹرس پر ہی تمام مرد کھڑے ان کا انتظار کر رہے تھے اسے اشعر انٹرس پر ہی نظر آگیا جہاں وہ دبیر کو گود میں لئے کھڑا تھا دبیر اسے دیکھ کر اسکی طرف لپکا اشعر تھری پیس پہنے بیت ڈیشنگ لگ رہا تھا ایمن کی اس سے نظر ملی تو ایمن نظر چرا گئی وہ خود میں ہمت نہیں کر پا رہی تھی کہ اشعر کے سامنے نظر اٹھا سکے۔۔۔

پھر دیکھتے دیکھتے سب اندر چلے گئے دلہن دلہا کا فوٹو شوٹ تو ساتھ سب کی فیملیز کا بھی شوٹ ہوا,سب ہی خوش تھے اشعر بھی کافی خوش ہشاش بشاش نظر آرہا تھا ایمن اور اسکا شوٹ خاص طور پر کروایا گیا تھا کیونکہ سب جانتے تھے ان شادی کن حالات میں ہوئی تھی یہ سب دیکھ ایمن کی آنکھوں کے گوشے نم ہو رہے تھے پر وہ آنسو بہنے نہیں دینا چاہتی تھی۔۔۔

میم آپ سر کے کندھے پر اپنا سر رکھے" ایمن ایسی سچویشن میں کافی جذبذ کا شکار ہو رہی تھی تو" فوٹو گرافر نے اسے باقدہ پوز بتائے جس پر وہ کافی نروس ہونے لگی پر اشعر نے اسکے ہاتھوں کو اپنے ہاتھ گرفت میں لیتے اسے ریلکس کیا اشعر کو دیکھ ایمن کو ایک مرتبہ پھر شرمندگی ہوئی وہ اسکے ساتھ کیا کچھ کر چکی تھی 'وہ پھر اس سے اتنی محبت کرتا تھا۔۔۔

فوٹو شوٹ کا دور ختم ہوا تو کھانے کا دور چلا 'اسی طرح شادی اپنے اختتام کو پہنچ چکی تھی سب اپنے اپنے گھر کے لئے نکل گئے 'اشعر بھی ممی 'ایمن اور دبیر کو ساتھ ہی اپنے گھر لے آیا۔۔۔ ایمن فرنٹ سیٹ پر بیٹھی خاموشی سے باہر کا منظر دیکھ رہی تھی اور دل ہی دل میں اشعر کی ڈانٹ سننے کی بھی ہمت مجتمع کر رہی تھی۔۔۔

دبیر راحیلہ بیگم کے ساتھ بیک سیٹ پر سو چکا تھا۔ گھر پہنچنے پر اشعر دبیر کو اٹھائے گھر کے اندر گیا جب کہ راحیلہ بیگم اور ایمن پہلے ہی اندر جا چکی تھیں

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

ایم سوسوری اشعر مجھ سے کتنی بڑی غلطی ہوگئی "وہ روم میں آئی تو اشعر پہلے ہی سوئے دبیر کو" کاٹ میں لٹا رہا تھا کہ ایمن اسکی پشت پر اپنا سر ٹکائے آنسو بہائے کہنے لگی اسکے لہجے سے شرمندہ 'پچھتاوہ واضح تھا۔۔

...کیا ہو گیا میری جان "اشعر مڑتا ہوا 'اسکی جانب ہوا اور اسے اپنے سینے سے لگائے پوچھنے لگا"

میں نے تم پر بھروسہ نہ کرکے بہت غلط کیا ہے اشعر "وہ اشعر کے سینے سے لگے مزید شدت" سے رونے لگی روتے ہوئے بامشکل اسکی آواز نکل رہی تھی۔۔۔

وہ تو تم ہمیشہ سے کرتی آئی ہو "اشعر نے مسکراتے ہوئے سے چھیڑا۔۔"

ہاں میں ہوں ہی ایسی بری بیوی "ایمن اسکی بات سنے مزید خود کو کوسنے لگی۔۔"

"اب میں نے ایسا تو نہیں کہا" اشعر نے اسے اپنے اپنے سامنے کئے پیار سے اسکی تھوڑی پکڑے کہا۔۔۔

"اشعر میں بہت شرمندہ ہوں" وہ نظریں جھکائے مزید شرمندہ ہوتے ہولے سے بولی۔۔۔

"میں نے وہ سب تمہیں تمہاری شرمندگی کے لئے نہیں دیکھایا بلکہ تمہاری آنکھیں کھولنے کے دکھایا تھا" اشعر کا چہرے اپنے ہاتھ سے پیالے میں کئے پچکارتے ہوئے کہنے لگا۔۔۔

"پر اشعر مجھ سے بہت بڑی غلطی ہو گئی" وہ اب بھی مسلسل رو رہی تھی پر شدت میں کافی کمی ہو چکی تھی۔۔۔

"اس غلطی کا ازالہ تم آسانی سے کر سکتی ہو" اشعر اس کے چہرے پر پیار سے اپنی انگلیاں پھیرے کہنے لگا۔۔

کیسے ؟ایمن نے آنسوؤں بھر آنکھوں سے اسکی جانب دیکھی'حیرانی سے استفسار کیا

وہ ایسے میری جان کہ تم میرے لبوں پر مہر لگا کر'اپنی کی گئی غلطی کا ازالہ کر سکتی ہو"اشعر معنی' خیزی سے کہتا اسکی کمر کے گرد بازؤں حائل کئے اسے اپنے قریب کر گیا اب دونوں کے درمیان کوئی فاصلہ نہیں تھا کیونکہ اشعر ایمن کو مکمل اپنے اوپر گرا چکا تھا۔

اشعر تم بہت بدتمیز ہو"ایمن نے اسے گھوری سے نوازے پیچھے دھکیلے کہا۔۔۔پر وہ ٹس سے" مس نہ ہوا

ابھی بدتمیزی شروع کب کی ہے جان"اشعر کہتے ہی اسکے لبوں پر اپنے لب رکھ" گیا۔۔۔ایمن اسکی شرٹ کو اپنی ہاتھوں کی مٹھیوں میں دبوچ گئی۔۔۔

خاموشی کا دورانیاں طویل ہوا تو اشعر پیچھے ہٹا'ایمن کو سانس لینے دشواری ہونے لگی۔۔۔

بہت بد تمیز ہو تم" ایمن اس کے دور ہونے پر شکوہ کناں لہجے میں بولی۔"

اب تو اسی سے کام چلانا پڑے گا پورے نو ماہ" اشعر اسکے گال پر اپنے لب رکھے 'محبت سے چور " لہجے میں بولا۔۔۔

اشعر !ایمن اسے خفگی سے گھورا۔۔

اشعر تم نے مجھے معاف تو کر دیا نہ ؟ایمن نے بے قرار لہجے میں پوچھا۔۔۔

تم سے خفا ہی نہیں تھا یار میں تم سے خفا ہونے کا مطلب ہے خود سے خفا ہونا" اشعر اسکے چہرے " پر ملامت دیکھے اسکی پیشانی پر لب رکھے گویا ہوا۔۔

تم واقعی مجھ سے محبت کرتے ہو یا مجھ وہم ہے ؟ ایمن اس سے دو انچ فاصلہ طے کرتی اسکی آنکھوں میں اپنی نم آنکھیں گاڑھے سوال کرنے لگی۔۔۔

تمہیں کیا لگت اہے ؟ اشعر نے اس کی پیشانی سے اپنی پیشانی ٹچ کیے الٹا اسی سے سوال کیا۔۔۔

مجھے تو لگتا ہے میرا وہم ہے" ایمن نے اسکی آنکھوں میں جھانکے شرارت بھرے لہجے میں" کہا۔۔

تو پھر وہم ہی ہو گا" اشعر بھی شانے اچکائے بے پرواہی سے گویا ہوا۔۔'

اشعر !تم نہ میں بات نہیں کروں گی اب تم سے" ایمن نروٹھے پن سے کہتی اسے دور ہوتی رخ" موڑ گئی۔۔

چلو! تمہیں ایک کہانی سناتا ہوں" اشعر اسے باہوں کے گھیرے میں لئے بیڈ پر بیٹھا تا بولا"

کیا؟ ایمن نے نا سمجھی سے اسکی جانب دیکھے سوال کیا۔

میں تم سے اس وقت سے محبت کرتا ہوں جب مجھے پہلی مرتبہ محبت کی سمجھ آئی تھی'ہم دونوں" ساتھ ہی رہے ہیں پورا بچپن 'تم جانتی ہو ہماری دوستی بھی بہت تھی شروع سے ہی" اشعر اس کے ہاتھوں کو تھامے اسکی آنکھوں میں اسے تمام تر اپنے جذبات سے آگاہ کرنے لگی۔۔۔ ایمن اسے حیرانی سے دیکھ رہی تھی

پھر مجھے معلوم ہوا تم احمر بھائی کی منگیتر ہو پھر میں نے اپنے دل کو خوب سمجھا بجھا کر تم سے قدم پیچھے کر لئے بس تمہیں اپنی بھابھی کے روپ میں دیکھنے لگا۔۔۔ اشعر تحمل سے اسکے پاس بیٹھا پوری روداد سنانے میں مگن تھا۔۔۔

ایمن اسکے چہرے کی جانب حیرانی سے دیکھے اسکی باتیں سن رہی تھی وہ اسکی باتوں میں کھو سی گئی تھی۔۔

پھر اپنے آپ کو مصروف کیا تا کہ تمہاری طرف ذہن نہ مائل ہو، پھر میری زندگی میں تم ہی رافیہ کو لائی۔۔وہ مجھ سے محبت کرتی تھی یہ "فطرتی بات ہے جو آپ کو پسند کرتا ہو وہ خود بخود آپ کو اچھا لگنے لگ جاتا ہے "اشعر اسکی جانب دیکھ کر مبہم سا مسکرایا۔۔ایمن ہنوز اس کے چہرے کے زاویے دیکھ رہی تھی

مجھے اس سے محبت کبھی بھی نہیں تھی بس وہ اچھی لگنے لگی تھی" پھر تمہاری شادی ہو گئی بھائی کے ساتھ 'اسکے جو ہمارے ساتھ حادثہ ہوا وہ بھلانا ناممکن ہے اب بھی' اپنے بھائی کے ذکر پر اسکی آنکھیں ہلکی سی نم ہوئی۔۔۔

ممی نے کہا تم سے شادی کر لوں اس وقت حالات ایسے سے یہ سب ٹھیک نہیں لگا پر جب تم سے نکاح کیا تو سکون سا ہو گیا جسے چاہا تھا بے پناہ وہ میری دسترس میں تھی پر تمہاری بے رخی بے اعتنائی کو اتنا عرصہ برداشت کیا تمہیں وقت دیا پر تم اپنا ماضی فراموش کرنے تیار ہی نہ تھی پر

دیکھو سب ٹھیک ہوتا چلا گیا تم نے جب بھروسہ نہیں کیا تو غصہ آیا دل کیا تم سے بدلہ لوں پر پھر سوچا محبوب تو ہوتا ہی ظالم ہے تم مجھے ہرجائی پیا سمجھتی رہی ہر ہرجائی نہیں تھا ایمن کبھی بھی "اشعر نے یہ الفاظ ڈائیریکٹ اسکی آنکھوں میں دیکھے کہے جس پر وہ شرمندگی سے نظریں جھکا گئی۔۔

۔

بہت محبت کرتا ہوں تم سے ایمن تمہارے بغیر جینے کا تصور کرنا مرنے کے برابر لگتا" ہے "شدت سے چور جذبات میں وہ اسکے کانوں میں سرگوشی کرنے لگا اقرار کا یہ وقت بہت خوبصورت تھا ایمن کو لگا وہ معتبر ہوگئی اس نے اپنا سر اشعر کے شانے سے ٹکا کر آنکھیں موند لیں۔۔۔

میں بھی تم سے بہت محبت کرنے لگی ہوں اشعر "اسنے بھی بند آنکھوں سے اقرار کرکے خود کو" قید کرلیا تھا زندگی میں بے شمار خوشیاں انکی منتظر تھیں دونوں نے ہی زندگی میں بے شمار دکھ، غم برداشت کئے تھے۔۔جب اللہ پاک آپ کو مشکلات سے گزارتا ہے تو آسانیاں بھی بے شمار عطا کرتا ہے۔۔۔اشعر اسکے گرد اپنا حصار تنگ کرتا لمبی سی سانس لیے پرسکون ہوا۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔ

"سات سال بعد "

دبیر انسان بن جاؤ تمہارے بابا آتے ہیں تو بتاتی ہوں انہیں" دبیر جو گارڈن میں اپنی فٹبال سے " کھیلنے میں مگن تھا ساتھ اپنے چھوٹے بھائی کو تنگ بھی کر رہا تھا ایمن اسے ڈانٹتی ہوئے کہنے لگی۔۔۔

ممی! بابا مجھے کچھ نہیں کہتے آپ" دبیر جوش وولولہ سے ایمن کو کہنے لگا کیونکہ وہ جانتا تھا اشعر اس پر زیادہ سختی نہیں رکر تا تھا۔۔۔

آج تمہارے بابا بتائیں گے تمہیں بہت فری ہو رہے ہو" ایمن غصے سے کہتی دبیر کے پیچھے لپکی" اس کا بھاری بھر کم وجود اسے زیادہ تیز بھاگنے کی اجازت نہیں دے رہا تھا۔۔

ممی! بھائی مجھے میری ٹرن نہیں دے رہے" چھ سالہ کبیر اب باقائدہ روتا ہوا ایمن سے بھائی کی شکایت لگانے لگا۔۔۔

"افف! دبیر دے دو کبیر کو بال چھوٹا بھائی ہے نہ" ایمن اب اسے پیار سے پچکارنے لگی" کیونکہ دبیر کو پیار سے ہی ہینڈل کیا جا سکتا تھا۔۔

اوکے! دبیر اسکے پیار سے کہنے پر فٹبال کو کبیر کی جانب اچھال کر خود ایمن کی طرف لپکا۔۔۔

آئی لو یو ممی! ایمن کے گرد اپنے ہاتھ پھیلائے وہ پیار سے کہنے لگا۔۔۔ اور پھر گارڈن سے نکلتا اپنی اندر کی جانب جانے لگا۔۔۔

"لو یو ٹو ممی کی جان" اپنے بڑے بیٹے کی پیشانی چومتے اس نے پیار سے اسے ہگ کیا دبیر گھر بھر کا لاڈلہ تھا تو کبیر بھی کم نہ تھا پر دبیر کو پوتے جاندان اور گھر میں الگ سی محبت ملتی تھی۔۔۔

ساتھ سالوں میں بہت کچھ بدل چکا تھا دبیر آٹھ سال کا ہو چکا تھا تو کبیر چھ سال کا تھا جب دبیر پانچ سال کا ہوا تو راحیلہ بیگم اس جہانِ فانی سے کوچ کر گئی زندگی آہستہ آہستہ اپنی ڈگر پر آنے لگی تو اشعر بھی ایک کامیاب بزنس مین بن گیا اب چھ سال بعد دوبارہ ایمن ماں بننے والی تھی کیونکہ اشعر کو بیٹی کا بہت شوق تھا۔۔۔ایمن ڈھیر دعائیں کرتی تھی کہ اب بیٹی ہو جائے پر وہ چیک کروانے سے اب بھی ڈر رہی تھی۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

اشعر اگر اس مرتبہ بھی بیٹی نہ ہوئی تو؟ ایمن بامشکل چلتی' اشعر کے پاس بیڈ پر بیٹھی سر جھکائے کہنے لگی۔۔

کوئی بات نہیں ایک مرتبہ پھر چانس لگا لیں گے "اشعر شرارت سے کہتا ایمن کی جانب جھکا"

اشعر !ایمن نے دانت پیستے اشعر کی جانب غصے سے دیکھا۔۔

ارے تم پریشان نہ دیکھنا اس مرتبہ بیٹی ہی ہو گی "اشعر اسکی گھوری پر ڈرنے کی ایکٹنگ کرتا" مسکراتے ہوئے بولا۔۔۔

اگر نہ ہوئی؟ ایمن نے پھر سے خدشہ ظاہر کیا ایمن کو ڈر لگنے لگا تھا' یہ اسکی تیسری ڈیلوری تھی اور وہ باقدہ پریشان تھی اشعر کو بیٹی کا کس قدر شوق تھا وہ ایمن جانتی تھی۔۔۔

ایمن تم پریشان کیوں ہوتی ہو سب ٹھیک ہو گا میری جان "اشعر اسکی پیشانی پر لب رکھے اسے" ریلکس کرنے لگا۔۔۔

اشعر مجھے ڈر لگ رہا ہے "ایمن اسکے شانوں پر سر ٹکائے ڈرتے ہوئے کہنے لگی۔۔"

"

میں ہوں نہ میری جان سب ٹھیک ہو گا اس مرتبہ ہماری فیملی انشاء اللہ کمپلیٹ ہو گی "اشعر" اسے ریلکس کرنے کی کوشش کر رہا تھا ایمن کا لاسٹ منتھ اسٹارٹ ہو چکا تھا۔۔۔ اسلیئے وہ زیادہ ڈرنے لگی تھی۔۔۔

تم دبیر کو بہت بگاڑ رہے ہو وہ کبیر کو بلکل کچھ نہیں سمجھتا" ایمن اب اسے دبیر کی شکایت لگانے " لگی کیونکہ اشعر دبیر کے ساتھ زیادہ کرتا تھا ویسے تو اپنے دونوں بچوں میں اسکی جان بستی تھی پر ایمن کو لگتا تھا وہ دبیر کے آگے کو اگنور کرتا ہے۔۔۔

یار وہ بچہ ہے ٹھیک ہو جائے گا دونوں بھائی ہیں دیکھا نہیں تم نے کتنی محبت ہے ان کے بیچ کبھی " کبھی بس لڑائی ہوتی ہے وہ تو نارمل بات ہے یار" دبیر کی شکایت کرنے پر اشعر ایمن کو سمجھانے لگا۔۔۔۔

پر پھر بھی اشعر "ایمن نے کچھ کہنا چاہا تو اشعر اسکے لبوں پر اپنے لب رکھے اسے خاموش " کروا گیا۔۔ جس کا مطلب تھا وہ ریلکس رہے۔۔

مبارک ہو بیٹی ہوئی ہے

میری وائف کیسی ہیں ؟اس نے بے چینی سے ایمن کی مطلق سوال کیا کیونکہ ڈیلیوری سے پہلے اسکابی پی کافی ہائی ہو گیا تھا اسی لئے توانہوں نے آپریشن کا کہا تھا۔۔۔

آپکی وائف اور بیٹی دونوں ٹھیک ہیں بچی کو آنڈر آبزرویشن رکھا ہے کچھ وقت کے لیے "ڈاکٹر" نے اسکے چہرے پر بے چینی دیکھی تو اسے مکمل تفصیل سے آگاہ کیا۔۔۔

کیا ہم مل سکتے ہیں اپنی بیٹی سے ؟سب سے پہلے بڑی ممانی نے ڈاکٹر اجازت طلب کی تاکہ وہ ایمن سے مل سکیں..

ابھی ہم انہیں پرائیویٹ روم میں بھیج رہے ہیں وہی مل لیں پر وہ ابھی انجیکشن وغیرہ کے زیرِاثر ہیں۔۔۔

جی شکریہ !ممانی نے مشکور لہجے میں کہا۔۔

پھر سب لوگ اشعر کو مبارکباد دینے لگی اور وہ بے انتہا خوش تھا اسکی خوشی اسکے چہرے سے عیاں ہو رہی تھی۔۔۔

ایمن کو پرائیویٹ روم میں ایڈمٹ کیا تو سب اسے دیکھنے گئے پر اشعر سب سے پہلے شکرانے کے نوافل ادا کرنے گیا کیونکہ اس پر اللہ پاک نے بہت کرم کیا تھا۔ جس پر وہ رب العالمین کا جتنا بھی شکر ادا کرتا کم تھا۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔ

"بہت شکریہ ہنی! تم نے مجھے میری زندگی کی سب سے بڑی خوشی دینے کے لئے خود کی جان خطرے میں ڈالی" ایمن اب کافی ہوش میں آچکی تھی سب لوگ اسے دیکھ کر جا چکے تھے اشعر نے کہا وہ خود ایمن کے پاس رکے گا۔ وہ اسکے پاس بیڈ بیٹھا اسکے ہاتھ کو اپنے ہاتھوں میں لئے اسکا شکریہ ادا کر رہا تھا۔۔۔ اسکی آنکھوں کے گوشے نم تھی عورت کا کس حالت میں جا کر مرد کو ایک اولاد کی خوشی دیتی ہے وہ دیکھ کر حیران تھا کیسے ایک نازک کی لڑکی کو اللہ پاک اتنا نڈر بنا دیتا ہے کہ وہ اپنی جان میں سے ایک جان کو جنم دیتی ہے۔۔۔

تم خوش ہو نہ تمہاری خواہش پوری ہوئی "ایمن اسے دیکھ مسکراتے ہوئے کہنے لگی کیونکہ وہ" جانتی تھی اشعر کو بیٹی کی کتنی خواہش تھی..

ہاں میں خوش ہوں آئی لو یو ہنی !وہ اس پر جھک کر اسکے ماتھے پر اپنے پیار کی مہر لگائے کہنے لگا۔۔۔

بلکل تم پر گئی ہے "ایمن نے سامنے کاٹ میں سوئی بے بی کی جانب اشارہ کرتے کہا۔۔۔"

ہاں مجھے بھی یہی لگتا ہے "اشعر اس کی بات پر خوشی سے اثبات میں سر ہلاتے کہا۔۔۔"

زندگی خوبصورت ہو چکی تھی اور اسی طرح آگے کا سفر بھی آسان باقی چھوٹی موٹی مشکلات تو پھر زندگی کا حصہ ہی ہیں۔۔۔ عورت کو دوسری شادی کا حق شریعت دیتی ہے اسی طرح ہر مرد کو اشعر علی خان جیسا ہونا چاہئے جو ایک بیوہ کا سہارا بنے اور یتیم کے سر پر ہاتھ رکھے جو قدم ہمارے

معاشرے کے مردوں کو خود اٹھانا ہو گا اور عورت کو راحیلہ بیگم کی طرح ہونا چاہیئے جو ایک بیوہ کے ساتھ کھڑی رہے۔۔۔ایمن کے دل سے آج بھی اپنی پھوپھو کے لئے دعا ہی نکلتی تھی۔۔۔